سلسلہ لطف زندگانی نمبر ۷

رسالہ نمبر ۲

تنقیح المخدرات من المسکرات

یعنی

شراب افیون تمباکو بھنگ چرس کے ضرر جو باتفاق حکمائے
یونان و انگلستان وغیرہ ثابت ہوئے ہیں و ہر ایک حکما کی جماعت کثیر نے
جو اپنے مطبوعہ میں بد تر نتائج دیکھے ہیں سب کا خلاصہ
درج کیا گیا ہے

مصنفہ مؤلفہ

حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما مصنف رسالہ دافع آتشک و سوزاک
[illegible]
[illegible]

سنہ ۱۸۹۵ء

مطبوعہ [illegible]

نذر

بعالیخدمت حضور پرنور عالیجناب معلی القاب ہز ہائینس فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ نواب محمد حامد علی خاں بہادر والی

والی ریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور دام اقبالہٗ

عالیجناب

جب سے حضور مسند نشین اس عمدہ حکومت ریاست کے ہوئے ہیں اسوقت سے جو کارنامہ ہائے نمایاں کونسل کی کوشش سے ظاہر ہوئی ہیں باشندگان ہمیشہ کے لئے باعث افتخار رہیں۔ اور تمام رعایا ستم بلائے بنا میں آپکی کوشش ارکان کونسل کی لیاقت ذہانت اور تدبر کی بنسبت عمدہ رائے قایم کرتے چلے ہیں خصوصاً کونسل نے اپنی رعایا کے حفظ صحت سے متعلق جو عمدہ وسایل پیدا کرنیکی سعی فرمائی ہے وہ اپنی جگہ ہمیشہ بیجا نہیں ہے۔

زمانہ کی رفتار سے آجکل کی آزادی کچھ ایسے عجیب رنگ لا رہی ہے وہ یہ کہ ہمارے ملک میں منشیات (شراب، تمباکو، افیون، بھنگ، چرس وغیرہ) کا استعمال خصوصاً نوجوان تعلیم یافتوں اور ... وغیرہ میں روز بروز ترقی پر ہے۔ بلا سے اگر انکا اثر انہیں کی ذات پر ہوتا تو مضایقہ نہ تھا مگر وہ مستعمل کو مختلف امراض میں مبتلا کرنے کے علاوہ آیندہ نسلوں کے لئے بہت برا اثر پھیلاتے ہیں جو علی العموم لا علاج ہوتے ہیں

اسواسطے میں نے بغرض رفاہ عام و ہمدردی قوم مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیزانہ بساط کے مطابق ایک رسالہ جس میں ان مسکرات کے مضر اثروں کے مفصل حالات درج ہوں جسمیں حکماء سابقہ و حال کا اتفاق ہو لکھوں تاکہ ہمارے ملک کے نوجوان ان نقصانات سے آگاہ ہو کر ان زہریلی اشیا سے متنبہ ہو کر اپنی صحت ہزار نعمت کو محفوظ رکھ لیں اپنے بزرگوں کے سایہ عاطفت میں آرام ...

مجھکو امید ہے میرے یہ چند اوراق الموسوم المخدرات من المسکرات انسان کی صحت اور دولت عزت کو قایم رکھنے کے لئے مفید ثابت ہوں۔ میری دلی تمنا ہے کہ میں اس رسالہ کو آپ کے نام نامی پر نذر کروں تاکہ رعایا ریاست اور بیرون ریاست عام طور پر اور ہموطن اس کو مطالعہ کر کے حضور کی رعایا پروری اور قدردانی کا اندازہ کر سکیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت مالک و مہتمم زبدۃ الحکما

لاہور

ھو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لہو کا جام ہے یہ ساغر شراب نہیں
بھڑکتی آگ کا شعلہ ہے یہ آفتاب نہیں
[illegible] جل جائیگا داغ و جگر
[illegible] دوزخ ہے یہ آب نہیں

[illegible] شراب [illegible] دنیا [illegible]
یوں تو شراب [illegible] چیز نہیں۔ زمانہ حال [illegible]
ایجاد [illegible]
بہتیرے خاندانوں [illegible] کی مہربانی سے گل [illegible]
اس کی طفیل ملیامیٹ ہوگئیں صفحات تاریخ سے میاں ہے کہ [illegible] جری
اور نامور جرنیلوں کو جو مرد دنا اور ہر ہر نبرد آزما تھے۔ اس نے ایسا نکما اور اپاہج
کر دیا کہ وہ بزدلی اور بے ہمتی کے نمونے بن گئے غرض اے شراب خدا تیری جفا
کاری سے پناہ میں رکھے۔ بہادروں کی ہمت۔ فاضلوں کی فضیلت۔ عالموں کی
لیاقت۔ ادیبوں کی فصاحت تو نے سب کو پامال کیا۔ اور نہ صرف دولت اور مال کو
تو نے بیکار کر دیا بلکہ ان ملکات فاضلہ کو بھی سخت صدمہ پہنچایا۔
زمانہ سلف میں شراب و دیگر مسکرات کی کیا کیفیت تھی کہ مسکرات کا مسلمانوں کی [illegible]

زمانے میں یہ فروغ نہ تھا۔ تاریخ سے اس کا پتہ بالتفصیل مل سکتا ہے۔ علاؤ الدین نے ۶۹۵ھ سے لے کر ۷۱۶ھ تک حکومت کی۔ اس نے مسکرات کے برخلاف ایک نہایت سخت حکم جاری کیا تھا کہ جو شخص مسکرات یا نشئی اشیاء کو استعمال کرتا ہوا گرفتار کیا جائیگا۔ وہ بڑی سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔ تاریخوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس فرمان شاہی کی اس پابندی کے ساتھ تعمیل ہوئی کہ عوام الناس نے بکلمت شراب چھوڑ دی۔ اگر احیاناً کوئی شخص نشے میں مخمور نظر آتا۔ یا کوئی شراب بیچتا ہوا پایا جاتا۔ تو اُسے ایسے ایک تنگ و تار چاہ میں ڈال دیتے تھے کہ جہاں سے بچ کر زندہ نکلنا محال تھا۔ فیروز شاہ جو نہر جمن کا بانی تھا۔ اُس کی بھی یہی کیفیت تھی۔ اس غرض سے کہ اگر ممکن ہو تو اس آب آتش لباس کا بالکل رواج اٹھ جاوے اُس نے قطعی طور پر یہ حکم نافذ کر دیا کہ ہر ایک نشہ حرام ہے۔ کوئی استعمال نہ کرے۔ اگر کوئی اس حکم کی اطاعت نہ کریگا تو اُسے جلا وطن کیا جائیگا۔ چنانچہ اسی وجہ سے کئی ایک قمار باز۔ شرابخور وغیرہ دار الخلافہ دہلی سے جبراً و حکماً نکال دیئے گئے۔ بلکہ مسکرات کے محصول کی مد بھی سرکاری دفاتر سے معدوم کر دی گئی۔ بادہ نوشی کے ہر قسم کے برتن مکانات سے منگوا دیئے گئے اور اُن کو خندقوں اور گڑھوں میں پھینک دیا گیا۔ جس جس امیر کے گھر میں پوشیدہ طور پر شراب نکلا کرتی تھی۔ اُن کو حکم دیا کہ شراب سے اجتناب کرو۔ اور اس کے برتن گھر سے نکال کر پھینک دو۔ جس شخص نے اس حکم کی تعمیل سے ذرا بھی انکار کیا۔ اُس کو محبس میں بھجوا دیا ؂

اکبر کے عہد میں محکمہ آبکاری پر کسی قسم کی سخت گیری نہ تھی۔ کیونکہ مشروبات کا ہر قسم کا محال موقوف ہو چکا تھا۔ یہی حال جہانگیری دور کا رہا۔ اس شہنشاہ کے زمانے میں گو رام رنگی کا دور بے تکلف چلتا تھا۔ مگر عوام الناس کو سخت ممانعت تھی۔ ہاں جب عنان حکومت اُس شہنشاہ جہان پناہ کے ہاتھوں میں آئی

جسو اورنگ زیب عالمگیر کہتے ہیں تو اس وقت شراب کی وہ ذلت ہوئی اور مسکرات پر وہ سختی گزری جو ہمیشہ کو صفحات تاریخ میں بطور نظیر کے رہیگی۔

افسوس ہے کہ اس لائق حکمران کے بعد شاہی خاندان میں شراب نے پھر قدم رکھا۔ اور دن بدن اپنے مقبوضات بڑھاتی اور ترقی کرتی گئی۔ چنانچہ اسی کے ساتھ ساتھ سلطنت میں بھی زوال آنے لگا۔ دور اکبری اور عالمگیری کو دیکھو اور پھر رنگیلے دولہا محمد شاہ کے حال سے مقابلہ کرو تو معلوم ہو جاویگا کہ شراب ہی ایک ایسی دیمک تھی جو خانہ سلطنت کو اندر ہی اندر چاٹتی گئی۔ اور آخر کار ان ستونوں کو جن پر کیے بعد دیگرے سلطنت خانہ کا بار ڈالا گیا تھا۔ بوسیدہ و بیجان کر ڈالا تحقیقات تاریخ کا شائق جو اقوام و ملل کے تغیرات کے اسباب دریافت کرنا چاہتا ہے اور جو سلطنتوں کے بننے اور بگڑنے کی وجوہات دیکھنا بھالتا ہے۔ اگر وہ سلطنت مغلیہ کی تباہی اور خاندان مغلیہ کے زوال کے اسباب کی تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ تو ہم بتلاتے ہیں کہ آئے اور میخواری کا مرثیہ پڑھنے میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائے ؎

لہو کا جام ہے یہ ساغر شراب نہیں | بھڑکتی آگ کا شعلہ ہے آفتاب نہیں
جلا دیا ہے کلیجے کو آتش تر نے | جگر ہے سینے میں یہ سیخ پر کباب نہیں
مضرتوں کے سوا جس میں کوئی نفع نہو | تو ایسی چیز سے کیا فرض اجتناب نہیں
نہیں ہے لال پری شیشہ میں یہ ڈائن ہے | جنوں کا جوش ہے یہ نشۂ شراب نہیں

مغلیہ خاندان کے زوال کے باعث ایک اور خاندان کو بہت ہی عروج ہوا دکن اور مغرب میں نہایت قلیل عرصے میں اس خاندان نے بڑی طاقت و اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ اس خاندان سے ہماری مراد پیشوایان مرہٹہ سے ہے۔ تواریخ سے عیاں ہے کہ عہد پیشوا شراب کے پونا اور احمد نگر میں بالکل مسدود رہتے تھے۔ بلکہ نشہ ان کے نزدیک ایک فوجداری جرم سمجھا جاتا تھا۔

{موجودہ حالت} اب کوئی شاہان قدیم کے پایہ تخت یعنی دہلی میں بادہ اور مینوشی کا عالم مشاہدہ کرے تو اُس کو حیرت پر حیرت ہوگی۔ اور پھر ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کی سیر کرے اور شرابخانوں کی کثرت پر غور کرے تو وہ محو حیرت ہو جائیگا۔ اب کوئی پونا میں جو پیشواؤں کا دارالخلافہ تھا جاوے تو وہ دیکھے گا۔ کہ وہاں ایک پارسی ٹھیکیدار ہے جو روزانہ .. گیلن پونا اور احمد نگر میں دیتا ہے جس کے لئے وہ چار لاکھ پانچ سو پچاس روپئے سالانہ بھرتا ہے۔ یہ اوسط کے حساب سے فی گیلن محصول ہے۔ علاوہ اس کے اُسے دس ہزار گیلن ہر وقت موجود رکھنے کا حکم ہے یہی حال دوسرے بڑے بڑے شہروں کا ہے ؛

اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اگلے زمانے میں بھی لوگ شراب پیا کرتے تھے۔ سب کے سب زاہد و پارسا نہ کبھی ہوئے اور نہ شاید ہونگے۔ دنیا میں بھی قسم قسم کے آدمی ہوتے آئے ہیں۔ جہاں بڑے بڑے زاہدان شب زندہ دار تھے وہاں چند رندان میخوار بھی تھے۔ مگر جو کچھ مابہ الامتیاز تھا وہ صرف اسی قدر تھا۔ کہ اگلے زمانے میں صرف چند مقدرت والے آدمی اس خلت بد کی عادت میں مبتلا ہوتے تھے۔ اور وہ بادہ خواری کیسے اخفا و مراعات آداب کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ ایسے ہی گمراہ زندہ دلوں کا قول تھا کہ ؎

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط ست   بلکہ مے می شود از صحبت نا اہل بدنام

مگر خواہ کوئی کھلم کھلا شراب خواری کرے خواہ چھپ کر۔ کوئی خلوت میں بیٹھ کر اس فعل کا مرتکب ہو۔ کوئی علی رؤس الاشہاد۔ مذہب سے اس فعل قبیح کی تائید کی کوئی شق نہیں نکل سکتی ؛

اگلے زمانے میں فقط طبقہ امرا میں یہ مخرب اخلاق۔ آب آتش لباس رائج تھا۔ کئی قسم کی شرابیں بناتے تھے۔ اور صرف وہ لوگ جن کے پاس روپیہ ضرورت سے

زیادہ ہوا کرتا تھا۔ وہ اِس ناجائز ذریعے سے کسی قدر روپیہ ضائع کر دیتے تھے۔ مگر یہ کثرت جو آج اِس شراب کو حاصل ہوئی ہے۔ کہ کوئی طبقہ سوسائٹی کا اِس کے ہاتھ سے نہیں بچا۔ ہر درجے اور ہر طبقے کے آدمیوں نے اِس عادت ذمیمہ کو بُلایا اور بڑے شوق سے اِس کا استقبال کیا۔ بڑے بڑے تعلیم یافتہ صحاب سے لے کر ادنے درجے کے مہتروں۔ خاکروبوں اور چوہڑے چماروں تک اِس کا وہ رواج ہوتا جاتا ہے کہ گویا وہ داخل غذا اور ضروریات بدن شمار ہونے لگی ہے۔ یورپ کی طرح عام ضیافتوں کی تقریبوں میں۔ تفریح طبع یا عیش ونشاط کے جلسوں میں اِس کا دور ایک لازمی چیز سمجھا گیا ہے۔ ملاقات احباب کے وقت اِس کی تواضع کرنا فرض عین بیان کرتے ہیں ؛

اگر صرف جہلا میں یہ عادت بد پائی جاتی۔ تو بھی خیر تھی۔ اگر صرف عہدا میں یہ علت ہوتی۔ تو چنداں جائے خوف نہ تھی۔ مگر بڑی خرابی تو یہ ہوئی کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ اصحاب نے بھی اِس کی حلقہ بگوشی میں آنے سے دریغ نہ کیا۔ اسکی غلامی کا جُوا گلے میں ڈال لینے سے ذرا بھی تامل نہ کیا۔ اِس کے دست تطاول سے نہ لکھے پڑھے بچ سکے نہ جاہل وعامی۔ اِس کے دستبرد سے نہ سمجھ دار محفوظ رہے نہ بے سمجھ۔ یورپین سولزیشن کی یہ لعنت ابھی سے ایسی عالمگیر ہوئی کہ سوسائٹی کے تمام طبقات پر حاوی ہوگئی ہے۔ بایں ہمہ ابھی اِس امر کے مان لینے میں کوئی کلام نہیں کہ ہمارا ملک ابھی بالکل ناتعلیم یافتہ اور بمقابلہ یورپ کے بالکل غیر مہذب ہے ابھی تو تعلیم وتہذیب کا آغاز ہی ہوا ہے۔ ابھی منازل تہذیب و مدارج تعلیم کے بہت سے درجے طے کرنے باقی ہیں۔ ابھی سے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ابھی ذرا آگے چل کر معلوم ہوگا کہ کمال تہذیب کیا کیا رنگ لاتا ہے اور کیا کیا جوہر دکھاتا ہے ؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا ؞

{انصاف شرط ہے} نہایت درد و الم کے ساتھ اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے
کہ مینوشی یورپ کی سولزیشن کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ جہاں یورپ کی سولزیشن
گئی۔ یا یوں کہو کہ جہاں اہل یورپ خود گئے۔ وہاں مینوشی بھی بلائے بد کی طرح ساتھ
ہی گئی۔ یہ ایک ایسا صاف اور بدیہی امر ہے کہ اس سے کسی کو انکار ہو ہی نہیں سکتا
گویا یورپین تہذیب اور بادہ نوشی آپس میں لازم و ملزوم ہو رہے ہیں۔ مگر انصاف
شرط ہے۔ یورپین سولزیشن کسی کو مے نوشی پر مجبور نہیں کرتی۔ اگر کوئی اس بلائے
جان سے محترز رہنا چاہے تو اس کے لئے کوئی مجبوری نہیں۔ یورپ کی سولزیشن
میں ہزارہا خوبیاں اور دلفریبیاں ہیں۔ ہزارہا امور قابل مدح و شاباش۔ ہزارہا امور
نیکی۔ نیکدلی اور ہمدردی بنی نوع انسان کے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ اُن کی
طرف تو کوئی التفات نہ کرے۔ اُن خوبیوں کی طرف سے چشم پوشی کر لیجاوے مگر جو
دو چار خراب باتیں اس میں پائی جاتی ہیں اُنہی کو اپنا مقصد و منشا قرار دے لیا
جاوے۔ اے ارباب وطن۔ اے برادران قوم انصاف سے کام لیجئے کہ کیا یورپین
سولزیشن میں سے تمہارے لئے مینخواری کا ہی حصہ تھا۔ کیا تمہارے لئے یہ برہم
زن اخلاق۔ برباد کنندہ نکوئی چند عادت ہی سب سے زیادہ دلچسپ چیز
رہ گئی تھی کہ تم نے اس شوق سے اسے طوق گلو بنایا۔ اور اُس کی اطاعت کا حلقہ
کان میں ڈالا۔ یورپین سولزیشن کی بدنامی اور بے قدری تو اُس سے ہونے سے رہی
اِس میں اگر بدنامی ہے تو تمہاری اپنی ہے۔ کہ خوبیوں کو لے نہ سکے تو نقائص ہی کی
قناعت کر کے خاموش ہو رہے۔ ہم کو چاہئے کہ جو ہزار در ہزار خوبیاں یورپین سولزیشن
میں موجود ہیں اُن سے مستفید ہوں اور مینخواری وغیرہ دو چار عیب جو اُس میں ہیں
اُن سے کنارہ کشی اختیار کر لیں خذ ما صفا و دع ما کدر
{پہلے پہل شراب کی عادت کس طرح شروع ہوتی ہے؟} کسی شرابی سے آپ براہ ہمدردی

سوال کریں کہ کس طرح سے یہ عادت بد اُس کے سر پڑی تو جواب یہی ملیگا کہ صاحب کچھ نہ پوچھیئے فلاں کمبخت دوست نے مجھ کو ایک موقعے پر مجبور کیا تھا۔ ورنہ مجھے تو اس کے نام اور بو سے سخت نفرت تھی۔ میں اس کی شکل تک دیکھنے کا روادار نہ تھا۔ اِس طرح پہلی دفعہ بدقسمتی سے میں آلودہ کام ہوا۔ پھر چند روز کے بعد ایک ضرورت کے لئے ایک دوست سے ملنے کو ایک مقام پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں اِس منحوس بادہ نوشی کا دور چل رہا تھا۔ میں پہنچا تھا کہ سب مل کر گلے کا ہار ہو گئے۔ ہر چند مینے انکار کیا۔ مگر کسی نے میری ایک نمانی بلکہ ایک دو خاص اور معزز دوست تو مجھ سے ناراض بھی ہو گئے۔ اور دوسرے دوستوں نے سمجھایا کہ یہ اچھی بات نہیں۔ آزردن دل دوستاں جہل است۔ ان کی خوشی کے پاس خاطر ایک دو تولے پی لو تو کیا ہرج ہے۔ مینے طوعاً و کرہاً مُنہ ناک بند کر کے اُن کی خوشی کی خاطر کچھ پی لی۔ اِتنے میں اہل مجلس کو سرور آیا۔ وہ شور وغل کرنے لگے۔ مجھے اَور زیادہ پینے پر مجبور کیا۔ اسی طرح کئی مرتبہ اُس رات میں اتفاق ہوا۔ اس طرح دو تین مجلسوں میں تھوڑا تھوڑا پینے سے خیال آیا۔ کہ اس قلیل مقدار سے تو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تجربے سے سوائے سرور کے اَور کوئی نتیجہ دیکھا نہیں گیا۔ کیا مضائقہ ہے اگر کبھی کبھی اس کا شغل ہو جایا کرے۔ تمام دن کا تکان اور رنج و کلفت دور کرنے کو رات کو اگر تھوڑا سا پی لیا کریں۔ تو کوئی مضائقے کی بات نہیں۔ افسوس ہے کہ اُس وقت اُس کے دل میں یہ سوچ نہیں آتی کہ بھائی جسے تم آج ایسی لغزش سمجھ رہے ہو۔ جسے قلیل مقدار کہکر ناچیز خیال کر رہے ہو۔ عنقریب وقت آئیگا کہ وہ تمہارے گلے کا ہار ہوگی۔ اب وقت ہے کہ اس سے توبہ کرو۔ اور ہمیشہ کے لئے اِس کی مصیبتوں سے بچو ؎

سر چشمہ شاید گرفتن بمیل ۔۔۔ چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل

ہم آگے آگے دیکھتے ہو تنہے کیا ہم پہلے تو مجلسوں میں اتفاق پینے کا سلسلہ ہوا۔

رفتہ رفتہ جب اِس کی چسکہ لگا تو پھر خود میکدے میں جا کر یا کسی دوسری کی وساطت سے عادت پورا کرنے کی تدبیریں ہونے لگیں۔ کام کاج میں غفلت اور کاروبار میں بے توجہی عمل میں آئی۔ یہ حالت دیکھ کر عزیز و احباب نے سمجھانا شروع کیا اور مثالیں دے دیکر بتلانا۔ کہ ہزار ہا آدمی اِس بلا میں مبتلا ہو کر تباہ ہو چکے ہیں۔ تم ناحق تباہی میں نہ جاؤ۔ اور ہلاکت میں نہ پڑو۔ مگر یہ نئے شوقین نشے کے مزے میں ناصحین مشفق کی دلپسند باتوں کو کب خیال میں لاتے تھے۔ دوسرا دھر کی باتیں کرکے اور زٹل قافیہ ملا کے اُن کی تسلی کر دی ؎

نصیحت آن مرا چیندان کہ خواہی کہ نتوان شست از زنگی سیاہی

[بعض دوا کے بہانے سے پینا شروع کرتے ہیں] بعض حضرات اس کو دوا کے بہانے شروع کرتے ہیں۔ جب پوچھا گیا کہ آپ کو کونسا مرض تھا جس نے اس کے پینے پر مجبور کیا۔ تو جواب میں اکثر بدہضمی کمزوری۔ زیادہ تکان وغیرہ شکایات سنا دیتے ہیں۔ افسوس یہ بھی اُن کا بہانہ حکمائے سلف و خلف نے جھوٹا ثابت کر دیا۔ تجربے سے ثابت ہو چکا ہے اور یہ فیصلہ مسلم ہے کہ شراب خواروں کو جس قدر امراض معدہ و جگر کے ہو سکتے ہیں۔ وہ دوسروں کو بہ نسبت اُن کے بہت کم ہوتے ہیں۔ اس کے ثبوت کے لئے شفاخانوں کے رجسٹر کافی ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ استسقا۔ ورم جگر۔ نقرس۔ وجع مفاصل۔ بدہضمی وغیرہ کا بڑا اجاری سبب شراب ہی نکلیگا۔ اور ان امراض کے مریض شراب خوار ہی اکثر ہونگے ؎

[بعض کھانے کے وقت بھوک کے لئے پیتے ہیں] اس چیز کا استعمال عین کھانے کے وقت از روئے حکمت قطعی منع ہے۔ وجہ اِس کی یہ ہے کہ اس نابکار چیز کے پینے سے جو بھوک لگتی ہے وہ اشتہاء کاذب کہلاتی ہے۔ اِس بھوک میں جو غذا کھائی جاتی ہے وہ ہرگز ہضم نہیں ہوتی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شراب کے پینے سے معدے کی رطوبت

ہضم جس کے اوپر غذا کا ہضم ہونا منحصر ہے درست طور پر پیدا نہیں ہوتی اور اس لئے غذا کے ہضم میں بھی فتور واقع ہوتا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ حالت نشہ میں آدمی کو کھانے کا ہوا لگ جاتا ہے اور بلا اچھی طرح چبائے لقمے کو نگل جاتا ہے۔ بڑی جلدی کے ساتھ پے در پے نوالے منہ میں ڈالے جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صبح کے وقت اکثر کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ شکم میں نفخ اور اس کے ساتھ یا اسہال یا قبض موجود بعض صاحب یہ کہتے ہیں کہ شراب تھوڑی مقدار میں پی جاوے تو اس سے بھوک خوب لگتی ہے گو ان کا یہ قول صحیح ہو۔ لیکن اس کا انجام کیا ہے۔ یہی نا کہ ہم نے معدے کو بھاڑے کا ٹٹو بنا دیا۔ کہ جب تک اس کو شراب کا کوڑا لگتا رہتا ہے تب تک وہ چلتا ہے اور جب کوڑے کا اثر جاتا رہے تب چلنے سے بھی بند ہو جاوے۔ اس کے سوا اب ہم ان صاحبوں سے پوچھتے ہیں کہ کتنے شخص ہیں جو شراب کو ایک مقررہ مقدار میں قائم رکھنے پر قادر ہیں۔ عموماً تو یہی دیکھا جاتا ہے کہ جب چار یار مل بیٹھتے ہیں اور دور شراب شروع ہوتا ہے تو اس وقت خم کے خم لنڈھائے جاتے ہیں اور ہل من مزید بلند ہوتی ہے۔ پھر بیچارے اعتدال کو کون پوچھتا ہے۔ اس وقت تو یہ حال ہوتا ہے کہ ؎

وہ بلا خوار ہیں ہم رند کہ اللہ کی پناہ   پی ہی جاتے ہیں گر گلگلوں کے جو دریا ہوتے

جب شراب سے پیٹ مشک ہو گیا تب کھانے کی پکار پڑتی ہے۔ اور کھانا ہنوز چنا ہی نہیں گیا کہ جو کچھ سامنے آیا دونوں ہاتھوں سے ٹھونسے جاتے ہیں۔ بال اور مکھی تک کا بھی خیال نہیں رہتا۔ پھر بتلائیے کہ وہ غذا کیونکر ہضم ہو۔ پس بیان مذکورہ بالا سے ثابت ہو گیا کہ غذا کے وقت شراب کا پینا محض فضول بلکہ نہایت مضر ہے اگر بھوک نہیں لگتی تو حکیم سے صلاح کریں اور دوا سے علاج کریں۔ مگر یہ تو فقط ایک بہانہ تھا سو ہاں دوا سے غرض کس کو۔ بھلا دوا میں یہ مزہ کہاں کہ پی کر شارع عام پر

کلال خانے میں پڑا ہے۔ جس کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ پولیس کی معرفت شفاخانے میں اُس کا سید ھا کیا جاتا ہے کہ شراب معدے سے نکلے اور قے ہو۔ یہ عزت بجز بادہ نوشی کے کب نصیب ہوتی ہے۔ غیرت و حرمت۔ عقل و دانش سب کو بالائے طاق رکھ کر بازاروں میں ناچنا اور جو بات اپنے بزرگوں کے سامنے ماری حیا کے کرنا گناہ۔ بلکہ جس کی طرف نظر بھر کے دیکھنا دور از شرافت سمجھتے تھے اُنہی کو صلواتیں سنانا شراب کا مزہ نہیں تو اور کس کا ہے ؂

یورپ کے ڈاکٹر اور محققوں نے (جہاں یہ مرض عالمگیر ہے) بنظر انصاف تین امور پر بحث کی ہے جن کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور صاحب عقل اپنے خیالات کا مقابلہ اُن کی تحقیقات سے کر کے اُن وہمی اور فضول فوائد کی تردید کرینگے جو عوام جہلا و شرابیوں نے مشہور کر رکھے ہیں ؂

{شراب کا اثر} شراب کا فزیالوجیکل اثر یعنی اعضائے اندرونی پر۔ دوسرا فوائد اور مضرتوں کی نسبت تجربے کی گواہی۔ سوم اخلاق پر شراب کا اثر ؂

{تشریح امر اول} الکحال (روح الخمر) جسم میں داخل ہو کر مطلق زائل نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو اس کا بہت کم حصہ زائل ہوتا ہے۔ الکحال پھیپھڑے کے راستے بکثرت نکلتی ہے۔ جسم کی راہ سے کم اور گردے کی راہ سے نہایت کم خارج ہوتی ہے ؂

شرابوں کے نام معہ تعداد الکحال

نمبر	اقسام شراب	تعداد الکحال فیصدی	نمبر	اقسام شراب	تعداد الکحال فیصدی	
۱	سپرٹ آف وائن یعنی اصل شراب	۴۴٫۴۴	۴	شیری شراب	۲۲٫۲	
۲	کمپونگی شراب یعنی عرق تاڑی	۴۱٫۱	۵	رم شراب	۱۴٫۲	
۳	برانڈی شراب	۴۷٫۲	۶	پورٹ شراب	۲۲٫۲	

نمبر	اقسام شراب	تعداد الکحل فیصدی	نمبر	اقسام شراب	تعداد الکحل فیصدی	
۷	کلارٹ یعنی لال شراب	۹٫۰۶	۱۲	دیسی یا بازاری شراب		درجۂ تیزی بازاری شراب
۸	شامپین	۱۲٫		قسم اوّل	۷۰٫	
۹	بیر شراب	۷٫۶۹	۱۳	قسم دوم	۵۰٫	
۱۰	پورٹ یا کالی بیر شراب	۴٫۷۶	۱۴	قسم سوم	۲۵٫	
۱۱	جین شراب	۴۹٫	۔	۔	۔	

{معدے پر شراب کا اثر} نہائت تھوڑی مقدار میں اس سے پہلے پہل بھوک چمکتی ہے اور زیادہ مقدار سے مرجاتی ہے۔ معدے کا میرن سرخ ہوجاتا ہے اور اُس سے ہمیشہ رطوبت بہتی رہتی ہے۔ معدے کے غدودوں کی چربی بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور یہ کہ پہلے پہل شراب سے بھوک کیوں لگتی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ شراب جب معدے میں پہنچتی ہے اعضائے رئیسہ اور معدے پر اُس تیزی سے اثر کرتی ہے کہ وہ اعتدال سے بڑھ کر کام کرنے لگتا ہے۔ دل کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور دماغ کے کام میں بھی جوش پیدا ہوجاتا ہے۔ مگر یہ تمام چستی اور چالاکی خلاف مضر صحت ہوتی ہے۔ قاعدہ مقرر ہے کہ جو عضو اعتدال سے زیادہ (محرک کی تحریک سے) کام کرتا ہے آخرالامر جسم اور اُس کے تمام اعضا کو کمزور کر دیتا ہے اور یہ امر تجربے سے ثابت ہوچکا ہے اور حکما متفق ہیں کہ اعضائے انسان جس قدر حد سے زیادہ کام کرتے ہیں اُسی قدر جلد اجزا ضائع ہوتے ہیں۔ پس جب مجبوراً کسی عضو سے اُس کے انداز مقررہ سے زیادہ کام لیا جائے یا اُس کی طاقت سے بڑھکر کام کرنے کا عادی کیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سی بیماریاں پیدا ہونگی علاوہ اس کے جب اعضائے انسان کو کسی محرک چیز کی تحریک سے ایک کام زیادہ کرایا جاوے تو گویا ہم نے اُس کو اس کا محتاج بنایا۔ جو بعد از چندے بسبب عادی ہونے کے

اپنے اصلی کام سے بھی رہ جائیگا۔ کیونکہ عرصے تک خارجی مدد پانے سے وہ معمولی کام کو بھی بھول جاتا ہے (عادت بھی پانچویں غلط ہے) اور وہ محرک شے بھی دوام استعمال کرنے سے آہستہ آہستہ کم موثر ہوتی جاتی ہے اور معدہ زیادہ متاثر ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ شرابخوار کا ہاضمہ اکثر بگڑ جاتا ہے اور بھوک کم لگتی ہے ؛

{جگر پر شراب کا اثر} شراب کی تھوڑی مقدار کا اثر صفرا پر ہنوز معلوم نہیں ہوا اگر پورٹل وائن میں شراب پچکاری کے ذریعے داخل کیجائے تو شکر زیادہ پیدا ہوگی اگر زیادہ پی جائے تو عضو مذکور میں چربی یا البومینا یڈ ٹشو بافراط پیدا کرتی ہے اور اس طرح جگر بڑھ جاتا ہے اور آخر کار جگر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ (سائی روسس) اس کے ہونے سے کئی ایک عوارض پیدا ہوتے ہیں۔ ابتدائی علامات یہ ہیں۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ کبھی قے ہوتی ہے۔ علامات یرقان پائی جاتی ہیں معدی کے مقام پر بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ کلیجہ جلتا ہے۔ پیٹ میں ریح۔ جسم کسی قدر گرم رہتا ہے جلد خشک پھیکی اور زرد۔ پیٹ بڑھنے لگتا ہے جس میں پانی ہوتا ہے۔ جگر چھوٹا اور طحال بڑھ جاتی ہے اور پیٹ میں پانی یا ریح بھرنے سے دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ جوں جوں یہ بیماری بڑھتی جاتی ہے معدہ اور امعا سے خون جاری ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ شکم کی وریدیں خون سے پُر ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ پورٹل وائن (Portal veine) کا سرکولیشن رک جاتا ہے۔ اکثر مریض اسہال ہونے سے راہی ملک عدم ہوتا ہے ؛

{پھیپھڑے پر اثر} کاربانک ایسڈ (بخار دخانی) اور مائی بخارات کا مقدار نفس کی ہوا میں گھٹ جاتا ہے خواہ کم ہی پی جائے اور گل الکحال سے یہ صورت ہوتی ہے (مگر مختلف سے اختلاف ہوتا ہے)۔ جو لوگ زیادہ پینے کے عادی ہوتے ہیں اُن میں پھیپھڑے کی نازک ساخت بدل جاتی ہے اور امراض کرانک برانکائٹس (شرقہ)

ام فاہی کیمار دمہ) وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں انگریز کیسے عقلمند اور کس قسم کی صفائی اور قواعد حفظان صحت کی پابندی کرتے ہیں۔ پھر بھی ان کی ادنیٰ بیماریاں مُہلک ہو جاتی ہیں۔ آج دیکھو ایسے موٹے تازے کہ چہرے سے خون ٹپکتا ہے۔ دو گھنٹے بخار آیا۔ نمونیا۔ پیچش وغیرہ ہو گیا۔ ان دو ہی گھنٹوں میں دیکھئے تو معلوم ہوتا ہے خدا نے ان کے جسم میں خون ہی پیدا نہیں کیا۔ پیچش جس کا کوئی عام طور پر علاج نہیں کرتا ان کا مرض مُہلک ہو جاتا ہے۔ وجہ صرف یہ ہے کہ شراب سے ان کے اعضاء کی ساختیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی پھیپھڑے کی سرکیولیشن (دوران خون) رُک جانے سے مرض استسقا ہو جاتا ہے اور جسم کی حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے ؎

{دل پر شراب کا اثر} پہلے پہل دل کی حرکت نہائت زور سے ہوتی ہے۔ جب نشے کی تار ٹوٹنے لگتی ہے تو ایکدم دل کی حرکت گھٹ جاتی ہے اور دل کی ساخت موٹی ہو جاتی ہے اور اسپر چربی پیدا ہوتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے اور مرض ان جائنا پکٹورس پیدا ہوتا ہے۔ اور دل کے کیواڑوں کی بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں۔ جس سے سینے پر بوجھ اور دم لینے میں کسی قدر تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ سر میں درد رہتا ہے۔ کانوں میں باجہ بجتا سنائی دیتا ہے۔ دوران سر رہتا ہے۔ کبھی غشی کی صورت ہو جاتی ہے ؎

{شراب کا اثر دماغ اور اعصاب پر} عوام پر تو بیہوشی جلد طاری ہوتی ہے لیکن خاص شرابیوں میں نشہ دیر سے ہوتا ہے۔ حافظے کے نورانی سلسلے پر کدورت چھا جاتی ہے۔ خیالات کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ بعض میں خیالات ایسے عجیب پیدا ہوتے ہیں کہ احاطہ خیالات سے انہیں کچھ رابطہ نہیں ہوتا۔ غرض کل حواس مختل ہو جاتے ہیں اور سلسلہ خیالات پر شرابی کی قدرت نہیں ہوتی۔ اور جو ہمیشہ

میں رہتے ہیں اُن کے دماغ میں شراب جمع رہنے سے ساخت خراب ہوجاتی ہے
چنانچہ ڈاکٹر ہاتھم صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اُن لاشوں کو جو شراب خواری سے مرے
چیرا۔ اُن کے دماغ سے اِس قدر شراب نکلی کہ بتی بھگو کر جل سکے۔ آخر نظام عصبی
یعنی دل۔ دماغ۔ حرام مغز (نخاع) اور کل اعصاب کی طاقت تنزل پکڑتی ہے۔
ہاتھ پاؤں کانپتے اور تھرتھراتے ہیں۔ اِن سب کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک
وحشتناک جنون جس کو انگریزی میں ڈے لیرم ٹری منس کہتے ہیں پیدا ہوتا ہے۔
مریض کے سارے عیش وعشرت کا ثمرہ قابل عبرت ہوجاتا ہے اور شہر سے بھاگتا ہے
رات بھر سوتا نہیں۔ ہوش وحواس برقرار نہیں رہتے۔ عضلات میں تشنج ہوتا ہے۔
دوست آشناؤں پر جو اُس کے قریب آتے ہیں حملہ کرتا ہے اور دشمن تصور کر کے
مارنے کو تیار ہوتا ہے یا ہر ایک سے بدگمان ہو کر چور سمجھتا ہے۔ جس سے پورا پاگل ہو
جاتا ہے جس کو پاگلخانے میں یا گھر میں ہاتھ پاؤں باندھ کر بند کر دیتے ہیں۔

{ یہ اثر نہ صرف اسی تک رہتا ہے بلکہ اولاد پر موثر ہوتا ہے } اور یہ نتائج خوفناک اِس لئے اور بھی بڑے ہیں کہ اِس کا اثر صرف شراب خوار کی موت کے ساتھ ختم
نہیں ہو جاتا بلکہ متعدی ہونے کی وجہ سے آئندہ نسلوں میں بھی خرابیاں پیدا کرتا
ہے۔ چنانچہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ والدین کے قوٰی کے ضعف کے باعث
اولاد بھی فاتر العقل پیدا ہوتی ہے اور ایسے لوگ لاعلاج ہوتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر
صاحب کا قول ہے کہ میں نے اچھی طرح تحقیقات کی ہے کہ نصف سے زیادہ پاگلخانے
میں شراب کے بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ بالواسطہ یا بلاواسطہ شراب کا اثر اولاد
پر نہ صرف صحت ہی پر ہوتا ہے۔ بلکہ اخلاق پر اس سے زیادہ خراب ہوتی ہے جب
وہ اس کو استعمال کرتے دیکھتے ہیں۔ اُن کو خواہ مخواہ اس کے پینے کی رغبت پیدا
ہوتی ہے۔ جو رفتہ رفتہ عادی ہو جاتے ہیں۔

{عضلات پر شراب کا اثر} عضلات کی اختیاری حرکت کم ہو جاتی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ اثر بذریعہ اعصاب پیدا ہوتا ہے یا خاص عضلات ہی میں ایسا اثر نمودار ہوتا ہے۔ اس کے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں۔ شرابی کو نشہ کی حالت میں دیکھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ہر چند سنبھالتا ہے مگر ادھر اُدھر نشے میں لڑھک جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عضلات پر اُس کو اختیار نہیں ؛

{حرارت جسم پر} مختلف ڈاکٹروں کی تحقیقات سے واضح ہوتا ہے کہ شراب سے جسم کی حرارت نہایت کم ہو جاتی ہے اور شراب کی کسی مقدار سے (خواہ کم ہو یا زیادہ) کم زیادہ نہیں ہوتی ؛

{مختلف اعضا پر} مثش اور گردوں کا کام کم ہو جاتا ہے۔ کاربانک ایسڈ یوریا اور پانی تھوڑی مقدار میں خارج ہوتے ہیں۔ زیادہ پینے سے گردوں کی نازک ساخت بگڑ جاتی ہے اور منافذ موٹے ہو جاتے ہیں ؛

{خون کی نالیوں پر} خون کی نالیاں اس کے پینے سے بہت بھر جاتی ہیں یہاں تک کہ اُن کو یہ طاقت نہیں رہتی کہ خون کو رگ کی طرف (قوت لچک) روانہ کریں ؛

{خون پر} خون میں مقدار چربی کسی قدر بڑھ جاتی ہے اور وہ تبدیلات کیمیاوی جن کے واقع ہونے سے جسمی حرارت قائم رہتی ہے۔ بہت گھٹ جاتی ہے ؛

{عمر پر اثر} برٹش ایسوسی ایشن کے ایک جلسے میں ڈاکٹر راجسن صاحب نے لائف انشورنس کمپنی (کمپنیاں جو زندگی کا بیمہ کرتی ہیں) کے کاغذات سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ شرابی کی عمر کم ہوتی ہے بہ نسبت پرہیزگار کے (جو شراب نہ پیتا ہو) بہت عمر تک زندہ رہ سکتا ہے ؛

[illegible] ثابت ہو گیا ہے کہ اور خود ضبط میں یہ عام رائے ہو گئی ہے کہ ایسی [illegible]

شرابی جلد مبتلا ہوتے ہیں ؀

[ملیریں فیور] یہ بھی خیال باطل ثابت ہوگیا ہے کہ جو بیماریاں تبدیل آب و ہوا سے ہوتی ہیں ان کو مفید ہے۔ دیکھا گیا کہ جو اس کو پیتے ہیں وہی اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ شملہ پر جب میں جاتا تو جن دوستوں نے اس کو پیا وہی اسہال بخار میں پڑے مگر میں ہمیشہ تندرست رہا۔ وجہ اس کی یہ ہے۔ چونکہ اس کا اثر اعضائے رئیسہ پر خراب ہوتا ہے جس کی تشریح اوپر ہو چکی ہے۔ تو پھر کونسی چیز وہ ہے کہ جو ملیریا کو روکے بلکہ زیادہ مبتلا ہونے کے لئے میلان ہوتا ہے ؀

[سرما میں اثر] بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس کو اس لئے پیتے ہیں کہ سردی نہ لگے یہ خیال بالکل فضول ہے۔ سردی سے بچنے کے لئے شراب کوئی دوا نہیں اور نہ تجربے سے مفید ثابت ہوئی۔ بحر منجمد کی طرف جب سر جان فرینکل صاحب تشریف لے گئے تو ان کے ساتھ شراب کا نام تک نہ تھا۔ ڈاکٹر ملی صاحب نے کہہ دیا تھا کہ جو شراب پینے والا ہوگا اس کو ساتھ نہ لیجانا چاہئے۔ کیونکہ جو شراب سے سستی بعد از نشہ ہوتی ہے وہ ایسے ملکوں میں مہلک ہے۔ شمالی امریکہ میں ہڈسن بے کمپنی نے شراب کا پینا مشتہر کرایا تھا کہ تجربہ کیا گیا بہت ضرر کرتی ہے۔ روسی ڈاکٹر زل جو میڈیکل افسر افواج ہے لکھتا ہے کہ موسم سرما میں جب فوج کوچ کرتی ہے تو میں کسی کو شراب نہیں پینے دیتا کیونکہ اس کے پینے سے جسم میں کاربانک ایسڈ گاس کم بنتا ہے اور کم نکلتا ہے اس لئے شرابی کی حرارت جسمی نشہ کی حالت میں اکثر کم ہو جاتی ہے کیونکہ وہ تبدل جس سے حرارت پیدا ہوتی ہے کم واقع ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرابی کو سردی کی برداشت نہیں ہوتی ؀

حاشیہ:۔ بہت دن نہیں ہوئے کہ ہمارے ملک کے دو والیان ریاست اسی خانہ خراب کی بدولت کس حالت میں ہو کر راہی ملک عدم ہوئے سو وہ کچھ شملہ پٹیالہ ممدوٹ کے لوگ بتلا سکتے ہیں۔

[گرمی پر] گرمی کے موسم میں شراب کا استعمال نہائت مضر ہے۔ فوجی افسروں نے بڑی چھان بین کے بعد رائے قائم کی ہے کہ شراب گرم ملکوں میں نہائت نابکار اور مضر چیز ہے۔ صرف یہی نہیں کہ اس کا عادی گرمی کی برداشت نہیں کر سکتا بلکہ اس کے پینے سے جسم میں ایک قسم مہلک مرض کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ کہ ادنی باعث سے اپوپلکسی (سکتہ) سر پر آموجود ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کارپنٹر صاحب فرماتے ہیں کہ میں ۸۴ ویں رجمنٹ کے ساتھ ملازم تھا۔ اس میں بہت سے صوفی تھے جب ان کو گرم ملک میں کام کرنا پڑا تو وہ بالکل اچھے رہے اور جو شراب پینے والے تھے انہوں نے سخت تکلیف اٹھائی۔ جنگ کی تھکاوٹ اور جدوجہد بغیر شراب کے اچھی طرح برداشت ہو سکتی ہیں۔ ڈاکٹر سرجیمس میگن گریگر صاحب فرماتے ہیں۔ ۱۸۰۱ء کا ذکر ہے کہ ہماری فوج کو صحرائے افریقہ میں سے گزر کر مصر میں سرالیف کی فوج سے بہت جلد جاکر مل جانے کا حکم ہوا تھا۔ اس وقت ہم کو اور ہماری فوج کو جو تھکاوٹ برداشت کرنی پڑی آگے کبھی ایسی نہ کرنی پڑی تھی۔ ہمارے سب سپاہی خوش اور تندرست رہے۔ کیونکہ شراب کا نام تک نہ تھا۔ انسپکٹر جنرل سرجان ہال صاحب سی۔بی ذکر کرتے ہیں کہ میں بہت افواج کے ساتھ رہا۔ مگر ایک فوج جس کے پاس ایک بوند شراب کی نہ تھی نہائت تندرست اور مضبوط دیکھی گئی۔ آج تک میں نے کسی فوج کو ایسا تندرست نہیں دیکھا۔ یہ فوج راس اُمید کے جنگ کافرمیں حاضر تھی۔ اور جو مصیبتیں اس فوج پر پڑیں وہ یہ ہیں۔ (۱) گندے ملک میں رہنا (۲) ٹھہرنے کے لئے نہ کوئی خیمہ اور نہ کوئی اور کسی قسم کی پناہ تھی۔ باوجود ان تکلیفوں کے فی صدی ایک آدمی بیمار ہوا۔ اور جب یہ فوج شہروں میں آئی اور شراب اڑنے لگی تو گویا ایک مرض نے منہ دکھایا۔

[عام صحت پر] صبح جو ہوا معتدل اور مرطوب چلتی ہے جس سے بدن کو طراوت

اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اور سبزہ زار کا دیکھنا آنکھوں کو قوت۔ دل کو فرحت بخشتا ہے۔ اور جسم کو چست اور تندرست رکھتا ہے۔ اُس سے محروم رہتا ہے۔ کیونکہ صبح کے وقت شرابی خمار کا مارا ہوا چھوٹا چارپائی پر بہت دن چڑھے تک بیخبر پڑا رہتا ہے۔ اور اگر جاگے بھی تو مارے خمار کے عقل درست نہیں ہوتی سر میں درد ہاتھ پاؤں سست۔ دل جلتا ہے جس سے وہ صبح کے وقت جنگل یا باغ میں یا پیادہ یا سوار تفریح طبع کے لئے جو عمدہ دوا ہے نہیں کر سکتا اور اس سے محروم رہ جاتا ہے۔

(ظروف خون) اس لئے شرابی کے خون کے ظروف اور بافت کا زور اور بناوٹ کم ہونے سے وہ ملائمت خون کو فطرتی حرکت دینے پر قادر نہیں ہوتا اس لئے ان میں خون زیادہ جمع رہتا ہے اس کو اصطلاح میں اٹانک کینجشن (بغیر طاقت) کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا چہرہ اور ناک زیادہ سرخ ہوتا ہے۔

(تمام جسم خراب کیوں ہوتا ہے) چونکہ شراب پینے سے جسم میں کاربانک زیادہ جمع رہتا ہے اس لئے چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور وہ فربہ اور جسیم ہو جاتا ہے۔

اب رہا تجربہ

تجربہ کرنے سے جو کچھ محققان یورپ نے برسوں کے بعد نتیجے نکالے ہیں یہ ہیں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جنگ کیپ آف گڈ ہوپ میں جس فوج میں میں تھا اُس کو شراب میسر نہ ہوتی تھی۔ اس وقت موت کی تعداد ان میں بہت کم تھی اور وہ سردی۔ گرمی اور طرح طرح کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کے قابل تھی۔ یہ کیفیت لڑائی کے شروع سے اختتام تک رہی۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس آئی اور شراب ہاتھ آنے لگی تو طرح طرح کی زیادتیاں اور خرابیاں صحت میں ظاہر ہونے لگیں۔

ڈاکٹر پارکس صاحب لکھتے ہیں کہ اگر شراب لوگوں کو معلوم نہ ہوتی تو گناہ کا نصف حصہ اور افلاس اور مصیبتوں کا بڑا بھاری حصہ دنیا سے معدوم ہو جاتا یہ اچھی

طرح ثابت ہو گیا ہے کہ شراب پینے والے کی عمر کوتاہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے:۔

شرابیوں کی عمر کا اوسط	پرہیزگاروں کی عمر کا اوسط
۲۰ برس کی عمر کا ۱۵ر۶ سال جیتا ہے	۲۰ برس کی عمر کا ۴۴ر۲ سال جیتا ہے
۳۰ 〃 ۱۳ر۸ 〃	۳۰ 〃 ۳۶ر۵ 〃
۴۰ 〃 ۱۱ر۶ 〃	۴۰ 〃 ۲۸ر۸ 〃
۵۰ 〃 ۱۰ر۸ 〃	۵۰ 〃 ۲۱ر۲۵ 〃
۶۰ 〃 ۸ر۹ 〃	۶۰ 〃 ۱۴ر۲۸۵ 〃

بے اعتدالی شروع کرنے کے زمانہ سے موت کا شمار مختلف پیشوں میں مختلف ہے:

سوداگروں اور مہاجنوں میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۷ سال

مزدوروں اور سخت کام کرنے والوں میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸ سال

شریفوں اور نفیس پیشے والوں میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵ سال

اور یہ بھی تجربے سے ثابت کر دیا ہے اور خوب صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ جو لوگ سپرٹ کا یا اور تیز شراب کا استعمال زیادہ کرتے ہیں ان میں موت کی تعداد بہ نسبت ان کے جو کم تیز پیتے ہیں زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً سپرٹ پینے والوں میں فی صدی فی سال ۶ر۹۹۵ موتیں ہوتی ہیں۔ قریب ہے ۷۰ فی ہزار۔

بیر شراب پینے والوں میں فی صدی فی سال ۴ر۵۹۷ موتیں ہوتی ہیں۔ قریب ہے ۴۶ فی ہزار۔

بیر و سپرٹ دونوں پینے والوں میں فی صدی فی سال ۶ر۱۹۴ موتیں ہوتی ہیں۔ قریب ہے ۶۲ فی ہزار۔

باقی رہا تیسرا امر یعنی اخلاق پر شراب کا اثر اس کی کیفیت ملاحظہ کیجئے۔

[اخلاق پر] بڑا بھاری بد اثر یہ ہے کہ قوت ممیزہ میں جس کے باعث انسان کو شرافت اور فضیلت ہے۔ فتور واقع ہوتا ہے۔ اور اس وقت شرابخوار سے ایسی حرکات سرزد ہوتی ہیں کہ ناگفتہ بہ۔ جن بزرگوں کو ہم واجب التعظیم جانتے اور جن کے سامنے مسکرانا۔ بیجا اشارہ کرنا۔ باواز بلند بولنا بے ادبی سمجھتے تھے اس وقت اس حالت میں وہ مخدوم و معظم اور بزرگ ایسے کلمات سے پکارے جاتے ہیں کہ جن کو ہر ایک شخص جانتا ہے

جن کلمات کو ہم مکروہ اور جن حرکات کو ہم نا ملائم اور فضول سمجھتے تھے اُن کو منہ سے نکالنا کچھ بھی بات نہیں۔ جن افعال کو ہم گناہ یا جرم کہتے ہیں اُن کا سرزد ہونا ایک ادنیٰ بات ہے۔ اب میں اُن حضرات مبتلا ضلالت کو پوچھتا ہوں کہ ان تجربہ اور آزمودہ کار ڈاکٹروں اور محققوں کی رائے ٹھیک ہے یا آپ کے وہمی نو الد درست ہیں۔ سچ جانئے شراب پینا شیطان کا وزیر اعظم بنتا ہے +

انگریزی میں ایک کہاوت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ "شراب جب اندر ہے تب عقل باہر ہے"۔ اس کے ٹھیک ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔ دیکھئے۔ جیسے شراب خواری کی عادت عام اور زیادہ پھیلتی جاتی ہے ویسے ہی جرائم زیادہ واقع ہوتے ہیں۔ لنڈن میں صرف ۱۸۷۳ء میں اس شراب خانہ خراب کے طفیل سے ان بارہ مہینوں میں صرف برطانیہ میں ہ۔۵ لاکھ واہیات تمیں جملہ کی۔ ۲ ہزار طلاق اور علیحدگی کی۔ ۱۵ ہزار عورتیں جرم کی تصدیق پر جیل خانے کو بھیجی گئیں۔ منجملہ جن کے قریب دس ہزار کے ایسی تھیں جو بار ہا پیشتر بھی جیلخانے کی سیر کر چکی تھیں۔ اور صرف خرچ ایک ارب ۵۶ کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ شراب خوری پر ایک سال میں ہوا۔ اکثر اصحاب فرمایا کرتے ہیں کہ اگر شراب مضر ہے تو اہل فرنگ کو کیوں نقصان نہیں کرتی۔ اب اُن کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ

باوجود دن میں کئی بار عمدہ اور نفیس کثیر المقدار غذا کھانے کے اور اور بہت سے قواعد حفظان صحت پر عمل کرنے کے۔ اچھے مکانوں میں بودوباش رکھنے اور سرد ملک میں رہنے سے اس قدر نقصان کرتی ہے۔ تو اُن کا کیا حال ہوگا اور ہونا چاہیے جو گرم ملک میں رہیں۔ اور دال۔ ساگ پات۔ گاہے ماہے پاؤ بھر گوشت کھا کر اور تنگ و تاریک مکانوں میں رہ کر اسپر بھروسہ کریں کہ یہ مفید ہے۔

اب رہی تحقیقات حکمائے یونان۔ مخزن الادویہ میں یوں لکھا ہے۔ خمر و باقشارہ (ریحانی بمعنی عتیق) بالاجمال درسوم گرم و در دوم خشک شراب مندرجہ ذیل امراض اور نقصان پیدا کرتی ہے۔ توحش۔ تشنج۔ استسقاء غیر قابل علاج۔ ریگ۔ سنگ مثانہ۔ خناق۔ صرع۔ سکتہ۔ لقوہ۔ فالج۔ رعشہ۔ سرسام۔ جنون۔ درد چشم۔ اسہال دموی۔ ورم جگر۔ تپ ہائے مرکبہ محرقہ۔ مورث امراض دماغی بضعف قوتہائے حیوانی و طبعی و اعصاب و امراض گوش و خیشوم و دہان و زبان و دندان و ضیق النفس۔ خفقان۔ فساد ہضم۔ بطلان شہوت باہ و اورام خطرناک و اکلہ و صداع و مفتر حواس۔ محدث وجع مفاصل و نقرس وغیرہ۔

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ ہمارے ملک ہندوستان میں بہتیروں کو پیچش ہو جاتی ہے۔ جو اکثر خود ہی جاتی رہتی ہے۔ بہت کم علاج کی ضرورت ہوتی ہے مگر جب صاحبان یورپین (کیونکہ علی العموم شرابی ہوتے ہیں) کو ہو جاتی ہے تو اکثر مہلک ہوتی ہے اور اگر علاج پذیر بھی ہوتی ہے تو بعد مشکل۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ شراب سے ان کے اندرونی اعضاؤں کی ساختیں خراب ہوتی ہیں جن سے اصلاح کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔

انوار الحواشی شرح موجز صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ شراب مُضر ہے اس لئے کہ حار یابس ہے۔ قد یغنہ مضرۃ کثیرۃ بیما فی مزاج شاب حار المزاج۔

اسی طرح ایک بڑے محقق کا قول ہے (قال الفاضل الغیاثی) وجدت فی
سنہ ماتی وہی ستة ثمانین وثمانتین ماة بعض الاطباء قائلین
فانا لا ندرک منفعة الخمر وبعضہم قالو ندرک ضررًا فیہا بتجربت و
تفحص حال المشتغلین بہا۔ والمشتغلین للتداوی بہا متوافقین فی
عدم نفعہا

الا یا لقومی لیس فی الخمر منفعۃ ۔۔۔ فلا تقربوا منہا فلیست بفاعل
خبردار اے قوم نہیں شراب میں بزرگی ۔۔۔ نہ قریب ہو اس کے ہیں اس لیے نہیں پیتا
فانی رأیت الخمر شیئًا واحد ینال ۔۔۔ فلا الخمر خمر لا شرابا لمنازل
تحقیق دیکھا میں نے شراب کو ایک چیز ہمیشہ ۔۔۔ شراب نہ ملوث و نہ فرحت بخش اور اسطرح بری باتوں کے

اسی کتاب کے ۵۵ صفحہ میں یہ روایت درج ہے:

قال علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ۔ لو وقعت قطرة فی
فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اگر کسی کنوئیں میں ایک قطرہ شراب کا گرے اور اسکو بند کر کے
بئر فبنیت مکانہا منارة لم اوذن علیہا ولو وقعت فی بحر ثم جفت و
اس جگہ مکان بنایا جائے میں ہرگز اذان نہ دونگا۔ اور اگر یہ قطرہ دریا میں اور وہ جگہ خشک
نبت فیہ الکلأ لم ارعہ قال عیسیٰ علیہ السلام حب الدنیا راس
ہو جائے اور گھاس اگے تو اسکو نہ چراؤنگا جانوروں کو۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے محبت دنیا کی سر
کل خطیئة۔ والنساء حبائل الشیاطین والخمر داعیة الی شر و
گناہوں کا ہے۔ عورتیں دام شیاطین کا ہیں۔ شراب بلانے والی ہے برائی کی طرف و

ہدایت مذہب اسلام میں جو عین اور مطابق مذہب عقلی و سابق کے ہے۔
شراب حرام ہے کتاب منتہی الارب خمر کے معنی میں لکھا ہے۔ مے پوشد
عقل را۔ الخمر ما خامر العقل یعنی شراب وہ ہے جو ڈھانپ لے عقل کو

قرآن شریف۔ سیپارہ ساتواں پہلے رکوع میں خدا فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام
اے لوگو جو ایمان لئے ہو۔ سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوآ۔ اور تھان بتوں کے

رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝ انما یرید الشیطان ان
ناپاک ہیں کام شیطان کے سے پس بچو اس سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔ سوا اس کے ہیں کہ ارادہ

یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ
کرتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے عداوت اور بغض بیچ شراب اور جوئے کے اور بند کرے

وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ۝
تم کو یاد خدا کی سے اور نماز سے ۝

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں یہ احادیث لکھی ہیں۔ شارح صاحب
فرماتے ہیں کہ پینا شراب کا حرام ہے اور یہ ثابت ہے کلام الٰہی اور احادیث نبوی اور
اجماع ائمہ وجماہیر سلف وخلف سے۔ اور ناطق ہیں بہت سی احادیث در صحاح و
سنن امام احمد وغیرہ میں صفحہ ۳۰۲ عن وائل الحضرمی ان طارق بن سوید
سال النبی عن الخمر فنھاہ فقال انما اصنعھا للدواء فقال
سوال کیا گیا نبی سے شراب کا پس منع کیا پس عذر کیا کہ میں صرف واسطے دوا چاہتا ہوں
لیس بدواء ولکنہ داء ۔ رواہ مسلم ۱۲
فرمایا نہیں ہے دوا بلکہ بیماری ہے ۝

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ من شرب الخمر
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے فرمایا رسول نے جو شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن تک
لم یقبل اللہ صلوٰۃ اربعین صباحاً فان تاب تاب اللہ علیہ فان
نماز قبول نہیں ہوتی اگر توبہ کرے معاف ہو جاتا ہے پھر توڑے پھر توبہ کرے معاف

عار فان تاب الی اربعۃ ولم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نہر الخبال

معاف ہوئے جب چوتھی مرتبہ پی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور پلایا جائیگا لہو پیپ دوزخیوں سے ۱۲

رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی عن ابی سعید

الخدری قال کان عندنا خمر الیتیم فلما نزلت مائدۃ سالت

فرماتے ہیں تھی میرے پاس شراب جو حصہ یتیم ہے آئی تھی جب سورۂ مائدہ میں آیت حرمت کی

رسول اللہ وقلت انہ لیتیم قال اھریقوہ رواہ الترمذی ٭

آئی پوچھا میں نے حضرت سے یہ مال یتیم کا ہے فرمایا گرا دو اس کو حرام نفع لینا حرام چیز سے ۱۲

عن دیلم الحمیری قال قلت یا رسول اللہ انا بارض باردۃ وتعالج

کہتے ہیں کہا میں نے اے رسول کہ ہم سرد جگہ میں رہتے ہیں اور زور آور

فیہا عملاً شدیداً وانا نتخذ من ھذا القمح تقوی بہا علی اعمالنا

تکلیف کے کام کرتے ہیں اور ہم بناتے ہیں قسم گیہوں سے شراب غالب آتے ہیں اس کے

وعلی برد بلادنا قال ھل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوہ قلت

زور سے کام اور اس کے زور سے سردی سے بچ جاتے ہیں - فرمایا تم کو مست کرتی

ان الناس غیر تارکیہ قال ان لم یترکوہ فاقتلوہ - رواہ ابو داؤد ٭

ہے میں نے کہا ہاں فرمایا بچو اس سے - میں نے کہا لوگ نہیں چھوڑینگے حکم دیا سخت سزا دو ان کو ۱۲

ایضاً حدیث ۳ عن ابن عمر ان رسول اللہ - قال ثلثہ قد حرم اللہ

فرمایا تین آدمیوں پر بہشت حرام ہے

علیہ الجنۃ مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقیر فی اھلہ

ہمیشہ شراب پینے والے پر ماں باپ کو تکلیف دینے والے پر اور مرد بے عزت اور بے حمیت پر اور اپنے گھر

الخبیث - رواہ احمد والنسائی - عن انس ان النبی صلعم ضرب فی الخمر

میں زنا کرے - روایت ہے حضرت انس سے حضرت نے شراب کی

باب الجرید والنعال۔ عن جابر ان النبی صلعم قال ان من شرب الخمر
فرمایا جو پیئے شراب مارو
اُس کو کھجور اور جوتوں سے ؂

فاجلدوہ فان عاد فی الرابعة فاقتلوہ۔ عن ابی ھریرة
اُس کو اور اگر دیکھو اُس کو پھر چار دفعہ پس سخت سزا دو ؂

عن رسول اللہ صلعم قال الخمر من ھاتین الشجرتین النخلة والعنبة
فرمایا شراب ان دو درختوں کھجور اور انگور سے ہے

احادیث میں انگور کھجور گیہوں جو شہد کا خصوصیت سے ذکر ہے

کتاب مقدس اناجیل میں نشہ بازی صرف ممنوع ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں پر ہمیشہ خدا تعالے کا قہر و غضب رہتا ہے۔ چنانچہ اس بات کے ثبوت میں کتب سے چند آیتیں کلام ربانی سے انتخاب کر کے لکھی جاتی ہیں ؂

وہ کون ہے جو افسوس کرتا ہے اور کون غم زدہ ہے اور کون [illegible] جھگڑنے والا ہے اور کون [illegible] اور کون بے سبب گھائل [illegible] کی آنکھوں میں سرخی ہے۔ وہ جو دیر تک [illegible] ملائی ہوئی مے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ سلیمان بادشاہ کا قول ہے جب مے لال ہووے اور اُس کا عکس جام پر پڑے اور جب وہ پیتے وقت اپنی خوبی دکھلاوے تو اُس پر نظر مت کر کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند کاٹتی ہے اور بچھو کی طرح ڈنک مارتی ہے ؂

بجائے اس کے کیا مفید ہے

اگر ہم اپنے جسم کے ہر ایک اجزا کو جدا کریں اور تولیں تو معلوم ہوگا کہ ایک تندرست اور اوسط درجے کے قد کا شخص [illegible] من ۲۴ سیر چھٹانگ ہوگا جس

ہڈیاں (سرل میٹر فار دی بونز) ۱/۲ ۴ ثار ۔

چربی (فیٹ فار ہیٹ) ۱/۸ ثار ۔

گوشت (فلش فار مومنٹ) ۱/۸ ۲ ثار ۔

پانی (پٹھوں اور نسوں کے تر کرنے اور خون کے منجمد کے لئے پانی) ۱/۲ ۱۷ ثار ۔

اگر ہم اس خون کی جزوں کو جدا کریں تو ۲۰ سیر خون میں ۴ سیر یعنی اجزا اور ۱۶ سیر پانی ہے۔ اور ہمارے تمام جسم میں چار حصے پانی ہے۔ یا یوں کہیں کہ چار اور ایک کی نسبت ہے۔ جب ہم کو بھوک لگتی ہے تو ہم کھانا کھانا چاہتے ہیں۔ اور اگر کھانا نہ ملے تو ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم تو کمزور ہونے لگے۔ لیکن ہم کو تو ۱/۲ حصہ خوراک چاہئے اور چار حصے پانی ۔

بعض لوگ نشئی عرق بہت استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں پانی سے کچھ زیادہ چیز ہوتی ہے جو ظاہراً ان کو طاقت دیتی ہے۔ پس وہ پہلے کی نسبت زیادہ کام کرنے لگتے ہیں۔ تب ان کو خیال ہونے لگتا ہے کہ بیر اور وائن اور سپرٹس میں طاقت ہے۔ آؤ ہم ذرا غور سے دیکھیں کہ کیا یہ ایسا ہی ہے۔ جب ہم اپنی غذا کھا چکتے ہیں تو ہم کو ایک ایسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کو گلادے اور ایسا پتلا عرق بنا دے کہ وہ خون کی طرح یا صورت میں ان باریک رگوں میں پھیل جاوے اور جسم کے ہر ایک حصے کو تر و تازگی پہنچائے۔ لیکن صرف پانی ہماری خوراک کو گلا سکتا ہے۔ اگر ہم ایک پانی کی بوتل میں اور شراب کی بوتل میں بھی ایک پکے ہوئے گوشت کا ٹکڑا ڈالیں اور دونوں کو ہلائیں تو پانی والا جلدی گل جائیگا لیکن شراب والا خشک اور سکڑ جائیگا اور اس پر جھریاں پڑ جاوینگی۔ لیکن کبھی گلیگا نہیں۔ کھانا کھانے کے بعد سب سے اول ہم کو ایسی چیز چاہئے جو جہاں تک ہوسکے جلدی ہماری خوراک کو ہضم کرے اور بعد ازاں ہمارے جسم کے تھکے ہوئے

حصوں کو نئی طاقت دے۔ لیکن ہضم ہونے سے پہلے اس کو دودھ جیسا عرق بنا چاہیئے۔ اور یہ عمل صرف پانی ہی کر سکتا ہے۔ اگر ہم اپنی غذا کے ساتھ شراب پیویں تو ہم نہیں چاہتے کہ ہماری خوراک ہضم ہو بلکہ اسی طرح کی رہے جیسا کہ کبھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ سانپ اور اور جانوروں کو ڈاکٹر سپرٹ میں ڈال کر رکھتے ہیں تاکہ ان کی شکل برقرار رہے۔ اگر ہم بیر اپنے کھانے کے ساتھ پیویں تو صرف پانی جو اس میں ہے ہماری غذا کو گلا دیگا۔ لیکن وہ چیز جس کو کہتے ہیں کہ بیر سے ہم کو طاقت دی۔ ایک قسم کی سپرٹ یا تیزاب ہے جو ہاضمہ کو روکتی ہے اور آخرکار معدہ اسی سے الگ ہو جاتا ہے۔ ہم کو اس کا اثر جلد معلوم ہونے کا باعث یہ ہے کہ ہمارے جسم کو اس کی ضرورت نہیں اور اس سے جدا ہونا چاہتا ہے۔ بعد ازاں معدے سے الگ ہو کر اس کو معدے کی باریک رگیں چوس لیتی ہیں۔ لیکن چونکہ خون بھی اسے پسند نہیں کرتا۔ اپنے ساتھ لے کر فوراً پھیپھڑوں کی طرف دوڑتا ہے۔ اور یہ وہاں جاکر چربی کو آگ لگا دیتا ہے اور ایسی گرمی پیدا کرتا ہے جس سے جسم کے تمام مسام کھل جاتے ہیں اور کچھ تو انہیں کے راستے نکل جاتا ہے اور کچھ گردوں کی حرکت سے زائل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تقریر سے صاف ظاہر ہے۔ (۱) ہمارے جسم کو اس کی ضرورت نہیں۔ (۲) یہ ہماری چربی کے ذخیرے کو جلا دیتا ہے جو ہمارے جسم کے استعمال کے لئے قدرت نے رکھا ہے اور چونکہ یہ خون کے کچھ آکسیجن کے جلانے کے سوائے جلا نہیں سکتا۔ جیسا کہ آگ سوائے آکسیجن کے جل نہیں سکتی۔ تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے منشیات اس آکسیجن کو ضائع کر دیتے ہیں جو ہم کو زور بخشتے ہیں پس یہ ثابت ہوا کہ در اصل یہ ہماری طاقت کو کم کرتے ہیں۔

جب ہم کو پیاس لگتی ہے تو ہم کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب وہم

ہیں کہ اس پیاس کا کیا باعث ہے۔ خون میں جب مائیت کم ہو جاتی ہے تو اس
کی کمی کا معلوم ہونا موسوم بہ تشنگی ہے جس کے آثار حلق اور مُنہ کا خشک ہونا
ہیں۔ پس ہماری پیاس بجھانے کے لئے ایک ایسی چیز کی ضرورت ہے جو اس خشک
حرارت کو تر کر دے۔ لفظ بجھانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے اندر کسی قسم کی آگ
لگ رہی ہے جس کو ہم ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں۔ برانڈی کا ایک چمچہ مُنہ میں رکھو۔ کیا
وہ کچھ تری بخشیگا یا آگ کو بجھاویگا۔ نہیں بجھانا تو ایک طرف وہ تو چھالے ڈال
دیگا۔ اور درد پیدا کریگا۔ اور آخر کار ہم اس کو دیر تک مُنہ میں نہیں رکھ سکتے۔
اور اُگل دینا پڑتا ہے۔ لیکن اگر ایک چمچے کے علاوہ ایک گلاس برانڈی کا پی
لو تو کیا وہ پیاس کو کم کریگا۔ معاذ اللہ وہ تو معدہ میں ایک آگ بھڑکا دیگا لیکن
اگر تم ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پیو تو تمہاری تشنگی جاتی رہیگی اور حلق اور
معدہ تر ہو جاوینگے۔ اور ساتھ ہی تمہاری غذا ہضم ہو جاویگی۔ اب ہم کو معلوم
ہوا کہ پانی سب پینے کی چیزوں سے عمدہ ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ غذا کو معدے
میں گلاتا ہے۔ دوسرے جسم کے اعضاء کی تمام حرکتوں میں مدد دیتا ہے تیسرے
اس کا خون بنتا ہے۔ چوتھے جسم میں اصلی عرق یہ ہے۔ پانچویں غذا کی جدا کی
ہوئی اجزاء کو مختلف مساموں پھیپھڑوں۔ گردوں اور انتڑیوں میں پہنچاتا ہے۔
[منشیات کے تیزاب والے حصے کو الکحال کہتے ہیں] - یہ نام عرب کے کیمیا
دانوں نے اس کو دیا ہے۔ یہ ایک قسم کا عرق ہوتا ہے اور پانی کے ساتھ فوراً مل
جاتا ہے۔ لیکن اس کو بغیر پانی کے پینا ناممکن ہے۔ وسکی۔ رم۔ برانڈی
وغیرہ جن کو ہم سپرٹس کہتے ہیں کیونکہ ان میں پانی کم ہے اور آدھے سے زیادہ سپرٹ
اسی سبب سے اُن کو (سٹرانگ) بھی کہتے ہیں۔ لیکن ہمارا مطلب سٹرانگ یا
طاقتور کہنے سے یہ نہیں ہے کہ وہ ہم کو طاقت دیتی ہیں بلکہ ان میں الکحال زیادہ ہے

کئی لوگ خیال کرتے ہیں کہ جب تک ہم ایک گلاس برانڈی کا نہ پی لیں تو کام نہیں کر سکتے - اور جب پی لیتے ہیں تو ہونٹ پھیلا کر کہتے ہیں کہ او ہو اب تو ہم خوب کام کر سکتے ہیں - کیونکہ کچھ دیر تک تو وہ درحقیقت بڑی تیزی سے کام کرتے ہیں ؛

اب ہم کو اس میں ذرا غور کرنا چاہئے کہ اس کا کیا باعث ہے - اگر وہ کچھ کھانا کھاتے اور پانی بھی پیتے - پہلے تو غذا گلتی پھر ہضم ہوتی - پھر خون کے ساتھ مل کے تمام جسم میں جاتی - اور تب اس کو نئی طاقت ملتی - تو دیکھئے اب میں کتنی دیر لگتی - تمام چیزیں جو معدے میں فوراً مل جاتی ہیں اور معدے کے خانوں میں جلدی سے آجاتی ہیں - جب ہم شراب پی لیتے ہیں تو یہ فوراً خون کے ساتھ مل جاتی ہے - چونکہ اس کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی - وہ تیز گردش کرنے لگتا ہے اور جلد اس سے جدا ہونے کی کوشش کرتا ہے - تب یہ اس کی رگوں میں گردش کرتے ہوئے پھیپھڑوں کے پاس جا کر چربی کو آگ لگا دیتا ہے - تب ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم نے تو بڑا عمدہ کھانا کھایا - اب ہم کو معلوم ہوا کہ اس زور کا یہی باعث ہے - اور جب ذرا ستولے بھی زور جاویں تو رستم کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں ؛

• • لیکن کیا کچھ ہمیں زور بھی ملا - نہیں ہرگز نہیں - بلکہ اسی تھوڑے سے وقت کے لئے تھا - اور در اصل ہم نے اپنی چربی کے ذخیرے میں سے خرچ تو کیا لیکن جمع کچھ نہیں کیا - مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مجھے اور میرے چند دوستوں کو چھ سات میل کے فاصلے پر جانا تھا - چونکہ وہ سست رفتار تھے میں نے ارادہ کیا کہ دوڑ کر ان سے آگے نکل جاؤں - جب میں اپنی اس تیزی کی رفتار سے تین میل کے فاصلے پر آیا تو میرا تمام بدن پسینہ پسینہ ہو گیا - اور سانس پھول گیا -

آخر کار میں درخت کے تلے سڑک کے کنارے آرام کرنے کو بیٹھ گیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ساتھی آ پہنچے۔ لیکن مجھے ابھی اَور آرام کرنیکی ضرورت تھی۔ حالانکہ وہ اِتنے تھکے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے۔ بلکہ آگے جانے کو تیار تھے۔

یہی حال اُس شخص کا ہے جو کام کے وقت شراب پیتا ہے۔ وہ کچھ دیر تک تو خوب کام کئے جاتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد تھک جاتا ہے اور آرام چاہتا ہے۔ تب یا تو اُسے ایک گلاس اَور پینا چاہیئے۔ نہیں تو باقی کام ادھورے ہونگے ہوگا۔ کیونکہ اُس نے اپنے ذخیرے سے خرچ کیا اور جمع نہیں کیا۔ سب لوگ تجربے سے ثابت کرسکتے ہیں کہ اگر وہ عمدہ کھانا کھاویں تو وہ دن بھر کا کام بڑی درستی اور تیزی سے کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ کھانے کے ساتھ ایک گلاس برانڈی کا پی لیویں۔ تو وہ تھوڑی ہی دیر تک تیزی سے کام کرسکتے ہیں اور پھر نصف تیزی سے۔

آؤ ہم اِس کی بابت بھی ذرا غور کریں۔ شراب کو لوگ برابر گرمی اور سردی میں پیتے ہیں۔ فرض کرو کہ ایک زمیندار کھیتی باڑی کا کام کرکے آیا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے شراب کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بڑی گرمی پڑتی ہے اور تھک گیا ہوں۔ ایک دوسرا شخص آیا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے شراب کی ضرورت ہے کیونکہ سردی پڑتی ہے۔ اِن دونوں میں کچھ نہ کچھ تو سچی بات ہے۔ ایک کا جسم تو بالکل خشک ہے کیونکہ پسینے کے راستے اُس کے جسم کی تری کا بہت سا حصہ ضائع ہوگیا ہے۔ اور اُس کے خون میں کم پانی ہے۔ اور دوسرے کو سردی لگتی ہے کیونکہ سردی کے موسم میں اُس کے بدن کی گرمی کم ہوگئی اور اُس کا خون بہت آہستہ گردش کرنے لگا ہے۔ ایک کو تری کی ضرورت ہے۔ دوسرے کو گرمی کی

پہاڑ کو تو صرف پانی کی ضرورت ہے کیونکہ اگر وہ شراب پیوے گا تو وہ خون میں گرمی پیدا کریگا۔ لیکن اُس کو تو گرمی کی ضرورت نہیں بلکہ وہ ٹھنڈا ہونا چاہتا ہے جو شخص لوہے کے اُن بڑے بڑے تنوروں سے کام لیتے ہیں۔ جن کی کبھی آگ بجھائی نہیں جاتی وہ خوب جانتے ہیں کہ اُن کی گرمی بجز کثرت پینے سے کم نہیں ہوسکتی۔ **شفیلڈ** جیسی جگہ جاکر دیکھیں جہاں لوگ کم کپڑے پہن کر اور چھاتی کھلی کرکے گلا ہوا لوہا بھٹی میں سے نکال لیتے ہیں اور سانچوں میں ڈھال لیتے ہیں تو کیا یہ لوگ جن کے بدن سے پسینے کی لہریں جاری ہوتی ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ **ٹھنڈی چاء**؛

لیکن کیا سبب ہے کہ چاء ایسے کام کرنے والوں کے لئے شراب سے زیادہ مفید ہے۔ یہ ملحوظ رہے کہ جب وہ ایسی گرم جگہ میں کام کرتے ہیں تو پسینوں سے اُن کے جسم کی تری بہت کم ہو جائیگی۔ ہم عموماً خیال کرتے ہیں کہ پسینے سے بدن کو کمزوری ہو جاتی ہے۔ جسم کا کمزور ہو جانا اُس پسینے کی قسم پر منحصر ہے جو ہمارے بدن سے نکلے۔ اگر صرف پانی نکلتا ہے تو صرف ہم پانی کھوتے ہیں۔ لیکن اگر پانی کے ساتھ کچھ اور بھی ہے تو ضرور کمزور ہو جاوینگے۔ جب پسینہ اکسٹرنل ہیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو صرف پانی ہی نکلتا ہے۔ لیکن اب ہم کو سوچنا چاہئے کہ چاء میں ایسی کونسی طاقت ہے جو پسینہ کی تلافی کرتی ہے۔ اِس کا پودا اُس زمین سے جس میں بویا جاتا ہے۔ ایک سفید چیز کھینچ لیتا ہے۔ جس کو کہتے ہیں۔ یہ خالص آدھی اونس چاء میں تین گرین ہوتی ہے۔ یا ۵ سیر میں ایک سیر۔ اسی چیز میں ایک عجیب طاقت ہے جو آدمی کی قوت کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ **پاؤنسٹس** نے ثابت کیا ہے کہ اگر آدمی تین یا چار گرین ایک دن میں کھاوے تو اُس کو کسی اور چیز کے کھانے کی ضرورت نہیں۔ پس یہ محنتی لوگ چاء پی کر تر رہتے ہیں

دہن اور حلق بالکل خشک اور گرم جھلسانہ جاوے اور اس کی زبان جل اور سوج نہ جاوے پیتا جاتا ہے۔ دوسرے دن ایک بڑی سخت درد سر میں پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا دماغ اس زہریلے الکحال سے جو اس نے اپنے خون کے ساتھ ملایا ہے جل گیا ہے۔ چاہئے تو تھا کہ الکحال نے جیسا کہ ہم لوگ سمجھتے ہیں پیاس کو بجھا دینا چاہئے تھا اور تری بھی دینی چاہئے تھی۔ لیکن اب صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ الکحال اس کے برخلاف عمل کرتا ہے۔ لیکن بعض لوگ خیال کرینگے کہ ضرور اس میں کچھ ہے۔ بعض لوگ پیتے ہیں تو موٹے ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ ذرہ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ آدمی جب بوڑھے ہونے لگتے ہیں۔ تو یا تو موٹے ہو جاتے ہیں یا دبلے۔ ہمارے جسم کا ظاہری تنزل یا موٹاپن میں ہے یا دبلاپن میں۔ بعضوں کا مزاج موٹا ہونے میں تنزل پکڑتا ہے اور بعضوں کا دبلا ہونے میں۔ پس جو ایک شخص شراب پینے میں موٹا ہونے لگتا ہے اور دوسرا دبلا تو دونوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زہر دونوں میں اثر کر رہی ہے اور دونوں قبر میں جانے کو تیار ہیں ؎

{شراب کے استعمال پر ایک قول فیصل} جو کچھ حالات اب تک شراب کے بارے میں معلوم ہو چکے ہیں۔ ان کی بنا پر اس کے ماننے سے چارہ نہیں کہ شراب کی خوبیاں بیان کرنے والوں نے نہایت سخت مبالغہ سے کام لیا ہے سر دست اس امر کا ثابت کرنا ممکن نہیں کہ شراب انسانی غذا کا کوئی لازمی حصہ ہے۔ اور اسی طرح یہ امر بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ شراب ایک ایسی شے ہے جو بالکل فوائد سے خالی اور خوبیوں سے معرا ہے۔ شراب میں کئی ایسے اوصاف ہیں کہ جو مرض میں بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کے زور پر یہ نتیجہ نکالنا کہ شراب حالت صحت میں بھی مفید ہے غلط اور قیاس مع الفارق ہے " شراب حالت

صحت میں ایک غیر ضروری اور مضر شے ہے۔ جس قدر لوگ آجکل اس کو صحت کی حالت میں استعمال کرتے ہیں اُن کی حالت سے سوائے اِس کے اور کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ شراب ایک نہایت مضر شے ہے۔ جو اس کی کسی قدر تعریف بھی کرتے ہیں وہ بھی میانہ روی اور اعتدال کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ براہ مہربانی بتلاویں کہ شراب اور اعتدال کبھی ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں؟

{مینوشی کا اثر اخلاق پر} جب قوائے عقلیہ بیکار ہو گئے تو پھر اخلاق پر جو صدمہ گزرے گا۔ وہ ہر ایک آدمی کے قیاس میں بآسانی آ سکتا ہے۔ جب عقل ہی کام نہ کرے تو نیک و بد میں تمیز کیا ہو سکیگی۔ ممکن ہے کہ اُس عالم بیعقلی اور بیخبری میں ہم سے کوئی نیک کام سرزد ہو جاوے۔ مگر ہم اُس کو خلق نہیں کر سکتے۔ وہ تو محض اتفاق کا نتیجہ ہوگا۔ صرف تحریک پر مبنی ہوگا۔ اُس میں ارادے اور نیت کا کوئی نام نہیں ہوگا جو سب سے مقدم امر ہے۔

شراب سے انسان کے جملہ جذبات فاضلہ پر اثر بد پڑتا ہے۔ جھوٹ بولنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ دھوکا دینا اور فریب کرنا کچھ زیادہ قبیح نہیں معلوم ہوتا غیرت محبت اور شرافت سب کو صدمہ پہنچتا ہے۔

{وصیت میخوار} ایک میخوار اپنی حالت کے مطابق جاتے وقت مفصلہ ذیل وصیت کرتا ہے:۔

میں اپنی قوم کے لئے معاش و معاد کی بہت بڑی مثال چھوڑ جاتا ہوں۔ میں اپنے والدین کے لئے رنج و الم کا بڑا بھاری ذخیرہ چھوڑ جاتا ہوں۔ میں اپنے بھائی بہن کے لئے مصیبت و تکلیف کا پہاڑ چھوڑ جاتا ہوں۔ میں اپنی بیوی کے سر شکستہ دلی۔ حرمان نصیبی اور بیوقت موت کا رونا چھوڑ جاتا ہوں۔ میں اپنے

بال بچوں کے واسطے غربت و افلاس - جہالت اور کمینہ پن کے علاوہ اس
امر کی یادداشت چھوڑ جاتا ہوں کہ اُن کا باپ پُورا شیطان تھا ؛

{آب زر سے لکھنے کی باتیں} شراب سانپ کی طرح کاٹتی اور بچھو کی طرح
ڈنگ مارتی ہے۔ (انجیل) ؛

یہ سب سے بُری چیز ہے۔ (وید) ؛

وہ عرق جو نشہ دیتا ہو۔ اور قوت ممیزہ کو خراب کرتا ہو نہ پیو۔ (قوانین بودھ) ؛

شراب اور قماربازی مکروہ ہیں کیونکہ یہ شیطان کی چال ہیں۔ (قرآن مجید) ؛

اُم الخبائث ہے۔ (خواجہ حافظ) ؛

لعنتِ جملہ لعنت است شراب۔ (سعدی) ؛

مذہب۔ اخلاق حمیدہ اور جملہ فوائد بنی نوع انسان کی دشمن ہے۔
(کیشب چندر سین) ؛

بدبختی مفلسی اور گناہ کا ماخذ شراب ہے۔ (خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ) ؛

شراب تمہاری جڑ اُکھیڑ لائے گی۔ (شنکراچارج) ؛

الکحل انسان کو تحت الثریٰ میں پہنچاتی ہے۔ (ڈاکٹر فنگر) ؛

نہ شراب پیو اور نہ کوئی ایسی بات کرو جس سے تمہارے بھائی کو نقصان
پہنچے۔ (خطوط بنام اہل روما) ؛

نبیذ ہی موت کی راہ ہے۔ (حدیث شریف) ؛

شراب کے لفظ کی ڈکشنری

ش :- شہوت پرستی۔ شیطنت پروازی۔ شر انگیزی پیدا کرتا ہے۔

اور شناسائی خدا اور شنودن احکام بید و شاستر و شرع محمدی وغیرہ سے غافل بنا دیتا ہے ؛

بشر جب شراب کو استعمال کرتا ہے تو پہلے اُس کی ر ب ا بیہوشی ۔ بیعزتی ۔ بے وقری ۔ بدمستی کو اپنا قائمقام بنا کر اڑنچھو ہو جاتی ہے اور اُسکی ہوش اور عقل کو کنج جہالت اور بیخوابی میں مقفل کر جاتی ہے ۔ پھر صرف لفظ شر باقی رہ جاتا ہے سو اس کے معنی ظاہر ہی ہیں ۔ بعد شر کے آفت آجاتی ہے ۔ ابھی شر اور آفت مل کر شرافت بن جانے کو ہوتی ہے کہ بائے محذوفہ پھر آ حاضر ہوتی ہے اور بدن میں سے انسان کی شرافت کو دھکیل کر نکال دیتی ہے ۔ پھر شر میں ایک و داخل ہو جاتی ہے اور لفظ شور بن جاتا ہے ۔ شش جہت عالم میں واویلا مچ جاتا ہے اور لوگ شرابی کے حال پر ہائے وائے پکارتے ہیں ۔ پھر معلوم نہیں جب ع

دور از شرافت بشری ہست خوئے شر

ہم کیوں اس فاحشہ رنڈی برانڈی وغیرہ سے مانوس ہوتے ہیں اور ایسے شریرانہ افعال کے مرتکب ؛

ر ۔ راہ نمائی کرتی ہے جملہ ناکردنی افعال کی طرف ؛

ذکر ہے کہ ایک زاہد پارسا سیر کرتے کرتے ایک باغ میں جانکلا ۔ اُس باغ کے چار دروازے تھے ۔ جب ایک دروازے پر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس دروازے پر نگہبانی کے لئے ایک سپاہی استادہ ہے ۔ زاہد نے اُس سے باغ کی سیر کی اجازت مانگی ۔ وہ سپاہی بولا کہ میرے آقا کا حکم ہے کہ جو شراب پی لیوے اُس کو اندر جانے کی اجازت دینی چاہئے ۔ شراب پیئے بغیر اندر جانا محالات سے ہے ۔ بھلا کجا وہ زاہد اور کجا شراب ۔ اُس کو تو شراب کے

نام سے کوسوں نفرت آتی تھی - وہاں سے فوراً واپس چلا آیا ؎

پھر دوسرے دروازے پر گیا - وہاں ایک قمار باز کھڑا تھا - اُس نے کہا کہ میرے ساتھ جوا کھیل لیجئے تو باغ کی گلگشت کر لیجئے - ورنہ اندر جانا خالہ جی کا گھر نہیں - زاہد وہاں سے بھی ناکام پھرا اور تیسرے دروازے پر گیا - وہاں ایک آدمی کلہاڑی لئے پہرہ دے رہا تھا - اور اُس نے زاہد سے کہا کہ وہ میرا رقیب کھڑا ہے اُسے کلہاڑی سے مار ڈال اور اتنا زر وسیم مجھ سے لے لے - اور باغ کی بھی سیر کر لے - زاہد وہاں سے بھی ناکام پھرا اور چوتھے دروازے پر گیا - وہاں ایک فاحشہ کھڑی تھی - اُس نے ناجائز فعل کے کئے بدون اندر جانے کے لئے دستوری بتائی - زاہد وہاں سے بعد حسرت و یاس واپس پھرا اور دل میں یہ سوچ کر کہ ان سب کاموں سے شراب پی لینا آسان معلوم ہوتا ہے وہیں چلنا چاہئے - پہلے دروازے پر گیا اور بادہ نوشی کی - جب نشہ میں چور ہو گیا تو جوا بھی کھیلا اور اُس عورت سے فعل شنیع بھی کیا - اور اُس مرد کے رقیب کو بھی مارا اور خود بھی ماخوذ ہو کر حاکم وقت کے حکم سے پھانسی پر چڑھایا گیا ؎

الف سے مراد ہے اندھا ہو جانے کی - غفلت کا پردہ آنکھوں پر پڑ جانے کے باعث سے ؎

ب - اشارہ ہے بربادی کا ؎

اکبر بادشاہ دہلی کے دستور العمل میں انشائے ابوالفضل کے دفتر اول میں حرفاً حرفاً درج ہے - یہ فقرہ عبرت کا موجود ہے "نہا ستے بیروی نکا مذکہ اثرے از شراب نباشد و خورندہ و فروشندہ وکشندۂ آں را باتفاق حاکم آں

چناں تنبیہ نماید کہ مردم عبرت گیرند۔ اگر کسے برائے حکمت و ہوش افزائی چوں دوا بکار برد تعرض احوال او نباید کرد" ؂

نظم

نشہ بندیوں سے چھڑایا الٰہی — یہ بگڑی ہوئی وے بنا یا الٰہی
کہاں تک پیئے جائینگے چرس وگانجہ — کریں گے یہ اُن کو گدا یا الٰہی
ہوا میکدے کی جو سر میں بھری ہے — مٹائے گی یہ نقش پا یا الٰہی
مٹا نقش دنیا سے تاڑی کا فوراً — یہ کرتی ہے بے دست و پا یا الٰہی
وہی پہلی بھارت ورش والی حالت — دکھا یا الٰہی دکھا یا الٰہی

دیگر

اے شعلہ رو شراب ترا روسیاہ ہو — جس کو لپٹ گئی ہے اُسی کو جلا دیا
جس کو شراب نوشی کا چسکا ذرا لگا — قطرہ سمجھ کے سارے ہی خُم کو اُڑا دیا
ہاضم سمجھ کے اِس کو کسی نے اگر پیا — معمولی کھانا پینا بھی اُس کا چھُڑا دیا
پیشاب سے مشابہ ہے صورت شراب کی — سیرت میں بھی ہے نجس یہ حق نے بتا دیا
چاہت سے لوگ پیتے ہیں اِس نامراد کو — پھر کہتے ہیں کہ اِس نے تو بیخود بنا دیا
ورنہ ہمارے منہ سے کبھی گالیاں سُنے — وہ تنگ ظرف ہوگا کہ سب کچھ بنا دیا
اے کُشتہ دیکھ دختر رز کے نہ پاس جا — بہتوں کو اس نے موت کا پیالہ پلا دیا

دیگر

نشہ مت پینا ذرہ دل میں سمجھ کر دیکھنا — یاد رکھنا بھول مت جانا برادر دیکھنا
دیکھنا ایسا نہ ہو جو ہو کہیں خانہ خراب — ایسی کم فہمی سے بربادی ہے اکثر دیکھنا

گندگی نالی ہیں سو گر پڑتی کہیں ٹوپی کہیں — سے پرستوں کا ذرا یہ حال ابتر دیکھنا
اور کچھ گر دیکھنا چاہو مدک خانے چلو — بند آنکھیں سب کی ہیں ہاتھوں پہ ہے سر دیکھنا
چنڈو بازوں کو ذرہ دیکھو کہ ہیں اُلو بیٹھے — نل لگاکر شمع سے پیتے ہیں فرفر دیکھنا
ہائے ری افیون تجھ بن ناک میں دم آگیا — سوکھ کر تن ہوگیا کانٹا یہ جوہر دیکھنا
پوست کے پینے سے باقی استخواں اور پوست ہے — بیٹھ کر ملنا پینک میں قے جہر جہر دیکھنا
بھنگ کا یہ رنگ ہے بند ھنگ کر دیتا ہے آہ — جب ترنگ چڑھ جائیگی وحشت کی سر پر دیکھنا
دم کشی گانجہ چرس کی توبہ استغفار ہے — ناک سے نکلے دھواں اور منہ سے جگر دیکھنا
مسکراتوں سے بچو کہنا ہمارا مان لو — ورنہ پچھتاؤگے تم اک روز آخر دیکھنا
نشہ بازو دیکھ لو یاں خلق میں بدنام ہو — بعد مرنے کے ہے واں بھی روز محشر دیکھنا
جبکہ پوچھا جائیگا احوال مدہوشی وہاں — بند ہو جاؤگے تم سارے سراسر دیکھنا
کرکری ہو جائیگی نشہ ہرن ہو جائیگا — آپ کھل جائیگی واں ہوتی ہے کیونکر دیکھنا

دیگر

ہو انساں ہوش میں اپنی جو چاہو پوچھ لو اُس سے
پتہ پتال کا، دریا کا، دشت و کوہ کا، بن کا
نشہ بے ہوش کر دیتا ہے جب انسان کو غافل
خبر جاں کی نہیں رہتی خیال اُس کو نہیں تن کا
خماری جب چڑھی سر پہ رہی سُدھ بُدھ نہ کچھ باقی
نشے نے پھونک کر لنکا مٹایا نام راون کا
خیال صوفیانہ تھا نشوں سے یہ مبّرا تھے
اسی باعث گڑا لنکا میں جھنڈا رام و لچھمن کا
نشہ ہے بے حیا اس بے حیا کا منہ لگانا کیا

بڑے افسوس کی جا ہے چڑھانا سرپہ دشمن کا
مسافر ساکنان دہر کو یہ لوٹ لیتا ہے
اُچکاپے خودی کرکے کرے ہے کام رہزن کا
لڑائی۔ بے حیائی۔ جو خرابی ہے اسی سے ہے
یہ ہے شیطان کا بچہ زہر ہے سانپ کے فن کا
خدا کے واسطے سوچو ذرا دل میں تو اے یارو
مٹا کر آبرو اپنی لٹا نا مُفت میں دھن کا
قیافے سے غنی ہر ایک کو پہچان لیتا ہے
وہ یہ سب جان لیتا ہے جو اس کے بھید ہو من کا

دیگر

ہر نشے سے کریار توبہ — توبہ توبہ ہزار بار توبہ
لینا کبھی مسکرات کا نام — کہنا دل سے پروردگار توبہ

تمباکو

یہ ایک عالمگیر آفت ہے جس سے کوئی ناواقف نہیں۔ جاہل و وحشی اقوام سے لے کر مہذب سے مہذب ملکوں میں اس کا رواج بڑی افراط کے ساتھ موجود ہے۔ کہیں اس کو بذریعہ حقّہ کے کشید کیا جاتا ہے۔ کہیں اس کی نسوار بنائی جاتی ہے۔ کہیں اس کو کھایا جاتا ہے۔ کہیں اس کے چرٹ۔ سیگار بنا کے جلاتے ہیں۔ کہیں اس میں طرح طرح کے مصالحات ملا کر اس کو خمیر دیا جاتا ہے۔ جن

لوگوں نے اس کا پینا نامناسب یا مکروہ خیال کیا۔ انہوں نے اُسے نسوار کی صورت میں استعمال کرنا شروع کیا۔ جو ان دونوں صورتوں کے مخالف نکلے انہوں نے کھانا بھی شروع کر دیا۔ کسی ظریف نے تمباکو کے ذکر میں کہا تھا۔ کہ یہ ایک ایسی بوٹی ہے کہ کوئی اس سے بچا نہیں۔ عاشق پیتے ہیں۔ معشوق کھاتے ہیں اور سینکڑوں کے ناک میں دیا جاتا ہے۔ اور سچ بھی یہی ہے کہ کوئی گروہ۔ کوئی طائفہ آدمیوں کا اس کے اثر سے بچا ہوا نہیں۔

رواج نے۔ یا فیشن نے گو اس کو اب ایسا قبولیت عام کا درجہ دے دیا ہے مگر سدا سے ایسا حال چلا نہیں آیا۔ شروع شروع میں جس ملک میں یہ بوٹی گئی۔ اور جہاں جہاں اس کا استعمال شروع ہوا۔ لوگوں نے اسے نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ دنیا میں انسانی کمزوری کا نمونہ دکھانے کو تمباکو بھی ایک عجیب مثال ہے۔ کہ نہ یہ ہماری زندگی کا جزو لازمی ہے۔ نہ ہماری غذا کا کوئی ضروری حصہ ہے۔ نہ ہمیں اس کی کسی طرح سے ضرورت یا حاجت ہے۔ مگر پھر بھی ہم نے کسی محبت سے کسی اطاعت سے اسے قبول کیا اور کسی وفاداری سے اس کا ساتھ دیا ہے۔ کہ اس کو اپنے اوپر ناحق کو فرض ٹھہرالیا اور جیتے جی کا ایک شغل بنا لیا۔ ع

آنچہ نا درکار در رایم گشتہ درکار نیست

تواریخ تمباکو۔ یہ بدبخت بوٹی کچھ بہت زمانہ نہیں کہ نہایت گمنام حالت میں تھی۔ جزائر ویسٹ انڈیز (مغربی ہند) میں بے قدر۔ ذلیل اور خودرو تھی۔ پندرھویں صدی میں کلمبس نے اندلس یا سپین سے جہاز پر ایک بڑا لمبا سفر کر کے جزائر مذکور کو دریافت کیا۔

تو فلوس نامی گھاس کے مشابہ ہیں اس کی تمذیب چمک گئی۔ جس نے اپنے ملک اندلس میں ترقی دی جس سے رواج ہو گیا۔ وہاں سے ہمسائگی کے

پرتگال میں رائج ہوا۔ ۱۵۶۰ء میں جان نیکوٹ نامی فرانسیسی سفیر نے کیتھرائن ڈی منڈسی کو پرتگال سے بیج روانہ کیا۔ وہاں سولھویں صدی کے اخیر تک اس کا استعمال خوب بڑھا۔ ۱۵۸۶ء میں سر والٹر ریلیک نے مقام ورجینیا سے تخم انگلستان بھیجے اور تیس برس کے عرصے میں سب لوگوں نے دودکشی اختیار کی۔ چونکہ انگریزوں اور فرانسیسیوں سے پہلے پرتگالیوں کا رسوخ ہندوستان میں قائم ہو چکا تھا اُنہوں نے ہندوستان میں بھی رواج دیا۔ بعض کہتے ہیں انگریزوں نے امریکہ سے لاکر اس تمباکو کے بد اثر کو ہندوستان میں پھیلایا ؎

ایک ڈاکٹر نے اپنے تجربے سے ثابت کیا ہے کہ حقہ نوش کی عمر ۵ فی صدی گھٹ جاتی ہے ؎

{بعض کا قول ہے} کہ ٹمپر ایک مشہور سیاح چودھویں صدی عیسوی میں ہوا ہے۔ یہ شخص نہایت اولوالعزم تھا۔ اس کے دل میں خیال تھا کہ ہندوستان کو دریافت کرے۔ کیونکہ اس کے زمانے میں ان لوگوں کو وہم تھا کہ ہندوستان میں دودھ کے دریا ہیں۔ کسی کا خیال تھا کہ سونے کی زمین ہے۔ جواہرات کے درخت ہیں اور اُن پر سونے کی چڑیاں چہچہاتی ہیں۔ ٹمپر کی عمدہ تجاویز اور عالی ہمتی کو دیکھ کر کسی طرح کی مدد دی۔ اور اس نے توکل بخدا سمندر کا سفر شروع کیا۔ جہاز رانی کرتا کرتا ۱۴۹۲ء میں بجائے ہندوستان کے امریکہ میں جس کو نئی دنیا کہتے ہیں جا پہنچا۔ اور وہاں سے ایک اور سمندر کی سیر کرتے کرتے جزیرہ دیلے کے قریب جا ٹھہرا۔ چنانچہ اس نے دو آدمیوں کو اس سرزمین کی تلاش کے لئے بھیجا کہ جو جو عجائبات ہوں دریافت کریں اور اُن کے نمونے ساتھ لیتے آویں۔ اُنہوں نے واپس آکر علاوہ اور بہت سی نئی باتوں کے یہ بھی بیان کیا کہ اکثر وحشی اقوام باشندے اس جزیرے کے ایک قسم کے پتے لپیٹے ہوئے کو ایک سرے پر آگ لگا کر دوسرے

منہ میں لے کر پیتے ہیں۔ یہ سُن کر ان کو مکرر بھیجا گیا کہ وہ بوٹی لائیں اور ویسا ہی اُس کو پی کر بتلائیں۔ بعد از تجربہ بطور نمونہ وہ بوٹی (تمباکو) ساتھ لے آئے۔ یورپ میں اس کا چرچا نفرت کے ساتھ ہوا۔ آخر ہوتے ہوتے عام ہو گئی۔ اور وہاں سے ایشیا وغیرہ میں بھی استعمال شروع ہو گیا ؛

{حکیم میر مومن کی تحقیقات} حکیم میر مومن اپنی کتاب تحفۃ المومنین میں لکھتا ہے کہ حضرت بقراط کے زمانے میں ایک قسم کی بوٹی جس کو فلومی کہتے ہیں اس غرض سے بکثرت بوئی جاتی تھی کہ ہوائے فاسدہ کی اصلاح ہو۔ اور عوام اوقات وبا سے محفوظ رہیں۔ اس بوٹی کی چار قسمیں تھیں۔ اور ہر ایک قسم تمباکو سے مشابہت رکھتی ہے۔ غالباً اس بوٹی کے فوائد کے لحاظ سے تمباکو کا رواج ہر ملک میں ہوا تو کچھ تعجب نہیں کہ ملک ایران میں شاہ عباس ثانی کے وقت تمباکو کا عروج ہوا اور ہندوستان میں اوائل عہد جہانگیر میں گھر گھر چرچا پھیلا۔ بعض کا قول ہے کہ پرتگال والوں کے ذریعہ تمام دنیا میں پھیلا ؛

{تمباکو کے استعمال کی ابتدائی مخالفت} پہلے پہل یورپ اور ایشیا دونوں میں تمباکو کے استعمال کی بہت مخالفت کی گئی تھی۔ ریلے نے تمباکو انگلستان کی ملکہ الزبتھ کو نذر دیا جس کے پینے سے یہ بیمار ہو گئی تھی اور جس کا اُس نے کاونٹس آف نوٹنگھم سے بدلا لیا تھا۔ لیکن اس پر بھی اُس کی تسلی نہوئی اور اُس نے اِس کے استعمال کا امتناعی حکم دے دیا۔ چنانچہ اپنے زمانہ میں اُس نے اس کو ایک بد اخلاقی پیدا کرنے والا عیب لکھا۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ یہ تمباکو اُس کی رعایا کو وحشی بنا دیگا ؛

اس کے بعد جیمس اوّل نے ایک کتاب تمباکو کے برخلاف لکھی۔ اور اس میں لکھا کہ تمباکو دیکھنے میں نفرت انگیز ہے۔ ناک اس سے بیزار رہتی ہے دماغ کے

واسطے یہ مُضر ہے۔ شُش کے واسطے خوفناک ہے اور اس کا خوفناک دھواں قریب قریب دوزخ کے دھوئیں کے برابر ہے ؞

اُس وقت ہر ایک شخص کا خیال تھا کہ اس کتاب سے تمباکو کا استعمال انگلستان میں بند ہو جائیگا۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ پوپ اربن ہشتم نے ایک فرمان جاری کیا کہ جو کوئی تمباکو پیئے گا وہ مذہب سے خارج کیا جائیگا۔ فرمانروائے ترکی نے بھی سنہ ۱۶۲۵ء میں حکم دیا کہ اگر کوئی تمباکو پیئے گا تو جان سے مارا جائیگا۔ بعض اوقات قسطنطنیہ میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر کوئی شخص پائپ پیتا ہوا پایا جاتا تھا تو وہ پائپ اُس کے ناک میں چھیدا جاتا تھا۔ اور پھر اس طرح تمام شہر میں وہ تشہیر کیا جاتا تھا۔ ماسکو کے گرینڈ ڈیوک نے حکم دیا تھا کہ پہلی مرتبہ جو تمباکو پیتا پکڑا جائیگا تو جسمانی سزا دی جائیگی۔ اور اگر دوسری مرتبہ گرفتار ہوگا تو جان سے مارا جائیگا۔ اِسی طرح شاہ ایران نے تمباکو کی اشاعت کے برخلاف اپنے ملک میں فرمان جاری کر دیا تھا۔ بعض مقامات میں جو تمباکو پیتے ملتے تھے اُن کی ناک کاٹ ڈالی جاتی تھی۔ اور ابھی چند سال ہی گزرے ہونگے کہ شاہ جان فرمانروائے حبش نے حکم دیا ہے کہ اُن کی رعایا میں سے اگر کوئی شخص نسوار لیتا ہوا پکڑا جائیگا تو اُس کی ناک کاٹی جائیگی اور اگر تمباکو پیتا ہوا یا کھاتا ہوا پکڑا جائیگا تو گردن مار دیجائیگی ؞

تمباکو کے استعمال کے وجوہات کی تحقیق ؞

اِس کے استعمال کی تحقیق کے واسطے ہم کو کچھ محنت نہ اٹھانی پڑیگی۔ جن لوگوں نے اس کے اثر انسان پر دیکھے ہیں۔ وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر تھوڑا تھوڑا اس کو استعمال کیا جاوے تو اس سے بیکاری کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر زیادہ استعمال کیا جائے تو اِس سے سر کو چکر آتے ہیں۔ استفراغ اور انجام کار موت لاحق ہوتی ہے۔ جس وقت افکار و رنج و الم سے ہم کو فراغت ملتی ہے تو ہم اِس کو عین غنیمت سمجھتے ہیں۔

ذمہ داری ایک بوجھ ہے اور ہم اس سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ اس ذمہ داری سے آزاد ہونے کے دو ذرائع ہیں۔ ایک ذریعہ اور اصلی اور سچا ذریعہ یہ ہے کہ ہم اس کو سرانجام کر کے اس سے سبکدوشی حاصل کرلیں۔ اور دوسرا یہ ہے کہ وہ حواس جن سے ذمہ داری کا خیال پیدا ہوتا ہے دور کر دئے جائیں۔ اور اس کا سرانجام نارکوٹک سے ہو سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر روز ہم کو اس عرصہ زندگی میں فرائض اور ذمہ واریاں پیش آتی ہیں۔ اگر ہم ان کو سرانجام کردیں تو طمانیت حاصل ہوتی ہے لیکن اگر نہ سرانجام کریں تو بھی ہم ان سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ اور تمباکو میں یہ ایک خاص صفت ہے کہ یہ حواس کو مسدود کر دیتا ہے۔ ایک مشہور مصنف اس مضمون پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ایک شخص کو میں اچھی طرح جانتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے تمام مویشی مر گئے۔ اس کو بہت رنج ہوا۔ مگر جب اس نے ایک دو کش چرٹ کے کھینچے اس کے چہرے سے تمام ملالات فکر و غم دور ہو گئیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ یہ ایک عرصے سے اسی طرح تمباکو پینے کا عادی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد میرے سامنے کئی ایک اس کے نقصان ہوئے مگر یہ ذرہ بھی دل پہ میل نہ لایا اور نہ ان کے پورا کرنے کا اس نے کبھی ارادہ کیا اور نہ کوشش کی"۔

تمباکو پی کر انسان کو مطلق اپنے فرض کا خیال نہیں رہتا۔ شراب کا جس طرح عجیب اثر پڑتا ہے اسی طرح تمباکو کا بھی ایک عجیب اثر پڑتا ہے۔ شراب پی کر انسان میں تکبر اور شجاعت کا خیال پیدا ہوتا ہے لیکن تمباکو کا استعمال اس کے برخلاف ہوتا ہے۔ تمباکو پی کر آدمی نہایت حلیم اور چپ چاپ خاموش ہو جاتا ہے۔ یہ بس بیٹھے بیٹھے زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے تمباکو نوش ہرگز اس کام کے قابل نہیں رہتا جس میں فوری چستی و چالاکی اور بہادری کی ضرورت ہو۔

یہ تمباکو ہی تھا جس کا اثر جزائر غرب الہند کے باشندوں پر سخت خراب اور بد پڑا تھا۔ کلمبس کے وہاں پہنچنے سے ایک عرصہ دراز پیشتر سے تمام تمام دن صبح سے شام تک بیٹھے بیٹھے تمباکو پیتے رہتے تھے۔ ہم یہاں پر مناسب سمجھتے ہیں کہ ایک مورخ کے الفاظ بعینہ نقل کریں جس نے اُن کی تصویر کھینچی ہے۔

"۱۴۹۲ء میں جزیرہ کیوبا کے کنارے پر جہاز لنگر ڈالے کھڑا تھا کہ کلمبس نے دو شخص کنارے پر گشت لگانے کو بھیجے۔ اُنہوں نے جو حالات واپس آکر بیان کیے اُن میں یہ بھی بیان کیا کہ اُنہوں نے مادر زاد ننگے وحشیوں کو دیکھا تھا جنہوں نے تمباکو کے پتے بٹ کر ایک طرف اُن میں آگ لگائی ہوئی تھی اور دوسری طرف سے دھواں پی رہے تھے"۔

خواہ تمباکو پیا جائے۔ خواہ نسوار لیجائے اور خواہ کھائی جائے۔ ایک عجیب طرح کی زنیتگی دل پر پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگ تمباکو کا عرق نکال کر پیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ شاہ عباس والئی ایران کی عملداری میں یہ رسم اِس قدر ترقی پکڑ گئی تھی کہ شاہ نے اِس کے برخلاف نہایت سخت حکم صادر فرمایا تھا۔ لیکن لوگ کمبخت اِس کے ایسے عادی ہو گئے تھے کہ وہ شہر چھوڑ کر پہاڑوں کو بھاگ گئے۔ مگر اس مہلک عادت کو ہاتھ سے نہ دیا۔

غرض تمباکو کے استعمال کی اصل وجہ یہ ہے کہ پینے والے پر ایک قسم کی بیخودی کا اثر طاری ہو جاتا ہے۔ جو کچھ خطرہ ہو اُس سے بیخبر ہو جاتا ہے اور گویا تمباکو نوشی کے بہشت میں جا کر آباد ہو جاتا ہے۔

[تمباکو کے استعمال کے بارے میں زعماؤں اور فاضلوں کی شہادتیں]

مسٹر آلبرٹ کسن لکھتے ہیں کہ تمباکو حافظے کو سخت خراب کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر گورگاس لکھتے ہیں کہ تمباکو توجہ کو یکجا جمع نہیں ہونے دیتی۔ اناپولس کے بحری مدرسے میں

تمباکو پینے کی سخت ممانعت ہے۔ جو لوگ نقشہ کشی کرتے ہیں اُن کو تمباکو کا بد اثر آنکھوں اور ہاتھوں پر بہت جلد معلوم ہو جاتا ہے۔ نشانہ بازی میں بھی اس کے بد اثروں کی جو نظر پر پڑتے ہیں تصدیق ہوئی ہے ؂

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے بحری سکول میں جو اثر تمباکو کے پڑے ہیں وہ رپورٹ میں حسب ذیل مندرج ہیں:۔

"اعضاء و قوے کی کمزوری۔ ہاضمہ میں فرق۔ اعصاب پر بد اثر پڑنا۔ سر درد۔ خیالات کی پریشانی۔ حافظے کا نقصان۔ توجہ میں خلل کا واقع ہونا۔ قلت گرسنگی۔ بدہضمی۔ اختلاج قلب۔ رعشہ۔ بے چینی کی نیند اور دماغ میں گھبراہٹ کا پیدا ہونا" ؂

آخر میں رپورٹ کے لکھا ہے:۔

"اور ان تمام مذکورہ بالا اثروں میں ہر ایک تعلیم میں حارج ہوئے اور اسکو بالکل روک دینے کے قابل ہے" ؂

لہٰذا نتیجہ اس رپورٹ کا یہ ہوا ہے کہ بورڈ نے قطعی حکم تمباکو کے استعمال کے برخلاف صادر کر دیا ہے ؂

اکس سیٹ ڈوٹی نے یونیورسٹی آف وسکنسن (امریکہ) میں گریجویٹس کے سامنے تقریر کرتے وقت ذیل کے الفاظ استعمال کئے تھے:۔

"مجھ کو اچھی طرح یقین ہے کہ دماغی قوت۔ محنت اور برداشت کی طاقت تمباکو کے استعمال سے انسان میں ۵۰ فی صدی کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کا خراب اثر کام کرنے کی قوت بدن سے زائل کر دیتا ہے" ؂

پچھلے سال شکاگو (امریکہ) کے ایک پرچے میں دیکھنے میں آیا تھا کہ پروفیسر ڈاکٹر واسٹ نے ایک اعلان پنسلوینیا میں تمباکو کے استعمال کے برخلاف نہایت مدلل اور محققانہ وجوہات کی بناء پر شائع کیا تھا۔ اور اس میں ایک جگہ لکھا تھا کہ

"بغور و خوض تحقیق سے ثابت ہو گیا ہے کہ تمباکو طالبعلموں کی صحت کے واسطے بہت مُضر ہے اور اُن کی تعلیم میں سخت ہرج ڈالتا ہے"۔

وِلیمس کالج کے متوفی پریزیڈنٹ نے ایک ڈگری یافتہ جماعت کو مخاطب کر کے ایک مرتبہ کہا:۔

"یاد رکھو کہ تمباکو کے استعمال کا دماغ پر وہ بد اثر پڑتا ہے کہ ہم اُس کو تصوّر میں بھی نہیں لا سکتے۔ گو انسان عدم واقفیت میں اِس کو استعمال کرے مگر ذرا سا بھی غور سے فوراً یقین ہو جائیگا کہ یہ سراسر نقصان دہی ہے۔ مجھ کو ایسی کثرت سے مثالیں معلوم ہیں کہ بڑے بڑے زبردست آدمی اِس کے استعمال کرنے سے خاک میں مل گئے ہیں۔ بعض تو زندگی ہی میں نیم درگور ہو گئے۔ اور بعض نے قبل از وقت ہی دنیا کو خیرباد کہی۔ لہذا میں تم کو بمنت نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگ جو گورنمنٹ اور مُلک کے خادم بننے والے ہو۔ ہرگز اِس آتشی سانپ کو کبھی بھول کر بھی ہاتھ نہ لگانا"۔

امریکہ کے بعض اخبارات سے ایک مرتبہ معلوم ہوا تھا کہ کارنل یونیورسٹی کے طلبہ نے یکلخت اِس کا استعمال ترک کر دیا۔

امریکہ کے اوبرلن کالج میں کسی طالبعلم کو تمباکو پینے کی اجازت نہیں ہے اور علاوہ اِس کے مغربی سرزمین کے بہت سے کالجوں کی مثالیں ہم کو معلوم ہیں۔ جن میں تمباکو کے استعمال کی قطعی ممانعت ہے۔ یا خود طلبا اپنے لائق پروفیسروں کے حسب ہدایت بالکل اِس کے نزدیک بھی نہیں جاتے۔ لیکن مجھ کو شک ہے کہ آیا ہمارے ملک میں بھی کوئی کالج ایسا ہے جہاں اس قضا کی قاعدہ کو بار نہیں ہے؟ اِس امر کے ثبوت کے واسطے کہ تمباکو تعلیم میں سخت ہرج ہے۔ یہ بیان کر دینا کافی ہے امریکہ کے "اولڈ ہاروڈ" کے انعامات میں

جن کو کامیابی ہوئی ہے ان میں ۵۰ سال سے ایک تمباکو پینے والے کا نام بھی نہیں ملتا ؎

ایک نہایت لائق پروفیسر کا قول ہے: ”میں نے جس قدر عرصہ کالج میں تعلیم دی ہے اس میں مجھ کو یہ تجربہ ہوگیا ہے کہ میں فی الفور طالب العلم کی شکل سے پہچان لیتا ہوں کہ یہ تمباکو پیتا ہے“ ؎

۱۸۶۲ء میں فرانس میں جب نپولین ثالث کو معلوم ہوا کہ تمباکو سے جس قدر محاصل میں زیادتی ہوئی تھی اسی قدر رعشہ اور جنون کو ترقی ہوگئی تھی۔ تو اس نے حکم دیا کہ سکولوں اور کالجوں کا امتحان کیا جائے۔ اور معلوم ہوا کہ جو تمباکو پیتے تھے ان کے اخلاق اور لیاقت ان طلبار سے بہت ہی کم تھی جو اس کا استعمال نہ کرتے تھے۔ چنانچہ اس نے ایک حکم صادر کیا کہ تمام ملک کے مدارس میں تمباکو کی ممانعت ہوجائے ؎

لیکن جب فرانس میں انقلاب ہوا تو اس حکم کی قید اٹھ گئی۔ مگر جب جمہوری سلطنت قائم ہوئی۔ اور پروفیسروں کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ جو طلبار تمباکو استعمال کرتے تھے ان کی لیاقت اور قابلیت ان طلبا سے بہت ہی کم تھی جو اس سے پرہیز کرتے تھے۔ تو وزرائے مجلس شوریٰ نے حکم نافذ کیا کہ تمام مدرسوں اور کالجوں میں تمباکو پینے کی ممانعت کر دیجائے۔ کیونکہ اس کا اثر جسمانی اور دماغی تکمیل کے واسطے بہت ہی مضر تھا۔ فرانس کے اطبائے حاذق اور بڑے بڑے فاضل تجربہ کار ڈاکٹر اس امر پر متفق ہیں کہ تمباکو کا اثر اخلاق اور ذہن دونوں کے واسطے سخت ضرر رساں ہے۔ اور ان کو عین الیقین ہے کہ اس سے ہزارہا امراض کے بیج گویا انسان کے بدن میں بوئے جاتے ہیں ؎

پیرس کے مدرسہ طبی کی رپورٹ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جس قدر

تمباکو نوشی میں ترقی ہوئی ہے آہی تعداعصابی امراض بڑھتے جاتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر لزرس نے ان خوفناک امراض کی ایک طول طویل فہرست بنائی ہے اور آخر میں یہ لکھتے ہیں:-

"نہایت رنج و افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کی بدولت ہزارہا ہونہار نوجوان اوائل عمری ہی میں کمزور اور نکمے ہوتے جاتے ہیں۔"

تمباکو فادر المزاجی کے واسطے مضر ہے } ایک لائق مصنف مسٹر ہنٹ اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں:-

"میں سال کی عمر تک میں سمجھتا تھا کہ تمباکو کا استعمال کرنا سراسر بیہودگی ہے۔ اور جو لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں اگر وہ چاہیں تو فوراً اسے چھوڑ سکتے ہیں۔ لیکن مجھ کو سخت حیرت ہوئی جب کچھ عرصہ بعد ایک شخص کی زبانی جو تمباکو پیتا تھا میں نے سنا کہ اس کے واسطے تمباکو کا چھوڑنا ایسا ہی مشکل تھا جیسے اپنی خوراک کا۔ اس کے چند یوم بعد میں واشنگٹن کے لکچر ہال میں منع منشیات پر لکچر سننے جا رہا تھا کہ جوں ہی میں گھر سے نکل کر سڑک پر پہنچا ایک شخص مجھ کو ملا۔ یہ شخص بھی لکچر سننے جا رہا تھا اور اس واسطے قدرتی طور پر ہم میں باہم منشیات پر گفتگو ہونے لگی۔ جس کے اثنا میں اس نے بیان کیا کہ یہ پہلے بہت شرابخور تھا۔ مگر اب اس نے شراب چھوڑ دی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آیا اس کو شراب چھوڑنے میں کچھ دقت معلوم ہوئی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ بیشک دقت تو ہوئی تھی مگر تمباکو سے کم۔ کیونکہ گو میں نے شراب چھوڑ دی ہے مگر تمباکو نہیں چھوڑ سکتا۔ اور یہی پہلا موقعہ تھا کہ مجھ کو اچھی طرح معلوم ہوا کہ کس قدر تمباکو انسان کے دل و دماغ پر حاوی ہو جاتی ہے۔ میں نے ہزاروں آدمیوں کے نام دیکھے ہیں جو بڑے سخت شرابی تھے مگر جنہوں نے قسم کھا کر شراب کے پینے سے عہد کیا تھا۔

اور پھر کبھی ہاتھ بھی اس کو نہ لگایا تھا۔ لیکن مجھ کو اب تک کوئی شخص ایسا نہ ملا۔ جس نے اپنی اس زبردست تمباکو پینے کی عادت کو ترک کر دیا ہو۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ بجائے تمباکو سے پرہیز کرنے کے بیشمار لوگ اس میں دن بدن پھنستے جاتے ہیں"۔

امریکہ کے ایک ڈاکٹر کا تذکرہ دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ تمباکو کا سخت عادی تھا۔ یہ جانتا تھا کہ یہ سخت مضر ہے۔ لیکن اس کو ترک نہ کر سکتا تھا۔ بارہا ایسا ہوتا کہ یہ جھلا کر اور غصے میں آ کر اپنی تمباکو کی ڈبیہ زور سے جہاں تک دور ہو سکتا پھینک دیتا۔ مگر صبح کو اٹھ کر پھر تلاش کیا کرتا۔ چنانچہ اسی طرح ایک روز (جیسا کہ خود اس نے اکثر اپنے دوستوں سے بیان کیا ہے) یہ کئی میل تک پیدل چلا۔ جب شام کو مکان پر پہنچا تو اس کو اپنے تمباکو کا خیال آیا۔ مگر ساتھ ہی اپنی اس قابل اعتراض حرکت پر بھی بہت افسوس ہوا۔ اس نے اپنے آپ کو نہایت نادم و پشیمان پایا۔ اور تمباکو کی ڈبیہ لے کر اور اس میں سے تمباکو نکال کر چولھے میں ڈال دی۔ مگر صبح کو جوں ہی بیدار ہوا سیدھا بازار بھاگا ہوا گیا اور تمباکو خرید کر لایا۔ اس کا قول تھا کہ انسان میں تو اتنی طاقت نہیں ہے کہ تمباکو کا استعمال ترک کر دے۔

مگر یہ درست نہیں۔ ہم ایک امیر زادے کا ذکر خود اس کی تحریر سے بلفظہ نقل کرتے ہیں:۔

"جب میری شادی ہوئی تو میری عورت نے جو نہایت ہی حسین اور مجھ کو بہت ہی پیاری تھی۔ مجھ سے تمباکو چھوڑنے پر اصرار کیا۔ میں نے اس سے وعدہ کیا اور تمباکو کے استعمال کو قطعی ترک کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ۴۸ گھنٹے تو خیر سے گزر گئے اور کچھ نہ معلوم ہوا۔ مگر اس کے بعد پھر وہ حالت ہوئی کہ الاماں!

سر کو چکر آنے لگے۔ آنکھیں گھومنے لگیں۔ سر میں درد ہونے لگا۔ کوئی چیز بھی بھلی نہ معلوم ہوتی۔ نہ کسی کام پر دل لگتا۔ نہ کسی چیز کا مزہ آتا۔ مگر باوجود اسکے میں نے مطلق تمباکو کا خیال نہ کیا۔ میں نے دل میں ٹھان لی کہ خواہ مرجاؤں مگر تمباکو کو پھر ہاتھ نہ لگاؤنگا۔ چنانچہ اس استقلال کا یہ نتیجہ ہوا کہ تین مہینے بعد تمام تکلیف جاتی رہی اور میں اس دیو اجل کے پنجے سے رہائی پائی ۔

{طبیعت اور تمباکو} طبیعت پر تمباکو کا ایک عجیب اثر پڑتا ہے۔ جس شخص نے کبھی تمباکو استعمال نہ کی ہو۔ اُس سے پوچھو کہ اس کا دھواں کیسا معلوم ہوتا ہے۔ وہ فوراً جھجک پڑیگا۔ اُس کے رونگٹے کھڑے ہو جائینگے اور غالباً بیمار ہو جائیگا۔ چنانچہ یہی حال ملکہ الیزبیتھ کا ہوا تھا کہ سر والٹر ریلے نے جب اُس کو تمباکو پینے کی ترغیب دی تو اُس نے ابھی ایک دو ہی کش کھینچے تھے۔ کہ یہ فوراً بیمار ہو گئی اور اسی وجہ سے اس نے اس کی ممانعت کر دی ۔

تمباکو کا دھواں یا بدبو سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ طبیعت اِس سے گھٹنے لگتی ہے۔ اور جس چیز تک یہ پہنچ جائے اُسے داغدار کر دیتی ہے۔ اور جب تک یہ انسان کے رگ و ریشے میں حلول نہ کرے ہرگز خوشگوار نہیں سمجھی جاتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ وُہی لوگ اِس کے مداح اور ثنا خوان ہیں جن کی قوت شامہ اور طبیعت اِس کی عادی ہو گئی ہے۔ اور اُنہیں کو یہ زہر کا گھونٹ پسند ہے ۔

انگلستان کے ایک شہر میں ایک لیڈی رہتی تھی۔ اُس کے مکان میں چند ایک کمرے کرایہ داروں کے پاس تھے۔ لیکن یہ اُس کرایہ دار کو ہرگز نہ رکھتی جو تمباکو استعمال کیا کرتا۔ اور اسی واسطے اُس نے سخت ممانعت کر دی تھی کہ کوئی شخص اُس کے مکان میں تمباکو نہ استعمال کرے ۔

لیکن اتفاقاً ایک روز جب یہ مکان میں آئی تو اس کو تمباکو کی بدبو آئی جس سے

یہ فوراً بیمار ہوگئی۔ اس نے تحقیقات کرنا شروع کی کہ کس طرح تمباکو کی بو اسکے مکان میں آئی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ درزی کے یہاں سے ایک کپڑا تیار ہوکر آیا تھا۔ جس میں تمباکو کی بو بس گئی تھی ؛

اسی طرح امریکہ میں ایک شخص رہتا تھا جو تمباکو کا بہت ہی عادی تھا۔ جب اس کی شادی ہوئی تو اس کی عورت اس کی بدبو سے سخت بیمار ہوگئی۔ اس نے ڈاکٹر کو بلوایا۔ جس نے مریضہ کو دیکھ کر کہا کہ بیماری کی تمام علامتیں تمباکو کے زہر کی تھیں۔ اسپر خاوند کو بہت ہی افسوس ہوا۔ اس نے فوراً تمباکو چھوڑ دی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی عورت کو بہت جلد صحت ہوگئی ؛

امریکہ کا ایک مشہور ڈاکٹر لکھتا ہے:۔

"میں ایک مرتبہ اپنے ایک دوست کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ ہم کو راستے میں رات آپڑی۔ لہٰذا ہم ایک مسافر خانے میں ٹھہر گئے۔ یہاں بکثرت آدمی بیٹھے تھے۔ مگر قریباً سب تمباکو پی رہے تھے۔ جس کا دھواں تمام کمرے میں بھرا ہوا تھا۔ میرا دوست یہاں سخت گھبرایا۔ اس کا دل متلانے لگا اور تمام رات سخت بے چینی اور تکلیف رہی" ؛

اسی طرح امریکہ میں ایک سکول ماسٹر تھا جو جس کمرے میں رہتا تھا اسکے نیچے مسافر خانہ تھا جہاں مسافر کثرت سے تمباکو پیا کرتے تھے۔ وہ دودکش کے راستے دھواں آیا کرتا تھا اور یہ ہمیشہ بیمار رہتا۔ آخر کار جب ڈاکٹروں نے اس کے مرض کی تشخیص کر کے تمباکو کو اس کی وجہ بتلایا اور اس نے یہ مکان چھوڑا تو اس کو آرام ہوا ؛

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو بچے بچپن سے ایسے گھر میں رہتے ہیں جہاں تمباکو کا شب و روز استعمال ہوتا ہے۔ وہ اس کی بدبو کے عادی ہوجاتے ہیں۔

اور اُن کی طبیعت پر اس کا یکایک اس طرح ناگوار اثر پیدا نہیں ہوتا جس طرح اُن کی طبیعت پر جنہوں نے ایسی حالت میں اور ایسے مکان میں پرورش نہیں پائی ہے۔ تمباکو کے دھوئیں سے ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ اور بچہ برابر پانچ چھ سال اس میں سانس لے کر اس زہریلی ہوا اور بدبو کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس کی قوت شامہ کی نزاکت بالکل معدوم ہو جاتی ہے ؛

ایک ڈاکٹر لکھتا ہے :۔

" جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ تپ محرقہ اُن مریضوں کے واسطے سخت جانکاہ ثابت ہوتا ہے جو تمباکو کے عادی تھے " ؛

گو شراب بھی اپنی جگہ ایک بلائے بے درمان ہے مگر یہ اس قدر اعصاب کو نکما نہیں کرتی ہے۔ جس قدر کہ تمباکو۔ جس قدر تمباکو پینے سے صرع اور سکتہ کا احتمال ہے۔ اِس قدر شراب سے نہیں ہوتا۔ علاوہ اس کے اَور کئی ایک امراض ہیں جو شراب سے تو کبھی مگر تمباکو سے اکثر لاحق ہو جاتے ہیں ؛

وہ مریض جو تمباکو کا عادی ہو مرض سے بہت تکلیف پاتا ہے اور نہایت مشکل سے صحت یاب ہوتا ہے بہ نسبت اس مریض کے جو تمباکو کا عادی نہ ہو۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ جس قدر میرے زیر علاج اب تک مریض رہے ہیں۔ اُن میں سے وہ بہت ہی عرصے میں اور بدقت صحت یاب ہوئے ہیں جو تمباکو کے عادی تھے۔ بلکہ بسا اوقات مرض اُن کے ساتھ قبر تک گیا ہے ؛

{تمباکو کسی مرض کو روک نہیں سکتی} اکثر لوگ دعوی کرتے ہیں کہ تمباکو کئی ایک امراض کو روکتی ہے۔ اور خصوصاً تپ محرقہ اور چند ایک وبائی امراض کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بالکل بے بنیاد ہے اور عموماً وہی

لوگ اس کے مدعی ہیں - جو تمباکو کے عادی ہیں - اور اس کے استعمال کے واسطے کوئی نہ کوئی عذر چاہتے ہیں ؛

تپ محرقہ کی نسبت یہ ہے کہ ہم متعدد مثالیں ایسی بتلا سکتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض لوگ گو تمباکو کے سخت عادی ہیں - مگر ان کو ہر سال اس مرض کا دورہ ہوتا ہے - امریکہ کے شہر نیویارک کا ایک ڈاکٹر لکھتا ہے :-

"میں نے کبھی کسی کو یہ دعوی کرتے ہوئے نہیں سنا کہ تمباکو امراض کو روکتی ہے بڑے بڑے زبردست تمباکو پینے والے دیکھے ہیں - اور ان سے دریافت کیا ہے - مگر کسی نے بھی یہ دعوی نہیں کیا - اور نہ کبھی کسی کی زبانی سنا کہ یہ امراض سے بچاتی ہے حفظان صحت کے متعلق بھی کبھی نہیں سنا کہ اس میں بدبو ہی دور کرنے کی طاقت ہوتی اور علاوہ اس کے جنہوں نے تمباکو کی سب سے بڑھ کر عیوب بیان کئے ہیں اور ان کو مضر بتلایا ہے وہ ڈاکٹر اور طبیب ہیں" ؛

ایک مستند طبیب لکھتا ہے :-

"بجائے اس کے کہ تمباکو تپ محرقہ سے انسان کی محافظ ہو - عام طور پر اطبا کی یہ رائے ہے کہ یہ بدن کو کمزور کر دیتی ہے - اور اس طرح تپ محرقہ کے لاحق ہونے کا یقین غالب ہو جاتا ہے" ؛

ڈاکٹر ساٹل جس سے بڑھ کر مغربی طبیبوں میں شاید ہی کوئی مستند ہو - ایک شخص کے جواب میں جس نے اس کے سامنے تمباکو کے ملیریا زہر کے حق میں مفید ہونے کا دعوی کیا تھا نہایت زور سے لکھتا ہے :-

"میں تمہارے اس دعوے کو سراسر نادانی اور عدم واقفیت سمجھتا ہوں - کہ تمباکو ملیریا کے واسطے مفید ہے" ؛

پیشانیڈ ایک امریکن لیڈی تمباکو کا اس طرح مذاقیہ لکھتی ہے :-

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ تمباکو میں بہت سے فوائد ہیں۔ اور افسوس کہ ہم روزمرہ ان کو دیکھتے ہیں مگر کبھی خیال نہیں کرتے۔ تمباکو سے علاوہ اس کے کہ کیسے جھگڑے مر جاتے ہیں۔ ہم کو ہمیشہ نہیں کھل سکتے۔ آدم خوروں سے بھی ہم محفوظ رہتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارا ایک ایک دو دو وقت کا کھانا بچ جاتا ہے۔ ہم کو کھانا کھانے کی تکلیف بھی نہیں اٹھانی پڑتی۔ اور خرچ بھی بچ جاتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کفایت شعاری کیا ہوگی؟ دنیا میں ہم اگر جلدی سے عدم کو روانہ ہو جاتے ہیں تو اس میں بھی سراسر فائدہ ہی ہے۔ کیونکہ ایک تو زیادہ خرچ نہیں ہوتی اور نہ خراب ہوتی ہے۔ اور اس کے لحاظ سے جو فائدہ بنی آدم کو پہنچتا ہے وہ ایسا نہیں کہ اس کو معمولی یا خفیف سمجھا جائے۔ مزید براں بعض واقفان علم دین کی رائے ہے کہ انسان کی سچی اور اصلی انکساری اس تمباکو کی ہی بدولت ظاہر ہوتی ہے"۔

امریکہ میں ایک دفعہ ایک پادری کی صحت خراب ہو گئی۔ لوگوں نے اس کے واسطے ایک چندے کی فہرست کھولی کہ اس کو یورپ میں تبدیل آب و ہوا کے واسطے بھیجا جائے۔ یہ لوگ اس فہرست کو ایک مشہور ڈاکٹر کے پاس بھی لے گئے جس نے جواب میں کہا۔

"میں اس پادری کے واسطے ایک کوڑی بھی نہیں دونگا۔ کیونکہ میں شب و روز اس سے بڑھ کر محنت و مشقت کرتا ہوں۔ میرا کنبہ بھی اس سے زیادہ ہے اور مجھ کو مالی مشکلات بھی اس سے زیادہ درپیش ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ میں اپنی موت کے منہ میں خود نہیں پڑنا چاہتا۔ یہ پادری تمباکو استعمال کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کی صحت خراب ہے۔ میں نے اسے بہت سمجھایا۔ مگر اس نے تمباکو نہ چھوڑی میں نے ہزاروں مثالیں اس کے ضرر اور نقصان کی بیان کیں مگر اس نے ایک

پر بھی نہ کان دھرا۔ اور آخر کار نتیجہ یہ ہوگا کہ اب یہ ہمیشہ کے واسطے ان تکلیفوں سے مخلصی پا جائیگا" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یورپ کو جاتے جاتے پادری صاحب ملک عدم کی سیر کو روانہ ہوگئے ۔

غرض یہ سراسر بے بنیاد ہے کہ تمباکو ہیضہ۔ تپ محرقہ یا ملیریا۔ یا کسی اور وبائی مرض کے واسطے مفید یا اُس کی روک ہے۔ اِس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور کوئی ڈاکٹر بھی ایسا نہیں جو اس کے نقصانات اور عیوب نہ بیان کرتا ہو ہم کو روزمرہ کی زندگی میں اس کے عیوب اور نقصانات کی شہادتیں ملتی ہیں۔ اور علاوہ اِس کے اِس کے مداح وُہی لوگ ہیں جو تمباکو پینے کے عادی ہیں اور وہ اِس کے مدعی ہیں کہ یہ امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ حالانکہ خود ایک نئے مرض میں اِس کے پینے سے مُبتلا ہو گئے ہیں ۔

جن کارخانوں میں سگار بنائے جاتے ہیں وہاں اِس عمل کا اثر دل و دماغ اور بدن پر بہت خراب پڑتا ہے ۔

صرف امریکہ ہی میں اِس قدر کارخانے ہیں کہ ہم اُن کی پوری پوری تعداد نہیں بتلا سکتے۔ صرف آلٹن میں ایک اتنا بڑا کارخانہ ہے کہ جس میں چودہ ہزار پونڈ سگار ہر روز بنتے ہیں۔ نیویارک شہر میں سُنا ہے کہ ہر سال دس کروڑ سگار بنا کرتے ہیں۔ جو اگر ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر دیوار کی طرح ترتیب دئے جائیں تو ۰۰ میل زمین گھیر لینگے ۔

اِن بڑے بڑے کارخانوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف امریکہ ہی میں کس قدر تمباکو بنائی جاتی ہے اور صرف میں آتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اخبارات میں خبر مستند دیکھی گئی تھی کہ نیویارک میں تمباکو پر اتنا خرچ ہوتا ہے کہ اتنا خرچ کھانے پر بھی نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ ایک لیڈی نے نیویارک سے لکھا تھا کہ یہاں کے نوجوان عموماً

... ڈالر سالانہ سگار پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ امر اعتبار بمشکل ہو سکتا تھا۔ مگر اس کے چند
بعد یہ خبر دیکھی گئی کہ ایک شخص پندرہ سگار ہر روز پیتا تھا اور اس کا سالانہ خرچ ۷۰۰
ڈالر تھا۔ اس وقت امر الذکر کی بھی تصدیق ہو گئی۔

مسٹر بیلز ایک امیر کا بیٹا ایک روز صبح کو اپنے پلنگ پر مردہ پایا گیا۔ معلوم
ہوا کہ یہ ساٹھ سگار ہر روز پیتا تھا اور اس زیادتی کی وجہ سے راہی عدم ہوا تھا۔

اسی طرح کچھ عرصہ ہوا کہ امریکہ کے ایک ہفتہ وار اخبار میں دیکھنے میں آیا تھا۔
"اس ملک میں اب سگرٹ کا ہیضہ زور پر ہے۔ دو واقعات ابھی تازہ ہوئے
ہیں۔ جے۔ ڈبی بیلز کا کل اس کی بدولت انتقال ہو گیا۔ یہ شخص ۰۷ سگار ہر روز
پیا کرتا تھا۔ اور تین چار دن ہوئے کہ نیویارک کی سڑک پر ایک شخص سگار کی کثرت
استعمال سے دیوانہ ہو گیا۔ اور کوئی صورت اب اس کی صحت یابی کی نہیں نظر آتی ہے"۔

تمباکو کو اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ برا اثر انسان کے
بدن پر کر سکتی ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ بہت خوفناک ہے کوئی ڈاکٹر اسے استعمال
نہیں کرتا۔ علم جراحی کے رو سے بھی کئی ایک فوائد اس سے ڈاکٹر حاصل کر سکتے
ہیں مگر پھر بھی کوئی ڈاکٹر اسے استعمال نہیں کرتا۔ اعصابی تکلیف کو یہ ایک وقت کے
واسطے دبا دیتی ہے۔ لیکن کیا کبھی اس غرض کے واسطے کسی حکیم نے کبھی اسے
استعمال کیا؟ ہم تمام دنیا سے شرط لگاتے ہیں کہ کوئی شخص ہم کو بتلائے کہ کبھی اس نے
فائدہ بھی کیا ہے۔ یا اس سے کبھی کوئی فائدہ لیا گیا ہے جو منہ۔ حلق۔ معدہ اور ہوا کی
نالیوں کے نازک عضووں پر اس قدر خراب اثر تمباکو کا پڑتا ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ بخوبی
اپنے فرائض نہیں بجا لا سکتے۔ اور پھر اس وقت سخت افسوس اور ہنسی بھی آتی ہے جب
کہ ایک شخص کے منہ میں ہوتا ہے۔ یہ پہلے تو اپنی آنکھوں اور چہرے کے سامنے
ایک الاؤ آگ کا جلاتا ہے۔ پھر اس کا دھواں اندر کھینچ کر لیجاتا ہے۔ پھر اس کو باہر

نکال دیتا ہے اور اس طرح تمام ارد گرد ہوا میں دھواں پھیلا دیتا ہے۔ اب ہم یہ دو تین باتیں مدنظر رکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے کیا کیا اثر اس شخص کے مختلف اعضاء قویٰ پر پڑتے ہونگے؟ اگر ہم صرف خدا تعالیٰ کی ہی حکمت کو دیکھیں جو انسان کی ساخت اور خلق میں رکھی ہے تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ہم اس مالک حقیقی کے برخلاف گناہ ہی نہیں بلکہ بغاوت کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو اس سے دانشمند ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

امریکہ کا ایک ڈاکٹر لکھتا ہے:-

"مجھ کو یاد ہے کہ جب میں لڑکا تھا اور سکول میں پڑھا کرتا تھا تو سکھلایا گیا تھا کہ جب کبھی ہم کوئی چیز سونگھتے ہیں۔ تو اس کا کوئی نہ کوئی ذرہ قوت شامہ کے پردے تک پہنچ جاتا ہے۔ لہذا جتنی مرتبہ ہم تمباکو سونگھتے ہیں اتنے ہی ذرے ناک میں جلتے ہیں"۔

کچھ عرصہ ہوا کہ امریکہ کے ایک سائنٹیفک اخبار میں لکھا تھا:-

"امریکہ کی ریاستہائے متحدہ میں جس قدر لوگ ہر سال مرتے ہیں ان میں سے ۱۱ فی صدی تمباکو کی وجہ سے عصبی امراض میں مبتلا ہو کر جان دیتے ہیں اور علاوہ اس کے تمام یورپ میں ۲۰ فی صدی جانیں اس زہر کا ہر سال شکار بنتی ہیں۔"

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
۱	ڈان ہنٹر	سر والٹر ریلے جس وقت انگلستان میں واپس آئے تو انہوں نے بجز تمباکو کے اور کوئی تحفہ اپنے پاس ملکہ کے قابل نہ دیکھا۔ لہذا انہوں نے ایک پائپ میں اس کے پتے رکھ کر ملکہ کے سامنے پیش کئے۔ مگر جوں ہی الزبتھ نے دو تین دم

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
	"	کھینچو فوراً اُس کے سر کو چکر آ گیا اور بیمار ہوگئی۔ سر والٹر ریلے کے مخالفوں نے افواہ اُڑا دی کہ ملکہ کو زہر دیا گیا تھا۔ مگر دو ایک روز میں جب اُسے آرام ہو گیا تو یہ شک دور ہو گیا۔ لیکن تمباکو نوشی کی قطعی ممانعت ہوگئی ؛
۲	ڈاکٹر رچرڈسن	نکوٹین جو تمباکو کا خاص جزو ہے نہایت سخت زہر ہے۔ یعنی اِس کا ایک قطرہ انسان کو جان سے مار دینے کے واسطے کافی ہے ؛
۳	ڈاکٹر سے	ایک لیڈی نے ایک دفعہ مجھ کو بلوایا۔ مینے لڑکی کو جا کر دیکھا تو یہ تریباً جان بلب تھی۔ تفتیش پر معلوم ہوا کہ اُس نے تمباکو بھولے سے کھالی تھی ؛
۴	ڈاکٹر سول	تمباکو ایک جال اور از خود رفتگی ہے۔ یہ اعصاب کو گرما کر متحرک کر دیتا ہے۔ اور چند سے بعد اس قدر کمزور کر دیتا ہے کہ عدم و وجود برابر معلوم ہوتا ہے ؛
۵	مسٹر البرٹ سن	اِس کے استعمال سے حافظہ نہایت معرض خطر میں پڑ جاتا ہے ؛
۶	ڈاکٹر گریکاس	تمباکو کے استعمال سے دلی توجہ ہرگز کسی خاص معاملے پر یکجا جمع نہیں ہوسکتی ؛
۷	ڈاکٹر رچرڈسن	اگر تمباکو پینے والے کی تمباکو پینے والی سے شادی ہو۔ تو ایک دو پشت بعد اولاد ایسی ہوگی کہ نہ وہ جسمانی حالت میں پوری پوری آدمی کی اولاد کہلا سکے گی اور نہ جسمانی اور ذہنی

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
	" "	حالت میں ؛
۸	ڈاکٹر ولیم ہنڈ	اِس میں کچھ شک نہیں کہ تمباکو نوجوانوں کی تکمیل جسمانی میں ہارج ہوتی ہے اور قدوقامت اور روئیدگی کو بالکل مار دیتی ہے ؛
۹	ڈاکٹر رچرڈسن	تمباکو نوش والدین سے اولاد میں اس قدر امراض کے جرم چلے جاتے ہیں کہ اُس کی زندگی پر تعجب آتا ہے - اور سچی تندرستی اُس کو کبھی نصیب نہیں ہوتی ؛
۱۰	ڈاکٹر کلیئر	میں نے کبھی کوئی ایسا شخص نہ دیکھا جس کے والدین تمباکو استعمال کرتے ہوں اور اُس میں عصبی یا ذہنی کمزوری نہو ؛
۱۱	ڈاکٹر لیونارڈ	سگرٹ کا استعمال موت کے پھل کے استعمال سے کم نہیں ہے ؛
۱۲	ڈاکٹر برنارڈ	تمباکو کے اثرات حسب ذیل ہیں :- نیورلجیا - انسومینیا - بدہضمی اور دماغی کمزوری - اور بوڑھوں سے نوجوانوں پر اس کا اثر بہت ہوتا ہے ؛
۱۳	ڈاکٹر ٹریسی	اگر آج تمباکو پینے والوں کا دنیا میں شمار کیا جائے تو تعجب ہوگا کہ باوجود اس کے کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں - سراسر نقصان ہی ہے اور انسان کسی کام کا نہیں رہتا مگر اس کا استعمال باوجود اس کے عالمگیر ہے ؛
۱۴	ڈاکٹر سی جیس	میں نے ۹ سال سے ۱۵ سال تک کی عمر کے ۲۸ لڑکوں کا جو تمباکو پیتے تھے ایک دفعہ امتحان کیا - ۲۲ لڑکوں کو دوران

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
	"	خون میں بین فرق تھا۔ اور اختلاج قلب کا مرض تھا۔ ہاضمہ میں فرق تھا اور دماغ بالکل بیکار تھا۔ اور ہر گرمی متحرک خون اشیا طلب کرتا تھا۔ آٹھ لڑکوں کے خون کو عمل تحلیل الاجزا سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے خون میں سُرخ گولیاں بالکل کم تھیں۔ ۱۲ کو ان میں نکسیر کا مرض تھا۔ دس را ن میں کابوس اور خراب بینائی کے شاکی تھے اور یہ سب تمباکو کے اثر تھے ؞
۱۵	ڈاکٹر گورگاس	تمباکو کا اثر اعضا ر و قوے کے نشو و نما پر سخت مُہلک ہے یہ دل کو سخت صدمہ پہنچاتا ہے۔ جسمانی طاقت کو کم کر دیتا ہے۔ اور دل کی قوت کو گھٹا دیتا ہے۔ اس سے درد سر لاحق ہوتا ہے۔ نگاہ خراب ہو جاتی ہے۔ بدہضمی ہوتی ہے اور بدنی تکمیل پوری نہیں ہوتی ؞
۱۶	ڈاکٹر جان	شاہی شفاخانہ امراض چشم (انگلستان) میں مجھ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ تمباکو سے بڑھ کر نظر کے حق میں کوئی دشمن اور خراب کنندہ نہیں ہے ؞
۱۷	میٹالینڈر	ایک مریض تمباکو کی بدولت کئی ایک سخت امراض میں مبتلا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ پانچ سو پونڈ لو اور تمباکو چھوڑ دو۔ اس نے افسوس کیا اور انکار کر دیا۔ آخر علاج کارگر نہ ہوا اور راہی عدم ہوا ؞
۱۸	ڈاکٹر ولیم پارکر	جو لوگ تمباکو کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں وہ بہت

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
	"	جلد سکتہ اور صرع میں مبتلا ہو جاتے ہیں ؛
۱۹	ڈاکٹر سپیڈک	تمباکو دل اور دماغ دونوں کے حق میں سم قاتل ہے ؛
۲۰	ڈاکٹر شیلر	تمباکو کا دل اور دماغ پر بہت سخت برا اثر پڑتا ہے اور امراض دل اور سکتہ اور مرگی اکثر لاحق ہو جاتے ہیں ؛
۲۱	ڈاکٹر ٹریسی	صرف بلا واسطہ جسمانی ہی اثر تمباکو کا یہ ہے کہ طاقت انتخاب قادر المزاجی اور خودداری معدوم ہو جاتے ہیں ؛
۲۲	البرٹ شمس	اپنے ایک رسالے میں لکھتے ہیں۔ امریکہ میں اس وقت ۔۔۔۔۔ پاگل ہیں۔ جن میں سے ۔۔۔ ۵ صرف تمباکو کی بدولت اس درجے کو پہنچے ہیں۔ تمباکو کے استعمال سے شراب پینے کی ایک اٹل خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نظر کو خراب کر دیتی ہے اور بعض اوقات نظر بالکل جاتی رہتی ہے۔ کانوں پر بھی بہت برا اثر اس کا پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات آدمی بہرا ہو جاتا ہے۔ نیویارک کے جیلی نے ہیں ۔۔ لوگ شراب پی کر بدمستی کے جرم میں گرفتار تھے۔ ان میں سے ۔۔ صرف حلفاً اقرار کیا کہ اُن کو شرابخواری کی عادت تمباکو سے پڑی تھی ؛
۲۳	ڈاکٹر ابراہام سپور	پہلے عام خیال تھا کہ سکتہ اور مرگی شراب خواری کے نتائج ہیں۔ مگر اب ثابت ہو گیا ہے اور کچھ شک نہیں رہا کہ تمباکو کے نتائج ہیں ؛
۲۴	ڈاکٹر جان وارن	جتنے مریض میرے پاس سرطان زبان یا سرطان لب کے شاکی آئے۔ اُن میں سے سب نے اقرار کیا تھا کہ یہ تمباکو پیتے تھے ؛

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
۲۵	ڈاکٹر ناکس	امریکہ کی فوج میں سے جس قدر سپاہی مرض دل کی وجہ سے نوکری سے خارج کئے گئے۔ وہ سب تمباکو پیتے تھے ۔
۲۶	ڈاکٹر کیلب	میں نے ایک دفعہ کوئی تیس نوجوانوں کا امتحان کیا جو تمباکو پیتے تھے۔ اور ان سب کی نبض خراب پائی۔ یہ اختلاج قلب سے بہت تکلیف میں مبتلا تھے ۔
۲۷	ڈاکٹر مچل	"... پیارو۔ دیکھنا تمباکو کو ہاتھ مت لگانا ورنہ زندگی وبال جان ہو جائیگی۔ اور زندہ درگور ہو جاؤ گے"۔
۲۸	ڈاکٹر ولیم پارکر	کئی برس ہوئے ہیں کہ میری توجہ اس تمباکو تیار کنندہ اشخاص کی طرف مبذول ہوئی۔ میں نے بارہا اس کے اثر ان لوگوں پہ جو اسے استعمال کرتے ہیں اور نیز ان پر جو اس کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں دیکھے ہیں۔ سگار اور نسوار بنانے والے ہسپتالوں میں اور نیز میرے اپنے مطب میں میرے زیر علاج رہے ہیں۔ یہ لوگ بیمار ہوں تو ان کو ہرگز جلد آرام نہیں ہو سکتا۔ یہ متعدی امراض سے بہت جلد مرتے ہیں اور سکتہ اور صرع کا بہت شکار رہتے ہیں اور یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو اس کو کھاتے ہیں یا پیتے ہیں ۔
۲۹	ڈاکٹر کنٹرال	آسٹریلیا کے تمباکو کے کارخانوں میں کام کرنے والوں پر اس زہر کا بہت ہی برا اثر ہوتا ہے ۔
۳۰	ایک جرمن ڈاکٹر	جو لوگ تمباکو کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ یا تمباکو استعمال کرتے ہیں ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں شکل سے ہیبت برستی

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
	" "	اور ہرگز اُس عمر تک نہیں پہنچ سکتے۔ جس عمر تک وہ شخص جو اس زہر سے احتراز کرتے ہیں ؎
۴۱	ڈاکٹر جارج	جو مستورات تمباکو کے کارخانوں میں کام کرتی ہیں اُن کی عمر بحساب اوسط ۳۸ سال ہوتی ہے ؎
۴۲	ڈاکٹر سال	(ایک لکچر کے دوران میں) "جناب من! آپ گھبرائیے مت۔ میں تمباکو پر وعظ نہیں کرنے لگا ہوں۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ بلکہ میرا کام یہ ہے کہ میں آپ کو مرگی کی وجوہات بتلاؤں۔ اور تمباکو بھی اُن وجوہات میں سے بڑی زبردست ہے" ؎
۴۳	ڈاکٹر چارلس	تمباکو کھانا اور پینا مرگی اور سکتہ کے بڑے بھاری باعث ہیں ؎
۴۴	ڈاکٹر ہیکٹ	تمباکو مرگی کا خوفناک باعث ہے اور اعصابی امراض کی تو جڑ ہی ہے
۴۵	ڈاکٹر رش	تمباکو سے آواز اس قدر خراب ہو جاتا ہے کہ گانے والے بعد میں اس کو زہر سے کم نہیں سمجھتے ؎
۴۶	ڈاکٹر مسے	تمباکو پینے والوں کی بھاری سنسناتی آواز سے صاف ظاہر ہے کہ آواز کے حق میں بھی یہ سم قاتل ہے ؎
۴۷	ڈاکٹر الن	تمباکو اعصاب اور دیگر اعضاء و قوے کیا آواز تک بھی حملہ کرتا ہے ؎
۴۸	ڈاکٹر سٹیفنسن	اس میں کچھ شک نہیں کہ سگرٹ کے استعمال سے جس قدر سالویا لعاب دہان کے بدن میں صرف ہوتا ہے وہ ہاضمے کے عمل کے واسطے زہر کا کام دیتا ہے ؎
۴۹	ڈاکٹر ازورڈ	یہ بالکل غلط ہے کہ تمباکو کے استعمال سے ہاضمہ کو فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ میں نے اچھی طرح تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے کہ جب تمباکو کھا دی

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
	؍؍	ہوتے ہیں وہ جب اسے چھوڑ دیتے ہیں تو ان کو زیادہ بھوک لگتی ہے اور اچھے موٹے تازے اور توانا ہو جاتے ہیں۔ حکیموں کو ہزاروں مریض ایسے ملتے ہیں جو تمباکو استعمال کرتے ہیں۔ اور دائمی بدہضمی میں مبتلا ہوتے ہیں ؎
٤٠	ڈاکٹر ہاتھرن	تمباکو پینے والوں اور کھانے والوں کی رنگت خراب اور قابل نفرت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جگر اپنے پورے پورے عمل سے قاصر رہ جاتا ہے ؎
٤١	مسٹر کسن	جتنے دیوانوں کا میں نے علاج کیا ان میں قریباً سارے ایسے تھے جو تمباکو ہی کے استعمال سے دیوانے ہوئے تھے ؎
٤٢	ڈاکٹر جونسن	تمباکو کی کاشت سے ہی ہزاروں برائیاں اور امراض پھیلتے ہیں ؎
٤٣	جان کک	تمباکو کی کاشت کا صرف زمین ہی پر ایسا بد اثر پڑتا ہے کہ پھر یہ کاشت کے قابل ہی نہیں رہتی۔ تو انسان کا بدن اس کے سامنے کیا چیز ہے ؎
٤٤	ڈاکٹر بریور	تمباکو کا اثر صرف خود انسان کی اپنی ذات پر برا نہیں پڑتا ہے بلکہ اس کی اولاد بھی اس کی سزا بھگتتی ہے ؎
٤٥	ڈاکٹر ہمفری	کیا کوئی شخص تمباکو کی بھی تعریف کر سکتا ہے؟ جس پر حیوان تک منہ نہیں ڈالتا۔ جس میں کچھ غذائیت نہیں۔ جس سے معدہ خود بخود نفرت کرتا ہے۔ جس سے دماغ میں حمق سما جاتا ہے اور جس سے بدن مہلک امراض کے واسطے ایک جولان گاہ

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	رائے
	،،	بن جاتا ہے"۔
٤٦	پروفیسر باسکم	"تمباکو؟ میں اس کا نام بھی سننا نہیں چاہتا۔ نہ اس سے انسان کو فائدہ نہ حیوان کو۔ بلکہ بجائے فائدے کے سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ ہزاروں مرض تندرست آدمی کے بدن میں پیدا کر دیتا ہے۔ اور بیٹھے بٹھلائے جان کو معرض خطر میں ڈال دیتا ہے"۔
٤٧	ڈاکٹر ہرشل	تمام دنیا کے اطبا متفق ہیں کہ تمباکو ایک ایسا زہر ہے کہ اس کا چھونا بھی مضر صحت ہے۔ اور واقعی جو شخص تمباکو استعمال کرتا ہے وہ گویا موت کی مہمان نوازی کرتا ہے۔

تمباکو کا لڑکوں پہ اثر

ڈاکٹر بروڈائی صاحب نے اس بارے میں تجربہ کیا ہے کہ لڑکوں پر تمباکو پینے کا کیا اثر ہوتا ہے۔ نو برس سے پندرہ کی عمر تک کے ۳۸ ایسے لڑکے چھانٹے گئے جو تمباکو کے عادی تھے۔ ان میں سے ۲۲ میں دوران خون میں خلل پڑا اور دل دھڑکنے لگا۔ [illegible] کے ہضم میں فرق آگیا۔ [illegible] ان کا ذہن کند ہو گیا اور [illegible] شراب کی طرف بڑی رغبت ہوئی۔ ۱۳ لڑکوں میں نبض چلنے میں [illegible] معلوم ہوا۔ خون کا تجربہ کرنے سے ۸ لڑکوں میں یہ معلوم ہوا کہ خون کے سرخ ذرے کم ہو گئے۔ ۱۲ لڑکوں کی ناک سے اکثر خون بہنے لگا۔ کسی نے یہ شکایت کی کہ نیند اچٹ جاتی ہے اور بڑی بڑی متوحش خوابیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ چار لڑکوں کے منہ میں زخم ہو گیا اور ایک تپ

وں کے عارضے میں گرفتار ہوا۔ یہ بات دیکھنے میں آئی کہ جتنے ہی کم عمر تھے اتنا ہی
زیادہ اثر ہوا۔ ان میں سے آٹھ لڑکوں کی عمر ۹ ۱۔ اور ۱۲ برس تک کے درمیان تھی۔ گیارہ
لڑکوں نے چھ مہینے تک تمباکو کا استعمال کیا۔ آٹھ نے ایک برس سے زیادہ۔ جن
گیارہ لڑکوں نے تمباکو چھوڑ دی تھی اُن میں سے چھ قریب چھ مہینے کے بعد
پوری تندرستی کی حالت میں ہو گئے اور باقی کو قریب برس روز کے فولاد اور کونین
پینے سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ لڑکوں کے حق میں
تمباکو نہایت مضر چیز ہے ؛

استعمال تمباکو اس نابکار نے ہر ایک ملک میں کئی طریقوں پر رواج پایا ہے۔
گڑ وغیرہ ملا کر پنجاب میں بذریعہ حقہ پیتے ہیں۔ اور مصالحہ ملا کر خمیرہ کل ہندوستان
بنگال میں نیل یا حقے سے سینہ جلاتے ہیں۔ چرٹ اور پائپ میں کل یورپ میں
استعمال ہوتا ہے۔ صرف سوکھے پتے کابل۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں جہلم نگلتے ہیں۔ پورب
والے زن و مرد چونہ ملا کر کھاتے ہیں۔ کشمیر میں سو میں پچاس تو حقہ۔ ورنہ اکثر ناک
میں نسوار لیتے ہیں۔ ممالک مغربی و شمالی وغیرہ میں زردے و پتے یا ست نکال کر
پان میں ڈال کر کھاتے ہیں ؛

فائدہ۔ سوکھا زیادہ مضر اور تیز ہوتا ہے بہ نسبت مرکب کی ؛

نقصانات تمباکو تمباکو سے پہلے نبض سست اور بعدہٗ تیز ہو جاتی ہے سو قلب
پر بذریعہ اعصاب دگس عمل کرتا ہے۔ یعنی پہلے عصب مذکور کو تحریک ہوتی ہے۔
بعدہٗ اس کا استرخا عمل میں آتا ہے اس کا اثر مسموم نخاع پر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ
سے تنفس بند ہو کر انسان مر بھی جاتا ہے۔ جب اس کا سمی اثر بدن پر ہوتا ہے تو
پہلے سر میں چکر آنے لگتے ہیں ضعف ہونے لگتا ہے۔ غشی تک نوبت پہنچتی ہے
پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ قے آتی ہے۔ دست آتے ہیں۔ عرق میں غرق ہو جاتا ہے

تنفس میں دقت - اور تشنجوں کی نوبتیں واقع ہوتی ہیں - نبض پہلے دھیمی - پھر سریع ہو جاتی ہے - کمزور اور بے قاعدہ - جب یہ حالت ہو - تو پھر موت آنے کیا دیر لگتی ہے ؛

علاج :- ایسی حالت میں سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ معدہ زہر سے خالی کیا جاوے - پھر ٹونک ایسٹد دیا جاوے - اور محرکات کے استعمال کرائے جاویں - اس کو بستر پر لیٹے رہنے دیں - اور گرمی بدن پر لگا دیں - ڈاکٹر بلا اتھ نے سفارش کی ہے کہ سٹرکنیا کی پچکاری زیر جلد کرنی چاہئے - مگر باحتیاط تمام ؛

اگر سمیت تک نوبت نہ بھی پہنچے تو بھی نقصانات مفصلہ ذیل سے چارہ نہیں :-

(۱) بدہضمی - (۲) بھوک کا کم لگنا - (۳) کھانسی - (۴) شش کے امراض - (۵) جلد کی بیماریاں - (۶) چکر آتے ہیں - (۷) نیند کم آتی ہے - (۸) خواب پریشاں نظر آتے ہیں - (۹) بینائی کم ہو جاتی ہے - (۱۰) منہ سے بدبو آتی ہے (۱۱) دماغ کمزور ہو جاتا ہے - (۱۲) خفقان اکثروں کو دیکھا گیا - (۱۳) یہ امراض غریبوں کو زیادہ اور امیروں کو بسبب مقوی غذا کھانے کے کم ہوتے ہیں - (۱۴) دوران خون میں خرابی پڑ جاتی ہے ؛

جو لوگ امراض چشم سے واقف ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ بصارت کے واسطے بالخصوص حقہ نوشی سخت مضر ہے - اور بعض ایسی بیماریاں عائد ہوتی ہیں جن کا نتیجہ اندھاپن - اور جن کا علاج ناممکن ؛

اخلاقی نقصانات سخت بدبو نہ پینے والے کو آتی ہے - علاوہ اس کے تمباکو تمام دنیا کی جوٹھ ہے - کئی حضرات جو نہایت متکلف اور نفاست پسند ہیں - جو بڑے صاف اور ستھرا ہونے کا دعوی کرتے ہیں - حقہ نوشی میں مطلق کراہیت نہیں کرتے - دنیا کی جوٹھ حقہ میلا - گندہ جیسا ہو سب مل کر پیتے ہیں - لطف یہ ہے کہ گویا ایک کا تھوک دوسرا

جاتا ہے۔ اِس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ نڑی مُنہ میں رکھ کر پینے سے تھوک نہیں لگتا ہے۔ ہم ایسے مریض بتلا سکتے ہیں کہ جو اسی چھوت کی مہربانی سے نہایت تلخ زندگانی بسر کر رہے ہیں۔ ایک حضرت کو زبان پر زخم آتشک عرصہ دراز تک رہا۔ جو اُن کو صرف حُقہ نوشی کی بدولت حاصل ہوا تھا۔ دوسرے صاحب کو مرض آکلہ دُر گوشت خورہ ہو گیا۔ جس کے سبب سے ایک دو دانت بھی ضائع ہوئے اور مسوڑھے سب کھائے گئے۔ مُنہ سے عفونت کا یہ حال کہ آدمیوں میں بیٹھنا دشوار۔ دیکھیے اگر یہ اِس جُوٹھے کو نہ پیتا تو اِس خرابی کا مُنہ نہ دیکھتا۔ غالباً ارباب عقل اِن دو عبرت انگیز قصوں کو سُن کر حقہ نوشی چھوڑ دینگے۔ العاقل تکفیہ الاشارہ۔ ایک اور افسوسناک بات یہ ہے کہ حُقہ نوش بے شرم منگتا ضرور ہو جاتا ہے۔ لوگ بھوکا رہنا قبول کرتے ہیں۔ ایک کوڑی آگ نہ مانگتے ہیں۔ مگر سُلفہ کو بیدریغ مانگ لیتے ہیں۔ اور دوکان دکان حلیم لئے بھٹیاروں کی دوکان پر ایک کونہ عنایت کیجئے گا مانگتے پھرتے رہتے ہیں ۔

حُقہ کے سبب سے اکثر آتشزدگی کے واقعات ہوا کرتے ہیں۔ جو صاحب سواد ہیں اور اخبار دیکھتے ہیں اُن کو تمثیل کی ضرورت نہیں۔ کوئی دن اِس قسم کے دردانگیز حالات سے خالی نہیں جاتا۔ کسی اخبار کا فائل لاکر دو تین مہینے کے پرچے ملاحظہ کیجئے۔ سینکڑوں۔ ہزاروں۔ لاکھوں کا نقصان بلکہ عزیز زندگی کا وبال حضرت حُقہ نکلتا ہے ۔

حُقہ نوشی جب کمال کو پہنچتی ہے۔ تو حضرات حُقہ نوشوں کو بیت الخلا میں حُقہ ساتھ لیجانا پڑتا ہے۔ جب تک ایک دو سُلفے ختم نہ کر لیں پاخانہ نہیں اُترتا۔ ذرہ خیال فرمائیے کیسی شرمناک اور دردناک حالت ہے ۔

تمباکو پینے والے کے لئے نیچوں کا سجہ وغیرہ مزخرفات کی طرف میل ہونے کا

اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ تنباکو پینے والا اکثر اسی پر نہیں ٹھہرتا۔ حقہ سے افیون۔ بھنگ۔ چرس۔ مدک۔ چنڈو۔ شراب وغیرہ مکروہات ضرور دیکھا دیکھی اکثر انہیں اشخاص کو لگتی ہیں جو حقہ نوش ہیں۔ ہم نے اب تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا (الناد ر کالمعدوم) جو تنباکو نہ پینے والا چرس۔ مدک اور چنڈو پیتا ہو۔ گویا یہ ان سب کا دادا ہے

تنباکو استعمال کرنے والے سفر وغیرہ میں اُچکوں اور فریبی لوگوں کے ہاتھ سے اِس نامعقول شئے کے ذریعے دھتورہ وغیرہ زہریلی چیزیں پی جاتے ہیں۔ جس سے جو کچھ اثاث البیت رکھتے ہیں وہ اُن کی نذر۔ جان بچی تو گویا ہزار نعمت۔ جو تنباکو نہ پیتا ہو اس کو کس میں پلاسکتے ہیں ؟

اکثر اصحاب اسی کی اُلفت میں اسباب کھو بیٹھتے ہیں۔ جہاں ایک دو نے مل کر پینا شروع کیا اور اِدھر اُدھر کی ڈینگیں ہانکنے لگے۔ اُٹھتے وقت گٹھڑی بھول گئے۔ وغیرہ

اِس سے زیادہ اور کیا عجیب کی بات ہوگی کہ اگر حقہ نہ ملے یا اُن کے سامنے کوئی چوہڑا چمار پیئے تو یہ ایسے لاچار اور از خود رفتہ ہو جاتے ہیں کہ اُس وقت اِن کی شکل قابل ملاحظہ ہوتی ہے۔ بیچینی کا کچھ نہ پوچھئے۔ ایسے محو ہو جاتے ہیں کہ کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کو یاد تک نہیں رہتا کہ کیا کرنا ہے سستی اور غفلت کا نہ پوچھیے کیسا ہی ضروری کام ہو۔ آپ ہزار سر پر کھڑے ہو کر کہئے۔ بھائی کام ضروری ہے جلدی چلو۔ جب تک ایک چلم نہ پی لیں اٹھنا محال۔ صبح اٹھتے ہی اگر حقہ نہ ملے تو میاں صاحب کے ہوش درست نہیں ہوتے۔ دیکھئے اِس کی انتظاری میں کتنا وقت ضائع ہوتا ہے ؟

دوست کو ملنے کا ارادہ ہو تو پہلے حقہ۔ کچہری جانا ہو تو پہلے حقہ کسی برادری میں جانا ہو تو حقہ۔ جنازے پر جانا ہو تو حقہ۔ الغرض دن میں کم سے کم چھ سات

دو قدم پینے سے دیکھئے کس قدر وقت مفت ضائع جاتا ہے "زر دادن و درد سر خریدن" کا معاملہ یہی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریاں جسمانی۔ روحانی۔ اخلاقی تو آپ سن چکے۔ مگر بجز "نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ" کے کیا حاصل ہوا۔ کم سے کم سال میں دو چار روپے اسکے تمباکو۔ چلم اور نیچے پر خرچ ہو جاتے ہیں اگر اسی کا کوئی مفید اور عمدہ اخبار منگواہیں تو کیا کچھ معلومات نہ بڑھینگی؟ خوش نوشی کی جگہ اکثر میلی ہوتی ہے۔ کہیں راکھ۔ کہیں گل تمباکو۔ کہیں اُپلے۔ ایک طرف تھوکوں کا ڈھیر۔ خیال فرمائے یہ سب خلاف قواعد حفظ صحت ہیں۔ نسوار لینے والے کا رومال دلتہ حیض کہنا چاہئے، نہ لینے والا اگر دیکھ لے تو کس قدر اسکی نفرت ہوتی ہے اور وہ اس رومال کو کس پیار سے کیسے میں ہردم رفیق رکھتے ہیں +

تجربہ حقہ پینے کے وقت سفید کپڑا نڑی پر رکھ کر اگر پیا جائے۔ تو تھوڑی دیر بعد اس پارچے کو دیکھئے۔ ایک زرد رنگ مائل بسیاہی داغ لگ جاتا ہے۔ اس کو ذرہ سونگھئے اور دیکھئے دل پر کیا صدمہ ہوتا ہے۔ اور کھانے سے کیا لطف ملتی دکھلاتا ہے۔ یہی چیز ہے جو دم کشی کے ذریعہ اندر جاتا ہے +

سری خالصہ جی کے مقدس پیشواؤں نے تمباکو کے پینے سے جو مذہبی طور پر سخت ممانعت کی ہے۔ یہ حکم بہت سی حکمتوں اور برکتوں کا باعث ہے +

دخان کس طرح مضر ہوتا ہے دھوئیں میں کاربانک ایسڈ گاس (فاضل ہوا مثل مخفی) ہوتا ہے۔ قدرت نے اس کو جسم سے نکالنے کے لئے دیکھئے کیا کچھ سامان بنائے ہیں یعنی شش۔ جلد اور نظام دوران سے آخر نتیجہ لازمی اخراج اس زہریلی ہوا کاربانک ایسڈ گاس کا ہے۔ یہ جسم سے نہ نکلے تو آدمی مرجاتا ہے۔ گویا حقہ نوشی خلاف فطرت ہے۔ تمباکو پینا خلاف (نیچر) یا خدا یا پرمیشور کے بندوبست کے ہے

ایک نہر کے اخراج کے لئے خدا نے کس قدر آلات پیچیدہ بنائے ہیں تاکہ جسم میں رہ کر زندگی کو تلخ نہ کرے۔ مگر حضرت انسان کی عقل دیکھئے۔ یہ اِس کو سول سے کمانہ سمجھتے ہیں ؛

حُقہ پینے سے حلق اور ہوا کی نالیوں اور شش میں خراش ہونے سے بلغم اخراج پاتا ہے (جس کو بیوقوف) لوگ سمجھتے ہیں کہ تمباکو کے اثر سے بلغم نکلتا ہے۔ اور اصل میں یہ ہے کہ اس کے نامعقول اثر سے خراش ہوتی ہے جو مُضر ہے آخر ہوتے ہوتے سُرفہ یا ضیق کا مرض ہو جاتا ہے ؛

پینے سے معدے میں خاص حرارت پیدا ہوتی ہے۔ تمباکو کا اثر نظام عصبی پر بطور ایک مضعف اور مُسکن کے ہوتا ہے۔ اِسی لئے علاوہ دیگر شکایات کے حُقہ نوش کو سُرعت انزال اور رقت کا خلل ہو جاتا ہے ؛

حُقہ نوش کو اِس کے پینے سے ایک خاص قسم کا سرور معلوم ہوتا ہے حکمت اور تشریح سے ثابت ہے کہ کُل مسکرات خواہ کم مقدار یا زیادہ میں جس طریقے سے استعمال ہوں اِن کا خاص اثر دماغ پر ہوتا ہے۔ اور یہ کئی قسم کا ہے۔ پس اِس خلاف صحت اثر سے جو تمباکو دماغ پر ڈالتی ہے لوگ خوش ہوتے ہیں ؛

ذائقہ کی قوت خراب ہو جاتی ہے۔ خواہش مٹتی نہیں۔ نسیان ہو جاتا ہے۔ ثقل سمع۔ سینے میں انتقالی درد۔ آنکھ کی پُتلی بہت بڑھ جاتی ہے اور اس سے دھندلا نظر آنے لگتا ہے ؛

تمباکو کے اجزا اور اُن کے خواص تمباکو میں جس قدر اجزا ہیں اور اُن کے خواص مندرجہ ذیل بیان سے معلوم ہونگے ۔

(۱) پانی بھاپ کی صورت میں ؛

(۲) کوئلے کے نہایت باریک ریزے ؛

(۴) کوئلے اور آکسیجن سے ملی ہوئی دو ہوا کی شکل کی چیزیں ہیں۔ جن میں سے ایک وہ ہے جو دم لینے سے پھیپھڑوں کے باہر آتی ہے۔ اور جسے کاربانک ایسڈ گاس کہتے ہیں ؛

(۵) ایک اور بھاپ کی شکل کی چیز جس کو انگریزی میں نیکوٹین کہتے ہیں اور جو سردی پانے سے جم کر تیل سی ہو جاتی ہے ؛

جو پانی دھوئیں میں رہتا ہے اس سے تو کچھ نقصان نہیں پہنچتا مگر کوئلے کے حصوں سے اکثر ان آلات کا رنگ کالا ہو جاتا ہے جن کے اندر دھواں ہو جاتا ہے۔ جو کھاری چیز دھوئیں میں رہتی ہے اس کے سبب سے تمباکو پینے والے کا منہ اور گلا اکثر سوکھ جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اکثر تھوک پیدا کرنے والی گلٹیوں کو زیادہ تھوک پیدا کرنے کے لئے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ؛

کاربانک ایسڈ کے سبب سے نیند معلوم ہوتی ہے اور اسی سے کبھی کبھی سر میں درد ہوتا ہے ؛

کوئلے اور آکسیجن سے ملی ہوئی دوسری چیز جس کو کاربانک ایسڈ کہتے ہیں زہر کا اثر رکھتی ہے اور اس کے باعث سے دل دھڑکنے لگتا ہے اور سستی معلوم ہوتی ہے ؛

بدن پر نیکوٹین کا یہ اثر ہے کہ دل دھڑکتا ہے اور بدن کے حصے کانپنے لگتے ہیں۔ اس عادت پڑنے سے اکثر لوگوں کو کچھ نقصان نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ وہ اس کے بغیر تکلیف اٹھاتے ہیں ؛

پٹھوں کا اثر عضلوں پر ہوتا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ عضلات کمزور ہو جاتے ہیں ؛

بقول ایک مشہور ڈاکٹر انگلستان کے چرٹ پینے سے منہ جبڑے زبان یا

پیدا ہوتی ہیں ؛

(۱) خون زیادہ پتلا ہو جاتا ہے اور خون کے سرخ حصے کم ہو جاتے ہیں ؛

(۲) پیٹ میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر قے کرنے کی خواہش ہوتی ہے ؛

(۳) مُنہ میں گلے کے نزدیک جو گھنٹے سی چیز ہے وہ پھول اُٹھتی ہے۔ اور مُنہ اور گلے کے اندر کا چمڑا سرخ ہو کر سوکھ جاتا ہے۔ اور کچھ چمڑا اکثر بھی جاتا ہے ؛

(۴) دل کمزور ہو جاتا ہے اور اُس کی رفتار میں فرق پڑ جاتا ہے ؛

(۵) پھیپھڑوں کے اندر خراش ہو کر کھانسی آنے لگتی ہے ؛

(۶) آنکھوں کی پتلیاں بہت بڑھ جاتی ہیں اور دُھندلا نظر آنے لگتا ہے نیز کانوں میں ہر وقت سیٹی یا گھنٹے کی سی آواز سنائی دیتی ہے ؛

(۷) دماغ کی قوت کم ہو جاتی ہے ؛

حقہ نوشی کی مضرتیں **شیخ** ابن سینا کہتا ہے کہ اگر دُھواں اور غبار نہ ہوتا تو ابن آدم ہزار برس جیا کرتا۔ اور **جالینوس** کہتا ہے کہ تین چیزوں سے بچنا چاہئیے اور چار چیزوں کا استعمال کرنا چاہئیے۔ پھر طبیب کی کچھ حاجت نہیں یعنی بچے رہو دُھوئیں اور غبار اور بُو سے۔ اور استعمال کیا کرو چکنائی اور مٹھائی اور خوشبو اور حمام ؛ **قانون** میں مذکور ہے کہ دُھوئیں کی تمام قسمیں باعتبار اپنے جوہر ارضی کے مُجفِّف ہیں اور اس میں کچھ ناریت ہوتی ہے۔ بعض **فاضل** کہتے ہیں جب دُھواں مُجفِّف ہوا تو بدن کی رطوبت خشک کریگا۔ پھر اس سے بہت سی بیماریاں پیدا ہونگی۔ تو اس کا برتنا جائز نہیں ہے اس واسطے کہ ضرر سے جان کا بچانا واجب ہے۔ اور **نصاب الاحتساب** میں مذکور ہے کہ مضر کا استعمال کرنا حرام ہے۔ اور کوئی طبیب اعتراض کرے کہ بعض دفعہ طبیب بعض بیماریوں کا علاج

بعض قسم کے دھوئیں سے کرتے ہیں۔ پھر اس کا فائدہ ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ تمام قسم کے دھوئیں سے ممانعت کرنی کیونکر صحیح ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ طبیب دھوئیں سے تھوڑی دیر کے واسطے علاج کرتے ہیں۔ ہمیشہ کے واسطے نہیں کرتے تاکہ خشکی پیدا ہو۔ پھر اگر کوئی اعتراض کرے کہ خشکی جو تم کہتے ہو۔ سو بلغمی مزاجوں کو ضرر نہیں کرتی۔ کیونکہ بلغمی میں رطوبات بہت ہوتی ہیں اور خشکی سے بلغمی کو فائدہ ہوتا ہے۔ پھر ممانعت کیوں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ دھوئیں سے فائدہ لینے کی حد نا معلوم ہے۔ اب اس کے دریافت کے واسطے بڑا حاذق طبیب چاہئے۔ جو آدمی کے مزاجوں سے واقف ہو اور اس مقدار کو جانے جس میں نفع ہوتا ہے اور نہیں تو عمل کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس واسطے کہ سلامتی و عدم سلامتی میں شک ہے۔ کیونکہ منصف عادل حقہ نوشوں کو اس میں اختلاف ہے بعض ان میں سے ضرر کے قائل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ضرر نہیں ہے اور بعض کو ضرر میں شک ہے لیکن اکثر اشخاص کہ حق بات ان کی طرف قریب تر معلوم ہوتی ہے یہ کہتے ہیں کہ حقہ پہلے پہلے تو جسم میں قوت پیدا کرتا ہے اور نگاہ میں تیزی اور کھانے کا ہاضمہ اور اعضا میں سرور۔ پھر جب مداومت ہو جاتی ہے تو بینائی پر پردہ پیدا کرتا ہے اور اعضا میں گرانی اور ہاضمہ میں فتور اور بدن میں سستی۔ اور یہ اس لئے کہ جیسا طبیب کہتے ہیں کہ دھواں خشکی کرتا ہے کچھ حرارت سے۔ سو یہی پہلے پہلے وہی اثر کرتا ہے۔ جو پہلے بیان کیا اور آخر کو وہ کرتا ہے جو پھر بیان کیا۔ علاوہ اس کے یہ ہے کہ اگر فائدہ بھی ہو سکیا معلوم نہیں کہ شراب جو صریح آیت سے حرام ہے قرآن میں اس کے فائدے کی خبر مذکور ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ تجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب اور جوئے کا۔ تو کہہ ان میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو لیکن نفع کی

جانب سے اگر ضرر کی جانب مقابل ہو جاتی ہے۔ تو ضرر کی جانب ملحوظ ہوتی ہے یہاں تک کہ فقہاء کہتے ہیں کہ اگر ایک چیز میں کئی وجوہ ہوں جس سے حلت اور جواز لازم آتا ہو اور ایک وجہ ایسی ہو جس سے حرمت اور عدم جواز لازم آتا ہو تو اب واسطے احتیاط کے حرمت کی جانب کو غالب رکھینگے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ حقہ نوش دعوی کرتے ہیں کہ حقہ پینے کے بعد بدن میں خفت پیدا ہوتی ہے۔ پھر کیونکر کہتے ہو کہ اس میں فائدہ نہیں ہے۔ پس جواب موافق بیان بعض حقہ نوشوں کے جنھوں نے اس کے نفع و ضرر کو تجربہ کیا ہے یہ ہے کہ حقہ نوشوں کو حقہ پیتے ہوئے ایک سخت الم ہوتا ہے۔ جب وہ پی چکتے ہیں تو تب اس الم سے نجات ہوتی ہے اور ایک طرح کی راحت ملتی ہے۔ سو یہ بیچارے یہ جانتے ہیں کہ یہ راحت حقہ پینے سے حاصل ہوئی ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ راحت حقہ موقوف کرنے سے ہوئی ہے ؛

تمباکو کشی اور بازاری تمباکو کی مضرتیں جو لوگ اس کو مفید سمجھ کر استعمال کرتے ہیں وہ نقصان ذیل اٹھاتے ہیں :۔

۱. جو روپیہ پیسہ اس چیز پر صرف کرتے ہیں وہ سب رائگان جاتا ہے۔ وہ اس کے حق میں فائدہ بخش و مفید صحت نہیں۔ دوسرا وقت مفت تیاری وغیرہ میں ضائع ہوتا ہے۔ تیسرا دیکھا دیکھی اوروں (اولاد) پر اس کے استعمال کی ترغیب ہوتی ہے۔ جس سے بچے میں سخت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ؛

ہم نہیں جانتے کہ کوئی دانا شخص ان سب قباحتوں سے واقف ہو کر بھی اس شے کا استعمال جاری رکھیگا جو برائے نام مفید ہو۔ ہم اکثر مجلسوں اور محفلوں میں دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہموطن نوجوان بھائی اس کثرت سے تمباکو کشی کے عادی ہو گئے ہیں کہ اس کے بغیر ان کو چین نہیں۔ کھانا کھانے میں

اگر دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ مگر حقہ جس مجلس میں دس منٹ تک نہ آوے اہلِ مجلس بے قرار ہو کر سب سے اوّل اسی کی استدعا کرتے ہیں۔ جب ہم اپنے بھائیوں سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ حقے کی عادت انہیں کیونکر پڑی تو عموماً یہی جواب ملتا ہے کہ **دیکھا دیکھی**۔ اور بعض صاحب یہ کہتے ہیں کہ حقہ دافع **بادی و بلغم** ہے۔ باوجودیکہ گرم ملک کے باشندوں کے مزاج جوانی میں بلغمی بہت کم ہوا کرتے ہیں۔ یہ بیہودہ رسم دیکھا دیکھی عالمگیر ہو گئی ہے ❊

بازاری تمباکو کے نقص بہت سے حضرات نازک مزاج صفائی پسند جو حقہ پینے والے ہیں۔ تعجب ہے کہ ایسی ناپاک اور بدبودار چیز سے نفرت کیوں نہیں کرتے۔ بڑے بڑے نفیس آدمی شب و روز بازاری تمباکو کا استعمال کرتے ہیں۔ دکاندار کھلے بازار روز روشن میں ہماری آنکھوں کے سامنے کثیف راکھ۔ مٹی۔ سجی۔ مکھیاں خس و خاشاک وغیرہ ردی چیزیں حد سے زیادہ ملا دیتے جاتے ہیں۔ پھر بھی حقہ پینے والوں میں سے کسی کو نفرت نہیں ہوتی۔ اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ زہر شکر آلود جس کو دیدہ و دانستہ ہم استعمال کر رہے ہیں۔ صحت کے لئے سخت مضر ہے۔ اس کا دھواں **پھیپھڑوں کو خراب** کرتا ہے۔ ہر ایک چیز کا فائدہ تب ہی ہوتا ہے جب وہ مناسب جگہ پر باموقع اور باقاعدہ استعمال کی جائے۔ **دل اور دماغ** کو دھواں اس کا سخت ضرر دیتا ہے خواستوں کو کُند کرتا ہے۔ پیاس اور خفقان پیدا کرتا ہے۔ ہندوستان والوں کو سخت مضر ہے۔ خاصکر ان طالبعلموں کو جو دماغی محنت کرتے ہیں۔ اور جن کا بدن دبلا پتلا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان میں تو رطوبت کا نام تک نہیں ہوتا

گرو گوبند سنگھ جی مہاراج نے اس ناپاک چیز کا استعمال مذہباً بند کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی صفائی باطن کے سبب معلوم کر لیا

تھا کہ یہ ناپاک پتے رہتا لو ۔ نہ صرف اخلاقی عادتوں کو خراب کرتے ہیں بلکہ جسمی صحت کو بالکل بگاڑ دیتے ہیں ۔ اور دنیا کے کاموں میں اس کے پینے والا سست اور کاہل ہوتا ہے اور اُس کے دل کو یہ سیاہ کر دیتا ہے ۔ پس صفائی قلب سے ان عیوب کو دیکھ کر قطعاً مذہبی طور پہ بند کر دیا ۔ ہم گرو جی کے اس حکم پر کیا کچھ عرض کریں کہ کس قدر خوبیاں اُنہوں نے سمجھیں ۔ دور نہ جائیے تجربہ کر لیجئے ۔ ایک طرف سو خالصہ جی کھڑے کیجئے اور دوسری طرف حقہ نوش ۔ چہروں پر خالصہ جی کے رونق نظر آئے گی اور شجاعت اور جوانمردی ٹپکے گی ۔ دوسری طرف نحوست اور زردی ۔ مُردہ پن ۔ بے رونقی ۔ چاہے کوئی بُرا مانے مگر میرا تو خیال ہے کہ گرو جی نے بیشمار نقصانات جسمانی ۔ روحانی اور اخلاقی کو دیکھ کر اس کے لئے ایسا ناطق حکم دیا ہے

مسلمانوں کی مذہبی کتب میں لکھا ہے

التبیح فی الفم والانف حرام لانه لهواً عبث وكل لهواً حرام ولانه بدعة ولان فيه تضيعاً المال ولان فيه تضيعاً للعمر ولانه فيه تقبيحاً للصورت ولان فيه تعطيلاً المنفقه الشائحته ولان فيه تغير الادا بعد المرتفت ولانه فيه ايذاء الناس والملائكه بالرائحة الكويه ولان التبيز مسكر وللتحرز عن احتمال المحرم وكل ما فيه احدى اكثر هذه الدلائل فهو حرام فاذا جمع فيه جميعاً فاولى ان يحرم التبه ؛

اما انه لهواً وعبث ۔ اما اذا تردد بين كونه بدعة واباحناً فتركه اشد اذ ما كما فى الطريقه المحمديه ولان المحرمات يثبت بالشبهات كما فى شرح وقايه فقوله عليه السلام كل لهو حرام ؛

اما انه کل لھوٍ حرام قال اللہ جل وعلا ومن الناس یشتری لھواً۔ الآیۃ والذین ھم عن اللغو معرضون ۞

امام قشیری فرمودہ آنچہ بندہ را داں حظے باشد لہو است وآنچہ از خدا نبود لغو است۔ (تفسیر حسینی) ۞

فی التوضیح :۔ والتلویح ان المکروہ تحریماً مالا یجوز فعلہ بل یجب ترکہ کالحرام ۞

واما انہ مسکر فلانہ ذکر فی شرح الاصول المیسر خمرہ ھی التی یغنی بھا اکلھا ساعۃ (زمانۃ قلیل) وھی اوراق الشجر الذی یقال لہ بالفارسیۃ تنباکو وکذا فی تحفۃ الشرائع ولانہ من السکر ما یدخل فی بعض مشیۃ تحرک وفی کلامہ ھذیان وھی لھذہ المشابہۃ بالحرمۃ ولان السکر عند بعض الاصولیین خفلیۃ تلحق للسان مع فتور فی الاعضاء بمباشرۃ بعض الاسباب الموجبۃ لھا من غیر مرض وعلۃ کذا فی التحقیق ان ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام من ای نوع کان فی الغنی کالمحقق عین الفھری۔ وزیلعی۔ وشیخ الاسلام۔ والشیخ الی المکارم والشیخ عبد الحق۔ ز مولانا العلامہ البخاری۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ علیہ السلام قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، رواہ احمد، رواہ ابو داؤد ومسلم ۞

حدیث ام سلمہ رض قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کل مسکر ومفتر۔ یعنی سستی دہانندہ بدن وترقی دہندہ مفاصل مدقاموس گفتہ ۞

استعمال التنباکو حرام ولا للعلیل شفاء ولا للمداء فیہا دواءِ ؎

نسوار اما انہ فیہ تقبیحاً للصورت فلان المستعمل لھذا الاوراق فی الانف یسود انفہ وان کان انفہ شعراً کیف یشین شعر انفہ بحیث ینظر منہ طبع الناظرؔ

کھانا والمستعمل فی الفم یصفر سنادنہ رفی نصاب الاانتساب وانہ تضیعاً للمال واسراف۔ وھو حرام قطعی۔ اِنہ لا یحب المسرفین۔ اِن المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔ صرف اس کا بلا غرض ہے ؎

بحدیث جابر:۔ علی اللہ عھداً لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالو یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال ھی عصارۃ اھل النار۔ یعنی ریم وزرد آب ؎

فی تحفۃ الشرائع ایضاً من سراج الاولیاء الفاھک نفسہ فی التوین وھو حرام مطلقاً ولا یحل ولو للتداوی ؎

افیون

لفظ یونانی بمعنی ہیت اور فارسی میں تریاک اور عربی میں لبن الخشخاش انگریزی میں اوپیم کہتے ہیں سو رخت پوست کے پھل کی گاڑھی رطوبت ہوتی ہے جو ہندوستان اور ایشیا کوچک وغیرہ میں کثرت پیدا ہوتی ہے۔ اس میں جو عمدہ

افیون میں یہ اجزا ہوتے ہیں۔ سو حصے میں ۹ حصے سے ۱۴ حصے مارفیا ہمراہ ان اجزا کے ہوتا ہے ؎

کوڈایا۔ نارکوٹین۔ سوڈی رڈی ربن۔ ہتی بی ایکا۔ نارسئین۔ می کوئین۔ می کانک ایسڈ۔ اوپیانی۔ کرب ٹوبیا۔ سوڈو مارفائن۔ ہتی پین۔ ریلی ایسڈ۔ پورفائی۔ روکنزائن۔ ہتی برلیک ٹنک ایسڈ ؎

ان میں نو الکلائڈ ہیں اور دو تیزاب۔ علاوہ ان چیزوں کے کوچک گوند البومن۔ ایک قسم کا عطر جیسا اس کی بو مشہور ہے۔ سلفیورک ایسڈ۔ چربی مادہ۔ اور بہت سے نمک ؎

افیون جن مسکرات کا استعمال پنجاب میں قدیم سے جاری ہے۔ شراب۔ پوست افیون۔ بھنگ اور چرس ہیں۔ یہ بتانا تو آسان نہیں کہ یہ چیزیں کب سے شروع ہوئیں لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ بہت کچھ عیاشی کے خیال سے پھیلیں اور انگریزی عملداری میں ترقی پر پہنچیں۔ افیون کی ترقی ہندوستان میں عیاشوں کی مہربانی ہے۔ جن کے قدم سے اس کالی بلا نے مدک چانڈو وغیرہ صورتوں میں بھی سر نکالا۔ کیونکہ آگے پنجاب کے لوگ اس کو کھاتے اور کبھی کبھی گھول کر بھی پیتے تھے اب اس نئی ایجاد سے سخت برگشتہ کی طرح اوندھے پڑ کر بھک بھک اڑانے لگے ہیں۔ علی ہذالقیاس بھنگ سے چرس اور چرس سے گانجہ تک نوبت پہنچی ہوئی ؎

ہندوستان کی افیون میں مارفیا کی مقدار کم اور نارکوٹین کی زیادہ ہوتی ہے نارکوٹین میں نشہ بالکل نہیں۔ بلکہ وہ مقوی اور مانع نوبت تپ کا ہے۔ اور ان اغراض کے لئے مدتوں سے استعمال ہوتا ہے۔ مارفیا تو سخت منشی اور مسموم شے ہے اور اسی پر افیون کے نشہ کی ساری بنیاد ہے۔ مختلف قسم کی افیون میں مقدار مارفیا بھی مختلف ہوتا ہے۔ کسی میں اڑھائی فی صدی کسی میں پندرہ۔ بعض دفعہ کبھی کبھی

بیس فی صدی بھی۔ ہندوستان کی افیون میں عموماً مارفیا کی مقدار پانچ فی صدی سے کم ہوتی ہے اور نو فی صدی سے زیادہ شاذونادر دیکھنے میں آتی ہے علاوہ دیگر جوہروں کے افیون میں ایک جوہر ہے جس کو انگریزی میں تھیبا یہ کہتے ہیں۔ وہ اپنی خاصیت میں سٹرکینیا سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اُس کی طرح سے اس کے استعمال سے بھی تشنجات عمل میں آتے ہیں۔ اس کی مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے۔ یعنی ایک فی صدی سے زیادہ کبھی نہیں ہوتی ۔

ہندوستان میں جس قدر موتیں زہر سے واقع ہوتی ہیں اُن میں سے چالیس فی صدی افیون کے سبب سے ہوتی ہیں۔ جوان آدمیوں میں جب موت بذریعہ افیون کے واقع ہوتی ہے تو عموماً بوجہ خودکشی کے واقع ہوتی ہے۔ نہایت خوردسال بچوں میں بھی جب افیون باعث موت ہو تو اُس کا سبب یا تو مرگ اتفاقیہ ہوتا ہے یا موت مجرمانہ۔ یعنی قتل بذریعہ زہرخورانی۔ بچوں کو خاموش کرانے کے لئے بعض اوقات افیون دیجاتی ہے اور اس طرح بھی مرگ اتفاقیہ کی واردتیں وقوع میں آتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ غلطی سے افیون کی ڈبیہ بچے اُٹھا لیتے ہیں اور اُس میں سے کھا کر مرجاتے ہیں۔ بچہ کشی کے لئے بھی ہندوستان میں افیون استعمال کرتے ہیں ۔

علامات سمیت افیون جب خشک افیون کھائی جاوے تو علامات کے ظاہر ہونے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ نصف گھنٹہ یا پونا گھنٹہ اِس طرح پر گذر جاتا ہے۔ اگر افیون حل کرکے پی جاوے خصوصاً اُس وقت جبکہ معدہ خالی ہو۔ تو علامات جھٹ پٹ ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ کئی کئی گھنٹے کا وقفہ گذر جاتا ہے۔ اگر نشہ کی حالت میں افیون دیجاوے تو علامات دیر میں ظاہر ہوتی ہیں سر کرسٹیسن نے ایک واقعہ نقل کیا ہے جس میں علامات سمیت ۱۰ گھنٹے کے بعد ظاہر ہوئیں

گو بظاہر اس کا کوئی سبب معلوم نہ ہو سکا مگر اس کو ایک شاذ واقعہ سمجھنا چاہیے -
پہلے پہلے کچھ سرور سا معلوم ہوتا ہے - اس کے بعد سر میں چکر آنے لگتے ہیں -
نیند آنی شروع ہوتی ہے اور بیہوشی تک نوبت پہنچتی ہے - بیہوشی بڑھتی
جاتی ہے اور دم رک رک کر آنے لگتا ہے - عضلات تنفس میں استرخا واقع
ہوتا ہے اور اس لئے موت آگھیرتی ہے - چہرہ زرد - ہونٹ سرخ - جلد عرق
میں غرق - جسم کی تمام رطوبات سوائے عرق کے کم و بیش رک جاتی ہیں -
نبض پہلے باقاعدہ ہوتی ہے - پھر تیز ہو جاتی ہے مگر آخر کار سست ہو جاتی
ہے اور جب موت قریب پہنچتی ہے تو نبض سریع غیر منتظم اور باریک ہو جاتی ہے
دم کے ساتھ افیون کی بو آتی ہے - آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں - روشنی
کے اثر سے ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی - لیکن جب موت واقع ہونے
لگتی ہے تو وہ بہت پھیل جاتی ہیں ؎

کس طرح افیون بغرض زہر استعمال کیجاتی ہے

ایک واقعہ ایسا بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص کے شکم پر پلٹس باندھا گیا - جس میں ایک اونس
لاڈنم یعنی ٹنکچر اوپیم تھا اور اس سے موت واقع ہوئی - زخم پر افیون لگائی گئی
تو اس سے نہایت سخت علامات پیدا ہوئیں - زخم پر مارفیا لگایا گیا تو اس سے
موت واقع ہوئی - مارفیا کی پچکاری زیر جلد سے بھی موت واقع ہوئی - دستور
یعنی حقنہ کے ذریعہ سے افیون دی گئی تو اس سے بھی موت واقع ہوئی مہبل
میں افیون کے داخل کرنے سے بھی موت واقع ہوتی ہے - اسد ڈاکٹر لران کا
بیان ہے کہ ہندوستان کے بعض حصوں میں اسی طرح خودکشی کیجاتی ہے ؎

کس قدر افیون سے موت واقع ہو سکتی ہے ؎

مقدار افیون جو موت کے لئے کافی ہو بلحاظ حالات
ذیل بدل جاتی ہے - اول عمر کے بچوں پر افیون کا

عمل بہت تیز ہوتا ہے۔ دوم عادت۔ جن لوگوں کو افیون یا مرکبات کی عادت ہوتی ہے اُن پر افیون کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ مثلاً ایک افیون خوار کا ذکر لکھا ہے کہ وہ نو اونس ٹنکچر اوپیم روز استعمال کیا کرتا تھا۔ ایک اور لیڈی کا حال لکھا کہ جس کی عمر ۷۷ سال کی تھی کہ وہ دس سال تک دس گرین مارفیا دن میں تین دفعہ کھایا کرتی تھی ؛

سوم مرض۔ بعض امراض میں افیون بمقدار کثیر بلا کسی خطرے کے استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً مرض کزاز میں یا اُن امراض میں جن میں درد نہایت سخت ہوتا ہے بہت مقدار افیون کی برداشت ہو سکتی ہے۔ کئی بیماریوں میں بہت تھوڑی افیون بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ مثلاً گردوں کی اُس بیماری میں جسے برائٹ ڈیزیز کہتے ہیں نہایت تھوڑی افیون بھی سخت نقصان کر جاتی ہے ؛

چہارم خصوصیت مزاجی۔ بعض آدمیوں کو نہایت تھوڑی افیون سے بڑا اثر ہوتا ہے۔ مگر دوسروں کو بڑی مقدار میں دینے سے بھی اُتنا نہیں ہوتا ؛

پنجم خاصیت افیون۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے مقدار مارفیا کی افیون میں مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ہندوستانی افیون میں مارفیا کی مقدار بہت کم ہوتی ہے تو اسی لحاظ سے اُس کا اثر بھی بہ نسبت یورپ کی افیون کے کم ہوگا ؛

پانچ دن کا بچہ دو قطرے ٹنکچر اوپیم سے مرگیا۔ ایک اور نو ماہ کا بچہ تھا۔ ٹنکچر اوپیم کے چار قطرے اُس کے لئے باعث موت ہوئے۔ چار ماہ کا ایک بچہ تھا وہ ایک گرین ڈورسپوڈر کے استعمال سے مرگیا ؛

جوانوں میں کم سے کم مقدار افیون کی جو باعث موت ہوئی اڑھائی گرین اکسٹرکٹ آف اوپیم ہے۔ ایک شخص نے ساڑھے چار گرین افیون کھائی اور اس میں نو گرین کافور بھی ملایا ہوا تھا وہ اس سے مرگیا۔ ڈاکٹر کرسٹین نے

تین ایسے بیماروں کا حال لکھا ہے جن میں سے ایک کو کھانسی - ایک کو سخت زکام - ایک کو دمہ تھا کہ وہ چار گرین سے بھی کم افیون سے مرگئے - ان میں سے ایک نے ۲۵ قطرے ٹنکچر اوپیئم کے استعمال کئے تھے اور ایک نے بیٹی سلوشن کے ۱۵ قطرے ؂

مدت موت کم سے کم مدت موت ۴۵ منٹ ہے - بالعموم ۹ - ۱۰ گھنٹے میں موت واقع ہوتی ہے - شاذ و نادر حالات میں دو تین دن بھی گزر جاتے ہیں پر اگر ۲۴ گھنٹے خیریت سے گزر جاویں تو پھر خطرے کا چنداں اندیشہ نہیں رہتا ؂

علاج اگر زخم میں زہر داخل کیا گیا ہے تو حتی المقدور اس کو صفا کر کے دھو ڈالو - اگر افیون کھائی گئی ہے تو مقئی دوا کھلاؤ - اگر اس سے قے نہ آوے تو اسٹمک پمپ لگاؤ - مریض کو سونے نہ دو - اس کو ادھر ادھر ٹہلاتے رہو - حد سے زیادہ بھی گشت مت کراؤ کہ غشی واقع ہونے کا اندیشہ ہے - بیمار کو نیند سے بیزار رکھنے کے لئے اس پر سرد پانی ڈالو - تولیہ تر کر کے اس سے چھاتی پر مارو - نہایت تیز چاء بنا کے پلاؤ - جب بیمار بہت خراب حالت کو پہنچ جاوے تو مصنوعی تنفس سے کام لو - بہت سے مصنفین نے اٹروپیا کی پچکاری زیر جلد اس کے لئے علاج تریاق تجویز کیا ہے - اٹروپیا ۱/۴۸ گرین سے زیادہ اس طرح پر دینا نہ چاہئے تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد اٹروپیا دیتے جاو جب تک کہ پتلیاں خوب پھیل جاویں ؂

افیون کھانا افیون کھانے کا رواج ہندوستان میں بہت عام ہے - بعض اوقات ایک قسم کا جوشاندہ افیون کا استعمال کرتے ہیں - مثلاً راجپوتانہ میں اسی کا زیادہ تر رواج ہے - وہاں پر اس کو کسنبہ بولتے ہیں - افیون کو حقہ میں پیتے بھی ہیں - اس غرض کے لئے ایک قسم کا افیون کا خلاصہ بناتے ہیں -

جیسی چنڈو کہتے ہیں۔ اس مسئلے پر بہت بحث ہو چکی ہے کہ آیا افیون کا استعمال صحت کے لئے مضر ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر لائن لکھتے ہیں۔ کہ جن اطبا نے ان ملکوں میں مطب کیا ہے جہاں افیون خوری کا بہت چرچا ہے ان کی یہ رائے ہے کہ اگر افیون کو اعتدال کے ساتھ برتا جائے تو اس سے نہ صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ نہ عمر میں کمی واقع ہوتی ہے۔ کثرت استعمال افیون ویسا ہی مضر ہے جیسا کہ کثرت بادہ نوشی بلکہ کثرت افیون سے صحت کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا کہ کثرت مے نوشی سے پہنچتا ہے۔ مگر ہم کو ڈاکٹر موصوف کی رائے تسلیم کرنے میں بہت احتیاط کام میں لانی چاہئے۔ اس بات کے ماننے میں کسی کو کلام نہیں کہ افیون ایک زہر ہے اور نہ ہمارے جسم کا کچھ حصہ ہے اور نہ ہم کو اسکی کچھ حاجت ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کونین بہت مفید چیز ہے اور اکثر امراض میں نہایت کارآمد علاج ہے تو ہم اس کو بچشم تسلیم کرتے ہیں کہ فی الواقع افیون ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ صدہا امراض میں قابل قدر دوا کے کام دیتی ہے اور ڈاکٹر کیبر ڈنے جو اس کو نعمت خداداد کا خطاب دیا ہے تو وہ حق بجانب ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح افیون بڑی مفید شے ہے اسی طرح سیماب۔ سنکھیا وغیرہ بھی نہایت گراں قیمت چیزیں ہیں۔ ایک بڑے فاضل نے لکھا ہے کہ مجھے تین چیزیں افیون۔ سیماب اور کونین دے دو تو میں جملہ امراض انسانی میں سے دو تہائی کا علاج ان کے ذریعے سے کرنے کو تیار ہوں۔ فاضل مصنف کی اس رائے سے اکثر لائق آدمیوں نے اتفاق کیا ہے۔ مگر بایں ہمہ اس بنا پر کسی نے یہ استدلال نہیں کیا کہ انسان کو خواہ مخواہ سنکھیا۔ سیماب یا کسی اور ایسی ہی چیز کی عادت کرنا چاہئے۔ ہم کو کوئی یہ ثابت کر دے کہ افیون انسان کے لئے ضروری شے ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔

نہیں کر سکتا۔ ہرگز نہیں کر سکتا۔ اور اس امر کے مان لینے میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ افیون ایک نہایت سخت زہر ہے

کلورو ڈین اس دوا کا عام رواج ہوتا جاتا ہے۔ شائد عام آدمیوں کو ابھی تک اس بات کی خبر نہیں کہ اس دوائی میں مارفیا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بلا متھ نے کاس بروں کی کلورو ڈین کا نسخہ نقل کیا ہے۔ اس نسخے میں فی ڈرام ۴ گرین مارفیا ہے۔ ۲۳ بوند کلورافارم ہے اور ۲ قطرے ہیڈ روسیانک ایسڈ کے ہیں پس کلورو ڈین کو استعمال کرتے وقت کافی احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیے ۃ

پوست یہ بھی منوم ہے اور نشئی شربت پوست جو انگریزی ادویہ میں استعمال کیا جاتا ہے وہ اس طاقت کا بنایا جاتا ہے کہ ایک اونس شربت میں ۲ گرین افیون ہوتی ہے ۃ

خشخاش کا تیل بکثرت استعمال ہوتا ہے مگر اس میں افیون یا اس کے مرکبات ایسی حالت میں پائے نہیں گئے کہ ان کا کچھ نمایاں اثر استعمال کرنے والے پر ہو سکے

یہ سچ ہے کہ دنیا میں ہر انسان خوشی کا متلاشی ہے اور اسکی تلاش کے بغیر اُسے دم بھر بھی رہا نہیں جاتا۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ سچی خوشی محض صحت اور عقل کے قیام پر منحصر ہے اور جب ان دونوں خداداد نعمتوں میں سے ایک میں بھی خلل آگیا تو بس خوشی ندارد۔ صحیح المزاج اور صاحب عقل ذی صحت کے فرزند کہلاتے ہیں اور صحت کی خوبیاں موروثی طور پر اُن میں موجود پائی جاتی ہیں۔ آنکھوں میں چمک۔ رنگت میں دمک۔ چہرے پر بشاشت۔ عضلات میں طاقت۔ دن بھر کی محنت میں اُن کی خوشی ہے۔ کام اُن کی بھوک بڑھاتا ہے کھانا مزہ دیتا ہے۔ خراب عادتوں کا مغلوب کرنا اُن کا فخر ہے صحت اور عقل کے

دشمنوں یعنی مسکرات کے پینے والوں کے سایہ سے بھاگتے ہیں۔ اُن کے نام پر تین حرف بھیجتے ہیں۔ خوشی اُن کی اگرچہ معتدل ہے لیکن مستقل۔ نیند اور آرام گو تھوڑا۔ لیکن میٹھا اور بلا مزاحمت۔ خون بالکل صاف اور اسی واسطے اکثر مرضوں سے پاک۔ یہاں تک کہ **طبیب** اُن کے گھروں کا دروازہ مشکل سے دیکھتا ہے **افلاس** اُن کے گھروں کو تاکتی ہے لیکن اندر آنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ اُن کی محنت کا پھل بہت سے حقداروں کو ملتا ہے۔ قوم کو اُن کے ہونے کا فخر ہے۔ ملک کو اُن کی کوششوں میں بڑی اُمیدیں ہیں اور گورنمنٹ وقت اُن کی خدمات کی محتاج ہے ؞

لیکن افسوس کہ اکثر ہمارے نوجوان خوشی کی تلاش میں اُلٹی راہ چلتے ہیں۔ عیاشی کو جو صحت اور عقل کی دشمن ہے سچی خوشی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ گویا سراب میں آب اور خشکی میں مچھلی ڈھونڈھتے ہیں۔ **عیاشی** ایک دغاباز عورت کی طرح اُن کے سامنے آتی ہے۔ جادو بھری نگاہوں سے اُن کے دل کو لبھاتی ہے۔ فریب آلود کرشموں سے اشارت کرتی ہے۔ آخر سبز باغ دکھا کر اپنے دام میں پھانس لیتی ہے اور اُن کے آگے اپنا مہلک دسترخوان بچھا کر قسم قسم کے زہریلے کھانے عجب انداز سے چُنتی ہے۔ کہیں لال شراب کا جام ہے۔ کہیں لہلہاتی بھنگ کا پیالہ ہے۔ کہیں سنہری آب پوست کا دورہ ہے۔ کہیں چینی کی خوبصورت پیالیوں میں **چنیا بیگم** ہے۔ کہیں نَے کی لاٹ پر چانڈو کے چھینٹوں کے واسطے زمین دوز بستر بچھا ہے۔ کہیں چرس کے دم لگانے کا خوبصورت قلیان دھرا ہے۔ اُدھر گانجہ کا سامان ہے اُدھر مدک کے عنوان ہیں۔ غرض سب مسکرات موجود ہیں۔ پھر کسی کو مُبہی اور ملذذ اور کسی کو مُشتہی اور مفرح۔ کسی کو قوی الانفاذ اور کسی کو ممسک بتا کر اُن کی

طرف راغب کرتی ہے۔ عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے جھٹ لٹو ہو جاتے ہیں۔ ہوش و حواس پہلے ہی نذر کر بیٹھتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ صحت اور تندرستی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

پہلے پہلے مسکر البتہ کچھ سرور کا لطف اور کچھ طاقت کا کرشمہ دکھاتا ہے۔ نشہ خود اُس کو اپنی عقل کی غلطی سے غم غلطی اور تازگی کا نسخہ سمجھتا ہے تھوڑے سے بہت اور بہت سے ہمیشہ کا عادی بن جاتا ہے اور پیچھے سے عجیب خمیازے اُٹھاتا ہے۔ وہ لطف اور طاقت اصل میں اُسی کے خون کے اجزا ہیں۔ جو سمیات کی مُہلک تاثیر سے پیدا ہو کر دل اور دماغ دونوں کو غارت کر دیتے ہیں۔ اور مسکر کی مداومت سے بڑھتے بڑھتے خون کو جو زندگی کا دوسرا نام ہے بالکل سوختہ کر دیتے ہیں۔ نشہ طبیعت میں جم کر طبیعت ثانی بن جاتا ہے اور نشہ خور اُس کے بغیر ایک دم چین نہیں لے سکتا۔ جب بےچین ہوتا ہے تو پھر نشے سے امداد چاہتا ہے اور جان بچانے کو اُس کی اوٹ ڈھونڈھتا ہے۔ مگر نشہ محض ریت کی دیوار ہے جس کی بُنیاد ڈھوا ہے۔ اِدھر قایم ہوئی۔ اُدھر ڈھے گئی۔

آدمی کا جسم مثل گاڑی کے ہے جس کا کوچبان عقل ہے۔ جب تک یہ کوچبان قائم ہے گاڑی صاف اور بےکھٹکے چلتی ہے۔ اور جہاں وہ بگڑ گیا پھر گمراہ ہو کر اِدھر اُدھر بھٹکتی۔ ٹھوکریں کھاتی اور آخر چکنا چور ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح نشہ خور عقل کو خیرباد کر کر اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ طبیعت پر قابو نہیں رہتا۔ اور اسی واسطے پہلے پاگل پھر مضحکہ روزگار اور پھر مخبوط الحواس بن جاتا ہے۔ خبط میں وحشیانہ حرکات اور فضول افعال کا مصدر بنتا ہے کمینوں سے کمینوں کا مسخرہ اور عوام کی نگاہ میں ذلیل اور پاجی ٹھہرتا ہے۔ غرض اپنی پیدائش کی

غفلت غائی چھوڑ کر خدا کے غضب اور انسان کی حقارت دونوں کا مورد بنتا ہے۔ جب تک کچھ جائداد باقی ہے قرض وام ملتا جاتا ہے۔ جہاں وہ قرق ہو گئی پھر انڈوں پر بیٹھ جاتا ہے۔ لوگوں کو اُس کی زبان پر اور اُس کے کام پر مطلق بھروسہ نہیں رہتا۔ خواہ بدن میں کچھ سکت ہی باقی ہو لیکن کوئی کام نہیں دیتا۔ پس بیکار رہتا اور بھوکوں مرتا ہے۔ نشہ جو اب اُس کی زندگی ہے۔ اُس کا خرچ افلاس کو اور بڑھاتا ہے۔ خاندان جو اُس کی خراب عادات کے باعث عذاب میں ہوتا ہے اُس کو پیار نہیں کرتا۔ پس گھر اِس کا کمبختی اور مصیبتوں کا مسکن بن جاتا ہے اور بیماری اور تکالیف اس کی عمر کو قطع کر دیتی ہیں "زر دادن و درد سر خریدن" کے یہی معنی ہیں ؂

لوگوں کو دیکھتے ہی دیکھتے عیاشی کی خوشیاں جنون سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ رجولیت کا نام و نشان نہیں رہتا۔ معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جگر کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ کھانا مزہ نہیں دیتا۔ آنکھوں میں مُردنی چھا جاتی ہے۔ چہرے کا نہ روپ نہ رنگ۔ دل میں نہ ولولہ نہ اُمنگ۔ ہاتھ کانپتے ہیں۔ ٹانگیں تھرتھراتی ہیں۔ پاؤں اِدھر پھسلا۔ ہاتھ اُدھر گرا۔ سر اِدھر ڈھلکا اُدھر لُڑھکا۔ طبیعت جلی بلی گویا اپنے آپ ہی سے بیزار۔ جو گرہ میں تھا وہ ٹھیکیدار کی نذر ہوا۔ اب کام ہو نہیں سکتا۔ اور نہ کوئی قرض دیتا ہے ادھر نشہ بغیر رہا نہیں جاتا۔ آخر ہتھیلیں کا سہارا ہے اور یہ صدا زبان پر جاری:۔

ایک پیسہ کے گھونٹ کے چڑھانے والے تیری خیر۔ ایک دمڑی کا سبزہ

پلانے والے تیرا بھلا۔ یہ ابھی خوبصورت جوان تھا ابھی بوڑھوں سے بڑھ کر ناتوان ہے۔ ابھی عمر طبعی کے نصف تک نہیں پہنچا تھا۔ کہ انجام کے عنوان میں یہ سب حضرت مسکرات کے نتائج ہیں ؂

افسوس اس ظالم مسکرات نے کس قدر ہونہار طاقتیں اور لیاقتیں بیوقت خاک میں ملادیں اور کہاں تک والدین اور دوستوں کی بڑھی ہوئی اُمیدیں یکلخت قطع کردیں اور کس قدر ہمارے نئے پود کے ذخیروں کو ویران کردیا۔ قومی طاقت کو چوس لیا۔ ہماری مسجدوں۔ مندروں اور گرجاؤں کو بہت کچھ خالی کردیا۔ ہماری عام تعلیم کی اغراض کو نکما اور لاحاصل بنادیا۔ جیلخانوں کو قریباً بھر دیا۔ پاگلخانوں کی کوٹھڑیوں کو آباد کیا۔ ہمارے شریف خاندانوں کو ذلیل کر پھینکا اور غریب غرباؤں کو رہتے سہتے حیوان لایعقل بنا دیا۔ خدا اس کا ستیاناس کرے ؛

اثر اور فوائد | عوام کیا جانیں کہ اس کالی بلا میں کیا کچھ رکھا ہے۔ مجبر اس سے کہ اس کو تکلیف کے لئے گولی بنائی اور نگل گئے۔ اور ضرورت ہوئی تو پیالی پیالہ دو دو پلے کے چلے گئے۔ محققان یورپ نے اجزائے مارکوتہ الصدر کو کیمیاوی قواعد کے ذریعے علیحدہ کرکے اس کے خواص اور فوائد بیان کئے ہیں:-

حکمائے سلف یونان اس کے اجزاء زہریلے کو نہ جدا کرسکے مگر تجربے سے انہوں نے بھی یہ ثابت کردیا ہے کہ صحت کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ افیون کا مزاج سرد خشک ہے اور مخدر و منوم۔ مسقط اشتہا و قوت باہ۔ بشرط مداومت مضر فہم ہے۔ ایک دانگ سے زیادہ کھانا طب میں ممنوع ہے۔ دو درم کشندہ انسان ہے (دیکھو تحفۃ المومنین) ؛

طب ڈاکٹری میں یہ خواص درج کئے گئے ہیں تھوڑی مقدار میں دینے سے دہن سے لے کر معدہ تک یہ ہوتا ہے کہ رطوبت زبان اور حلق خشک ہو جاتی ہے۔ معدہ کی رطوبت گیسٹرک جوس رک جاتی ہے۔ فعل انہضام ملتوی رہتا ہے اور بھوک غائب رہتی ہے۔ امعا کی رطوبت مثل صحت پیدا نہیں ہوتی۔

شراین کی دیواریں کھنچ جاتی ہیں اور پتلیاں سکڑ جاتی ہیں۔ عصبی نظام متاثر ہوتے ہیں۔ جس سے سر میں درد۔ غنودگی طاری رہتی ہے اور خیالات منتشر طبیعت کسلمند رہتی ہے۔ افیون سے بجز دو رطوبتوں کے (پسینہ و دودھ) کُل جسم کی رطوبتیں رُک جاتی ہیں۔ اس کے اثر سے دماغ کا حصہ سی ری برم متاثر ہوتا ہے اور بتدریج کھلنے سے سی ری برم کا اثر نیچے اتر کر دماغ کے پیندے کے حصوں کو مبتلا کر لیتا ہے۔ تب دل اور تشنج کی حرکتوں کے رُک جانے سے مریض کا دم بند ہو کر مر جا سکتا ہے۔ افیون کا نخاع پر بھی اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ اعصاب کی حس تھوڑی بہت جاتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ **دوام** استعمال کرنے والے کے حواس ٹھیک نہیں رہتے۔ عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ پسینہ ٹھنڈا آتا رہتا ہے۔ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے ؛

ڈاکٹر **برنٹن** اپنے **تجربات** سے ثابت کرتے ہیں کہ افیون کے استعمال سے چونکہ اعصاب محسّسہ کا حس کُند ہو جاتا ہے اس وجہ سے اُنپر تحریک کا اثر پیدا نہیں ہوتا جس سے عضووں میں خون کم پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر امراض سوزشی (انفلڈمیشن) میں افیون دیتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں افیون کا اثر مثل فصد کے ہوتا ہے۔ اور دوسرا افیون کے اثر سے رودوں کی معمولی حرکت بھی کم پیدا ہوتی ہے۔ جس سے قبض رہتی ہے۔ عورتوں کو نسبت مردوں کی برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ بچوں میں بہت کم مقدار میں مہلک ہوتی ہے ؛

افیون کے بدنتائج

اس بُری چیز کی بُرائی سے واقف ہو کر استعمال کرنا گویا عمداً اپنی صحت ہزار نعمت کو برباد اپنے ہاتھوں سے کرنے کے برابر ہے۔ افیون کا استعمال ہمارے ملک کے امیروں۔ رئیسوں اور سرداروں کے یہاں خصوصاً پھیلا ہوا ہے۔ زیادہ تر حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ اُس کے سُننے سُنانے

فوائد پہ جان وادہ عاشق بنے بیٹھے ہیں۔ طبِ یونانی اور ڈاکٹری میں اس کے فوائد دیکھ لیں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک دو پرانے افیونیوں کا حال سامنے دیکھ کر اور ان سے فوائد غلط العام کی تردید سُن کر اس سے نفرت کریں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ضعیف ضعیف شکایتوں کے رفع کرنے کے لئے اُنہوں نے اس بلائے عظیم کو اپنے پیچھے چمٹا لیا۔ حالانکہ ان شکایات کا رفع ہونا دیگر تدابیر سے ممکن بلکہ سہل تھا۔

اکثر افیون ان فائدوں کے لئے استعمال کرتے ہیں

افیون پہلے پہل عوام ان فائدوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پچاس افیونیوں کو جمع کر کے حلفاً پوچھو تو وہ ضرور یہ کہیں گے کہ ہمارے یار دوستوں نے اسے ممسک بتایا تھا۔ اور اس فائدے کی خاطر ہم نے شروع کیا۔ بیشک پہلے پہل چند مہینوں تک بسبب تخدیر (سُست کرنا) اعصاب کچھ مُدعا حاصل ہوتا ہے اور چند منٹ کا امساک بڑھ جاتا ہے جس سے وہ پھولے نہیں سماتے۔ پھر جب کبھی بغیر افیون **قُربت** کا اتفاق ہوتا ہے تو وہ لذت حاصل نہیں ہوتی۔ ناچار اب وہ حضرت تھوڑی بہت کھانی شروع کر دیتے ہیں۔ تھوڑے دن بعد اُس مقدار سے کام نہیں چلتا اس لئے وہ ذرا اور مقدار بڑھاتے ہیں۔ ابھی بہت دن نہیں گزرتے کہ پھر وہی معاملہ (جس سے اور تھوڑی مقدار بڑھانے کا موقع ملتا ہے) پیش آتا ہے۔ الغرض بڑھاتے بڑھاتے کئی **ماشوں** تک نوبت پہنچتی ہے۔

بد نتائج کی تفصیل

طُرفہ یہ ہے کہ اِدھر افیون کا مقدار بڑھتا جاتا ہے اُدھر امساک دن بدن گھٹتا جاتا ہے۔ باوجود ان سب قبوحات کے مشاہدہ کرنے کے وہ اس کالی بلا (ڈائن) یا ناگنی سے نفرت نہیں کرتے بلکہ اور آگے پیار سے

گلو ملتے ہیں۔ دنیا کی لذتیں۔ جوانمردی۔ صحت جو ہزار نعمت ہے۔ خیرباد کہہ جاتی ہیں۔ شہوت نام کو نہیں رہتی۔ بدن لاغر اور کمزور ہو کر یبس اس درجے کا ہوتا ہے کہ سیر بھر دودھ پیئے بغیر پاخانہ نہیں اترتا۔ حافظے کا یہ عالم کہ رات کا کھانا صبح یاد نہیں رہتا۔ چہرے پر زردی اور بےرونقی چھا جاتی ہے۔ کل باطنی حواس کند ہو جاتے ہیں۔ اکثر افیونی مغموم و محزون رہتا ہے۔ ادنیٰ بات سے خوف کھا جاتا ہے۔ جس طرف خیال لگ گیا ہٹانا مشکل ہوتا ہے۔ پیٹ پھولا رہتا ہے۔ قوت شامہ۔ سامعہ۔ ذائقہ سب کا ذکار جاتا رہتا ہے۔ اب وہ لطف ان عیوب سے مبدل ہو کر افیون خور کو اس کشمکش میں ڈالتا ہے کہ ناگفتہ بہ۔ اگر حضرت کی آمدنی معقول ہوئی تو جوں توں کر نباہ ہو گیا۔ چند خوش گپ مل گئے وقت زندگی کا ٹلتا رہا۔ بقول شاعر ؎

زندگی در گردن افتاد است کس را چارہ نیست
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

ورنہ مٹی خراب ہے۔ نہ تو اس زر خریدہ بلا سے رہائی حاصل ہو سکتی ہے نہ مقوی چیزیں دستیاب ہو سکتی ہیں (دودھ۔ گھی۔ شیرینی) بدن پر چیتھڑے لٹک رہے ہیں مگر اسے چھوڑ نہیں سکتے۔ اول تو آپ محنت کرنے کے لائق نہیں رہتے۔ اگر خوشامد درآمد سے کہیں سے دو چار آنے لے آئے تو بال بچوں کو محروم کر کے اول افیون کے گولہ کی فکر کی جاتی ہے۔ حضرت کی زندگی تو اس ذلت سے کٹ جاتی ہے مگر اپنی طفیل بال بچوں کی زندگی تباہ کر جاتے ہیں۔ خود تو بسبب زائل ہونے حرارت غریزی کے اور فنا ہونے روح حیوانی کے ہوا کے تمہ کمزور کر کے مثل تودہ خاک یا کاٹھ کے پتلے کے جہاں بیٹھے وہیں کے ہو رہے۔ جورو۔ بال بچوں کو گھورنا شروع کرتے ہیں۔ آخر حضرت خود دلال

ہو جاتے ہیں۔ اگر شک ہو تو دیکھ لو۔ بازاروں میں جو یہ کام دلال کرتے ہیں۔
تحقیق کر لو کہ کوئی دلّہ میراثی کنجر نہیں جو افیون نہ کھاتا ہو۔ لہٰذا دیرکا لمعدوم ہے

بعض اس کو زکام کے لئے شروع کرتے ہیں

ناخواندہ علم طب اور تجربے سے معرّا لوگ یا تو خود یا جہلا سے سن سنا کر ریزش۔ نزلہ۔ درد اعضا کے لئے شروع
کرتے ہیں۔ جو ابتدا میں اپنے منوّم و مخدر فائدے کے باعث تو ضرور فائدہ
دکھلاتی ہے۔ اور آخر باعث امراض و عوارضات عجیب و غریب جو قریب لا
علاج ہونے کے ہوتے ہیں پیدا کرتی ہے۔ نزلہ زکام چھوڑ۔ خود معدن و منبع آفات
و رطوبات ہو جاتے ہیں۔ اور یہ تو مشہور ہے کہ افیون کے کھانے والے کو اسہال
پیچش۔ و سدہ اکثر مہلک ہوتے ہیں۔ جو صاحب سوداء ہیں ان کو سوچ لینا چاہئے
کہ نزلہ۔ زکام وغیرہ کی کیا ماہیت ہے۔ یہ بیماریاں پردہ بلغمی ریم ڈس ممبرین جو ناک
اور منہ میں چسپاں ہے اس کی سوزش ہے جو اکثر خارجی بواعث اور گندی اور
برے آب و ہوا میں رہنے سے لاحق ہوتی ہیں۔ پس ان کا علاج تو یہ ہے کہ عمدہ
غذا کھانا۔ برے آب و ہوا سے نکلنا۔ اچھی صاف ستھری جگہ میں رہنا اور طاقت کو
قائم رکھنا۔ نہ یہ کہ ایسی چیز کو جو از روئے علم طب یونانی اور ڈاکٹری تجربے سے
مُضر ثابت ہو کھانا۔ جو لوگ برس دو برس کے کھانے والے ہیں ان سے پوچھو
جس فائدے کے لئے شروع کیا تھا اس مرض کا کیا حال ہے۔ یہ کبھی نہ سنو گے
کہ بجز عارضی چند روزہ فائدے کے سوائے تکلیف میں پڑ گئے ہیں گئے تھے روزہ بخشوانے
نماز گلے پڑ گئی۔ سفر سے نفرت اور نہ کام کے لائق۔ غسل کے نام سے کانپ اٹھنا
جہاں بیٹھے وہیں کے ہو گئے۔ منہ میں حقہ لگا ہے اور چاروں طرف مکھیاں بھنبھنا
رہی ہیں۔ کپڑے جسم کے جل جائیں تو خبر نہ ہو۔ بہتیری حکایتیں افیونیوں
کی مشہور ہیں جو واقعی سچ ہو گئی۔ کیونکہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ بلاشبہ درمان

جوان کو پیر (کل تو لوٹ جوانی سے) اور پیر کو فانی کر دیتی ہے۔ قبل شباب جس کو یہ چسٹ گئی اس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ شباب کب ہوا اور ضعیفی کب آئی ۔

تیسرا سبب افیون شروع کرنے کا

تیسرا باعث جو اس کی ترقی کا ہے یہ ہے کہ لوگ درد اعضا اور آنکھوں سے پانی دور کرنے کے لئے رجاہل اور ناتجربہ کار ایک آسان ٹنکا سمجھ کر تھوڑی مقدار سے شروع کرتے ہیں۔ وہ اس ارادے سے سو میں پانچ کھاتے ہونگے ۔ پہلے پہل اپنی تخدیر کے باعث مرض کو بیشک کم کر کے دکھلاتی ہے جس سے حضرت خوش ہو کر اس بے پرواہی سے کھانا شروع کرتے ہیں کہ بعد از رفع ضرورت بھی جاری رکھتے ہیں حتیٰ کہ طبیعت کسی قدر عادی ہو جاتی ہے جس سے چھوڑنے کے لئے طبیعت کو اضطراب و بے چینی معلوم ہوتی ہے۔ ناچار اس کا استعمال اس خیال سے کہ جسم میں طاقت آئے یا مرض پھر اعادہ نہ کرے کچھ عرصہ تک مناسب سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ہوتے ہوتے امروز فردا کرتے کرتے ترک کرنا آدمی کے ضبط و اختیار سے باہر ہو جاتا ہے یا جب تک کوئی مستقل مزاج سچے دل سے اس کے چھوڑنے کا مصمم ارادہ نہ کرے ۔ تب تک اس بلا کے پنجے سے چھٹنا سخت دشوار ہوتا ہے۔ اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ثابت قدمی کے سامنے مخلصی بعید نہیں۔ لیکن تجربے سے ہم کہ سکتے ہیں کہ ایک دفعہ اس کے دام میں پھنس کر نجات پانا نادر الوقوع امر ہے ۔

جو لوگ غرض اول (امساک) کو مد نظر رکھ کر اس کا استعمال کرتے ہیں وہ گویا گنج صحت کو مفت لٹا کر اس آفت کو خریدتے ہیں۔ صحت جیسی بیقیاس نعمت کو ہاتھ سے کھونا اور ایسی محزون اور افسوسناک حالت کو پسند کرنا اگر عقل سے کوسوں دور نہیں تو اور کیا ہے ۔ خاندان کا نام ڈبونا ۔ اپنے تئیں بے عزت کرنا۔ اولاد کو تباہ کرنا ۔ بھرا بستا چلتے پاؤں کو لنگڑا کرنا ۔ لواحقوں کی زندگی تلخ کرنا جنم روگی

بنا اگر اس بدعادت کا نتیجہ نہیں تو کس کا ہے؟ کاش کے ہمارے ہموطن بھائی
ان عیوب کو ہر لحظہ دیدہ عقل کے سامنے رکھیں۔ اور اس اُم البلیّات کے پنجے سے
مخلصی پانے کے لئے کوشش کریں۔

افیون پہلے درجے میں مکھیاں مارنا۔ دوم میں بھیک مانگنا۔ سوم فائب
حواس و ہوش۔ چوتھے میں کفن پوش۔ اور جو صاحب صحت کو چاہتے ہیں وہ
اپنے تئیں بچانے کی کوشش کریں۔

جو صاحب غرض دوم کے لئے رزکام کھانسی کے دفعیہ کے لئے) اسی
مفید و عمدہ علاج سمجھتے ہیں وہ محض غلطی پر ہیں۔ زکام۔ کھانسی کے واسطے افیون
کوئی خاص اور یگانہ علاج نہیں۔ اور اور تدبیروں سے ایسی ایسی شکایتوں کا
دور ہونا نہایت آسان ہے۔ یہ محض ان لوگوں کی ناتجربہ کاری اور لاعلمی ہے کہ
وہ اسی کو خاص علاج تصور کرتے ہیں۔ ان کو کسی دانا طبیب کی صلاح لینی چاہئے
اور صحت کو خطرے میں نہ ڈالیں۔

عادت افیون خوری:۔ میڈیکل سوسائٹی لنڈن میں ڈاکٹر رچرڈسن
صاحب نے مندرجہ ذیل نقصانات اس کے متعلق بیان کئے:۔

(۱) افیون کی عادت جب کبھی کسی کمبخت کو چمٹ جاتی ہے تو دن بدن
اس کی خواہش بڑھتی جاتی ہے۔ (۲) اس کی قوت ارادیہ پست ہو جاتی ہے
(۳) دماغی اعمال لااختیاری و غیر اختیاری حرکات میں نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ (۴)
جسم خشک۔ پیٹھ ٹیڑھی اور بے وقت بڑھاپے کی علامتیں موجود ہو جاتی ہیں۔
(۵) اتفاقیہ خطرات جو اس بدعادت سے نمودار ہوتے ہیں بہت ہیں۔ (۶) اس
عادت کو یکلخت ترک کرنا قطعی علاج ہے۔

ڈاکٹر تھی صاحب اس میں متفق ہوئے اور فرمایا کہ اس کے ترک

کرنے کے بغیر آزکوئی بے ضرر علاج نہیں اور اپنے قول کی تائید میں چین کے اخبار سے چند فقرات پڑھے۔ جن کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ" افیون کے یکلخت چھوڑنے سے خوفناک نتیجہ ظاہر نہیں ہوتے"۔ (۷) ڈاکٹر تھی صاحب نے فرمایا کہ اپنے تجربے کے مطابق افیون کا استعمال مختلف اشکال میں (مدک پینا وغیرہ پچکاری زیر جلد) قریب قریب یکساں نتائج پیدا کرتا ہے۔ (۸) ڈاکٹر ہیرن صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کم مقدار میں افیون کھاتا ہے تو ایک دم ترک کرنا مضر نہیں۔ اگر زیادہ مقدار میں عرصے کا کھانے والا ہو تو بتدریج موقوف کرنا مناسب ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ افیون خور بہت جھوٹ بولتے ہیں ؎

(۹) ڈاکٹر لوکس صاحب کا ذاتی تجربہ ہے کہ مینے چانڈو اور گانجہ پینے والوں کی شرمناک حالت خفیہ طور پر بچشم خود چانڈو خانے میں دیکھی جو قابل عبرت ہے۔ ان کی اندرونی حالت نہائت غلیظ ہوتی ہے۔ اس لئے افیون زہر کا اثر زیادہ دکھلاتی ہے ؎

عبرت کی جا ہے یا اولی الابصار دیکھیو

افیون یعنی افیم کی طبیعت بارد و یابس بدرجہ چہارم ہے۔ یعنی اطبا نے خطہ یونان نے اس کو نہائت درجے کا سرد اور خشک مانا ہے۔ کئی ادویہ اسکی مصلح ہیں۔ جن میں سے زعفران دفرفیون و دارچینی عام ہیں۔ اور اس کی بدل بذر البنج جیسی کئی ادویہ ہیں ؎

پوست یعنی افیون کی کاشت ویسے تو ہندوستان بھر میں لیکن کثرت سے مالوہ اور بہار میں ہوتی ہے۔ پوست خودرو نہیں ہوتا اور اسی واسطے اسکی استیصال

کوئی امر مشکل و محال نہیں ہے ؛

کاشت و خرچ افیون روز افزوں کی طرح بڑھ رہا ہے - چنانچہ ۱۸۸۰-۸۱ء [?] کے لئے گورنمنٹ کے فائننس اور ریوینیو اکاؤنٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال افیون کے ۳۱۱۴ [?] صندوق ہندوستان میں خرچ ہوئے - اور ریٹرن نمبری ۳۰۶۴ [?] - مطبوعہ حسب الحکم ہاؤس آف کامنز مورخہ یکم اگست ۱۸۹۱ء کے صفحات ۲۷ و ۴۷ [?] پر مرقوم ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء میں ہندوستان کے خرچ کے لئے ۱۱۶۰۰ [?] صندوق شمار کئے ہیں - گویا بیس سال کے عرصے میں ۱۵۸ [?] فی صدی ترقی ہوئی ہے لیکن بعض صوبجات میں توحیرت انگیز ترقی ہوئی ہے - چنانچہ احاطہ بمبئی کے محکمہ افیون کی سالانہ رپورٹوں سے یہ منکشف ہوتا ہے کہ احاطہ بمبئی میں ۱۸۷۷-۷۸ء [?] میں ۲۴۷۶۵ پونڈ افیون خرچ ہوئی تھی - تب سے تیسرے سال کے اختتام پر اس کا خرچ ۲۷ فی صدی بڑھا ہوا معلوم ہوا - اور چند سالوں کے بعد اس کا خرچ بہ نسبت ۱۸۶۷-۶۸ء [?] کے ۲۷۵ فی صدی اور ۹ برس کے ۴۲۶ - اور ۱۲ سال کے بعد ۴۹۴ فی صدی بڑھ گیا - اور ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء میں تو اس نہر کا خرچ ۱۸۶۷-۶۸ء [?] کے خرچ کی نسبت ۵۲۹ فی صدی زیادہ ہو گیا - اور احاطہ مدراس میں بیس سال کے عرصے یعنی ۱۹۰۰ء [?] میں اس نہر کا خرچ بالعموم نیست سے ہست ہو کر ۶۲۲۲۴ [?] پونڈ تک پہنچ گیا ہے ؛

موسم سرما میں شام کے وقت دو لڑکے سکول سے واپس آرہے تھے - جن میں سے ایک پندرہ سالہ تھا اور دوسرا چھوٹا والدین کا پیارا اکلوتا لڑکا تھا - جس کے گلے اور ہاتھ میں چاندی کے تعویذ اس غرض بندھے ہوئے تھے کہ درد و بیماری اور دیگر بلیات سے محفوظ رہے - اس بڑے لڑکے کو خفیہ طور پر افیون کھانے کی عادت پڑی ہوئی تھی - اور چونکہ افیون کی مقدار کو روز بروز بڑھانا پڑا کیونکہ جب تک

روز بروز بڑھائی نہ جاوے سرور نہیں آتا اور اس کو افیون کی زیادہ مقدار کے خریدنے میں مشکلیں پیش آنی شروع ہوئی تھیں۔ وہ اس بھولے بھالے ساتھی کو ایک ایسے غیر آباد کوچے میں لے گیا جس کی انتہا پر ایک کنواں تھا۔ وہاں جا کر اس نے اس کے کپڑوں اور زیور کو اُتار لیا اور کنوئیں میں اس کو گرا کر اس کا کام تمام کیا۔ مقتول کے والدین اپنے پیارے بیٹے کے گم ہونے سے دیوانے بن گئے۔ اور شہر کے مجسٹریٹ کے پاس اس امر کی رپورٹ کی۔ مجسٹریٹ نے سرقہ جان کر صرافوں کی دکانوں پہ پہرہ لگوا دیا۔ دوسرے روز نوجوان قاتل جس کو خواہش افیون نے بہت تنگ کیا۔ شہر کے پرلے کنارے کے صراف کے پاس گیا اور مال مسروقہ فروخت کرنا چاہا۔ وہ فوراً گرفتار ہو گیا اور پولیس والے اس کو اس کنوئیں پر لے گئے جہاں اس نے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ مقتول کے والدین کے وہاں لائے جانے پر لاش نکالی گئی تھی اور جسم پر کشمکش کے نشانات موجود تھے۔ اس کھلبلی میں قاتل بھاگ گیا اور ایک تدبیر سے اپنے گھر میں جو قریب ہی تھا جا پہنچا۔ وہاں اس کو پوست کا دورہ جو اس کے والدین کے لئے تیار پڑا ہوا تھا مل گیا۔ وہ جلدی سے تمام پی گیا اور ایسا سویا کہ پھر اس کو کوئی جگا نہ سکا۔ اس کی اس موت سے قانونی حد تو پوری ہو گئی۔ لیکن اس کے والدین حاکم وقت کی کرسی کو لیجائے گئے اور وہاں سخت پیٹے گئے۔ والد اس وجہ سے کہ اس نے کیوں خود ایسی تعلیم قائم کی۔ اور والدہ اس خیال سے کہ اس نے ایسا نالائق لڑکا کیوں جنا ؟

پادری صاحبان بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیر گزری ہے کہ ہم نے ایک لڑکی ۱۲ سالہ کا افسردہ چہرہ اور اس کے بالوں پر سفید پٹکہ باندھا دیکھ کر اس سے استفسار کیا کہ تیرا کون مرا ہے کہ تو نے ماتمی صورت بنا رکھی ہے ؟ اس نے یہ ماجرا سنایا کہ ہم اپنے کئی ہمسایوں سے کہیں زیادہ خوش زندگی بسر کرتے تھے کہ

اسی اثنا میں میرا باپ ایک اور عورت نکاح لایا اور میری ماں کو کہا کہ اسکی خدمت کیا کر اور اس سے سلوک رکھا کر۔ میری ماں کو یہ سخت ناگوار گزرا اور ایک دن غضبناک ہو کر اور یہ سمجھ کر کہ میری سوکن بھی میٹھی نیند نہ سوئے افیون کھالی اور اگلی دنیا کو سدھاری۔ اور مجھ نادان کو اس ہتیاری سوتیلی ماں کے پنجے میں چھوڑ گئی ہے۔ اور میرا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ افیون جو اس درد کی عمدہ دوائی ہے کھالوں اور اس بلا سے نجات پاؤں ؛

ایک مالدار گھرانے کی ایک اکلوتی لڑکی کی شادی ایک ایسے گھر میں ہوئی جو افیون کھانے کے باعث حالت عُسر سے تنزل کر کے عُسر میں گرفتار ہو گیا تھا۔ اور اس لڑکی کی ساس ہر وقت اسی تاک میں رہتی تھی کہ اس گھر سے جو کچھ مل سکے کھینچ لوں لیکن جب اس کی اپنی مرادیں پوری ہوتی نظر نہ آئیں تب تو اس نے یہ ڈھنگ نکالا کہ اپنی بیٹی کے سسرال پر تہمتیں لگانی شروع کیں اس سبب سے ان میں خانہ جنگیاں شروع ہوئیں۔ لیکن اس کے داماد اور بیٹی کو انکی باہمی فرط محبت نے علیحدہ نہ ہونے دیا۔ پھر تو اس نابکار نے اپنی بیٹی کو افیون کھانے کے لئے اکسایا۔ اور جب اس نے افیون کھائی تو اس کے خاوند نے بھی کھالی تاکہ دونوں خانگی جھگڑوں سے بچ جاویں۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ افیون خالص نہ ہونے کے باعث سریع التاثیر نہ تھی۔ مزید براں ایک خدمتگار کے دل میں اس واقعہ کا شک گزرا اور وہ دوڑ کر گرجا سے ایک ڈاکٹر صاحب کو بلا لایا۔ انہوں نے دوا تجویز کی۔ لیکن اس افیون خوار کیا خونخوار عورت نے دل توڑ کر کوشش کی اور ان کو دوا پینے نہ دی۔ اسی اثنا میں باہر سے شور وفغان کی آواز آئی اور لوگوں میں ایک عمر رسیدہ پیرزال جس کے ایک غلام آگے تھا اور ایک پیچھے آتی ہوئی دکھائی دی۔ جس نے آتے ہی اپنے سفید نورانی بالوں کو کھولکر

اور جبین نیاز کو فرش پر رکھ دیا۔ اور اپنے بالوں کو مٹی میں رُلایا اور پیارے بیٹے کے
پاؤں کو پیار سے اُٹھالیا اور بصد عجز و انکسار کہنے لگی کہ میرے اِن سفید بالوں کی
لاج رکھ اور رحم کر۔ پھر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے بیٹے کو بچوں کی طرح گود میں لے لیا
اور اُس کے کان میں بہت سی محبت آمیز میٹھی میٹھی باتیں کہیں اور سب طرح سے
اُس کی خاطر جمع کی اور کہا کہ دوا پی لو۔ آخر کار جب اُس کی بیوہ ساس نے اپنی
دال گلتی نہ دیکھی تو وہ بھی منتیں کرنے لگی اور میاں بیوی دونوں نے دوا پی لی اور
فرحت و انبساط کے مارے اِس بوڑھی عورت کے آنسو نکل پڑے اور پادری صاحب
کو جنہوں نے اِن کی جان بچائی ہزار ہزار دُعائیں دیں ؎

ملخص کلام یہ ہے کہ لکوکہا عیوب اِسی عادت سے مخلوق ہوئے ہیں۔
پوستی و افیونی نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا۔ افیونی کی طبیعت اعتدال سے پھر جاتی ہے
پوست حد سے بڑھ جاتی ہے۔ گوشت تحلیل ہو جاتا ہے۔ صرف پوست رہ جاتا ہے ؎
روشن ضمیر ناظرین حیران ہونگے کہ اگر افیون ایسی ہی بُری ہے تو ہندوستان
میں اِس قدر کیوں بوئی جاتی ہے اور اس قدر افیون چین میں بھیج کر خاندانوں
کے خاندان کیوں تباہ کئے جاتے ہیں۔ اور کیا اہل چین ہمارے دشمن ہیں۔
اور کیا وہ ایسے سلوک کے سزاوار ہیں کہ وہ تو ہم کو ریشم اور چار بھیجیں۔ اور ہم
اُن کو زہر ؎

اِسی واسطے ہم یہ کہے دیتے ہیں کہ افیون لاریب فیہ سخت مضر شے ہے۔
لیکن چونکہ گورنمنٹ کو اس کی کاشت سے معتدبہ آمد ہوتی ہے وہ اسکی کاشت
کو نہیں روکتی تاہم اب اُمید قوی ہے کہ گورنمنٹ اِس امر کا تدارک کریگی۔ کیونکہ
اعلیٰ افسروں کی مندرجہ ذیل رائیں اور میلان طبع سے ایسا مترشح ہوتا ہے ؎
جناب معلی القاب لارڈ کراس صاحب بہادر کے۔ سی بی جو ملکہ معظمہ دام

اقبال کی طرف سے مشیر ہیں فرماتے ہیں کہ جب تک کاشت پوست ممنوع نہیں کیجاتی تجارت افیون کا روکنا ناممکن ہے ۞

ایف۔ ایس۔ کو اپیسٹن صاحب اکسائز کمشنر یوں گوہر افشانی کرتے ہیں کہ اگرچہ امتناع کاشت افیون سے مال سرکار میں کمی واقع ہوگی لیکن اس کمی کو ہیچ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ جب نکمّے۔ نکھٹو پوستی اور افیمی محنت کرنے لگ جاوینگے اور نتیجۃً حفظان صحت اور مردم شماری میں بھی ترقی ہوگی تو رفتہ رفتہ مالگزاری اراضی اور دیگر محصولوں سے یہ کمی پوری ہوجائیگی۔ لہذا میری رائے میں معاملہ مال سرکار کسی نہج سے امتناع کاشت پوست کا مانع نہیں ہونا چاہئے اور صاحب موصوف کی یہ بھی رائے ہے کہ اگر اس کی کاشت و زراعت ممنوع ہوجائیگی تو سرقہ جو اکثر انہی افیونیوں کا پیشہ ہے بہت کم ہوجائیگا ۞

اے۔ ایچ ہلڈر بانڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ہمیرا ودی فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ استعمال افیون کی عادت اس ملک میں ارتکاب جرم کا باعث ہوتی ہے ۞

رائے بہادر منسکرام مہی انسپکٹر پولیس شہر احمد آباد کی یہ رائے ہے کہ مدک پینا تمام عیوب سے بدترین ہے۔ اس سے طاقت بالکل نہیں ہوتی بلکہ اس کے پینے والا کمزور اور زرد ہوجاتا ہے۔ اکثر مدک پینے والے قمارباز اور دیگر جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ چنانچہ چھوٹی چھوٹی چوریاں کرتے ہیں اور فریب دہی اُن کا پیشہ ہوتا ہے ۞

کمشنر اکسائز ممالک متوسط فرماتے ہیں کہ ہر طرح سے اس امر کی کوشش ہونی چاہئے کہ افیون کا کھانا پینا سب بند ہوجائے ۞

ڈی۔ سی۔ جانسن صاحب بہادر جونیر سکریٹری فنانشل کمشنر پنجاب فرماتے ہیں

کہ لاہور میں عام چرس اور بھنگیٹر خانوں کے بند کرنے سے مخفی بھنگیٹر خانے اور چرس خانے نکل پڑے ہیں ؛

سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لکھتے ہیں کہ سیر بھر افیون کے لئے مزارعین کو ۴½ آنے ملتے ہیں - اور گورنمنٹ ایک سیر افیون کو ۴۰ روپے پر بیچتی ہے یعنی گورنمنٹ کو ۱۴ ہزار فی صدی سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے - اسپر ایک افسر ہند یہ ریمارک کرتے ہیں کہ یہ تجارت نہیں ہے بلکہ نہایت ہی اعلیٰ قسم کی سود خواری ہے ؛

جناب الگزینڈر میکنزی صاحب چیف کمشنر برہما زور سے لکھتے ہیں کہ صرف قانون اور سزائے قانونی ہی ایسی خطرناک عادت کے پھیلاؤ کو روک سکتے ہیں ؛

جی - کے سپنس صاحب بہادر اکٹنگ کمشنر احاطہ بمبئی فرماتے ہیں کہ باوجود ان تمام کوششوں کے خفیہ بہت سی افیون خرچ کیجاتی ہے اور سرکاری کاغذات میں ان کا کوئی اندراج نہیں ہوتا ؛

مسٹر جے کلیڈون صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۸۶۰ء سے ہندوستان میں سولہ قحط پڑے ہیں اور بموجب کاغذات سرکاری ایک کروڑ بیس لاکھ آدمی مرے ہیں ؛

۹ لاکھ ایکڑ اراضی (جس میں سے ۵ لاکھ تو احاطہ بنگال میں اور چار لاکھ ریاستہائے راجپوتانہ ومالوہ میں ہے) جس میں آجکل پوست کی زراعت ہوتی ہے اس قدر خوراک پیدا کرتی کہ مندرجہ بالا آدمیوں سے جو فاقہ کشی کی سخت موت سے مرے ہیں کئی گنے زیادہ آدمی بچ جاتے ؛

مذکورۃ الصدر امر واقعی کے ساتھ جب اسپر نظر پڑتی ہے کہ ہماری متمول

سرکار انگلشیہ کو تجارت افیون سے صرف ۵۲ لاکھ کی قلیل رقم حاصل ہوتی ہے جو بمقابلہ قباحتوں کے کچھ بھی نہیں تو سخت افسوس و دامنگیر ہوتا ہے۔ اور اس عذر پر یہ بھی کہنا بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اگر خدا موجود ہے اور خدا بھی کیسا جو راستی کا طالب ہے تو ہمارا یہ فرض عین ہے کہ ہم "راستی موجب رضائے خداست" پر کمر باندھیں۔ خواہ یہ راستی کیسے ہی صرف کثیر سے دستیاب ہو تاکہ ہمیں خدا برکت دے بدیں وجہ اگر گورنمنٹ پوست کی کاشت کو بند کرنے سے اہل چین اور اہل ہند کو گناہوں سے بچائے تو حافظ حقیقی اس کو ضرور برکت دیگا؛

اور سہ چیز غیر وکبیر پر ضرور ہو کہ برطانیہ کلاں اور آئرلینڈ کے بڑے بڑے عالم اور فاضل اطبا جن کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ ہے حسب ذیل امور پر متفق ہوئے ہیں:-

۱- چرس پینے یا افیون کھانے کی عادت ازروئے اخلاق خراب بات ہے؛

۲- بغیر روک ٹوک کے افیون جیسی چیز کی بکری ہندوستان کی بہبودی کے لئے سخت اور بہت سے خطرات پیدا کرنے والی ہے؛

۳- انگلستان کی طرح ہندوستان میں بھی ولایتی افیون زہر مانی جانی چاہیے اور بطور زہر کے بکنی چاہیے۔ اور صرف دوا فروشوں کے پاس بکری کے لئے رکھی جانی چاہیے؛

۴- گورنمنٹ ہند کو مناسب ہے کہ باستثنائے اغراض طبی کاشت پوست اور ساخت و فروخت افیون ممنوع کر دے؛

ہم اب اپنے اہل پنجاب سے مستدعی ہیں کہ اپنی اپنی قوموں میں اس امر کی تحریک پیدا کر کے اس امر پر کاربند ہوں کہ اگر کوئی شخص مسکرات جن کا استعمال عقلاً نقلاً گناہ مسلمہ ہے کھائے یا پئے تو معینہ تاوان ادا کرے ورنہ برادری سے

خارج کیا جاوے- اور جو شخص یہ عذر پیش کریں کہ ہمیں عادت پڑ گئی ہے اُن کو کسی لائق طبیب سے علاج کرانے کے لئے مجبور کیا جاوے ؞

نظم

مذمت افیونیان

ہوا جس کا افیون نوشی شعار | کجا روز محشر شود رستگار
افیمی پہ ہر دم خدا کی ہے مار | کہ او را نیاید خرد در شمار
کبھی لے نہ افیون بیگم کا نام | کسی را کہ اقبال باشد غلام
ملے چلیں بھر لئے کی خدمتگری | اگر روزگارے کند چاکری
ہمہ صرف حلوا و بریاں کند | اگر در کفش گنج قاروں بود
افیمی ہے ممسک مثال بخیل | مبر نام مال و منال بخیل
افیمی کو ترشی سے ہے احتراز | چو از آب باشد شکر را گداز

مذمت چانڈو

دکانہائے چانڈو کی سوزندہ ہیں | دسد شمعہائے فروزندہ ہیں
دخانش سیاہی رساند بدل | زند سوزد و شعلہ در آب و گل
بہ دردش دل آزار یک مباش | ز دود دل خلق غافل مباش
نہیں اس کو پیتے ہیں اہل خرد | مگر ہر کہ محکوم شیطاں بود
پیا جس نے چانڈو کا یارو ہوا | بر آورد از اہل عالم فغاں
پیا جس نے مسکر کو ہو باخبر | بہشتی نباشد بحکم خبر

بھنگ چرس وگانجہ

قِنَّب بکسر اوّل وتشدید نون وفتح آں معرب پُکتب فارسی برگ کو بھنگ اسرار۔ ورق الخیال حشیش۔ پست۔ ساک کو قنب اور تخم کو شہدانہ اور شگوفہ و غبار زنجی کو چرس کہتے ہیں ؛

مزاج | بھنگ کا مزاج مرکب القوی تیسرے درجے میں گرم خشک ساتھ حرارت لطیفہ برودت کثیفہ کے مُسکر لکھا ہے اور یہ فوائد کتب یونانی میں درج ہیں مُضعف حواس وجگر ومعدہ۔ مورث فساد رنگ رخسارہ ۔ مورث استسقا وبلادت وکسالت و حزن۔ مُکدّر روح دماغی۔ کثرت سے پینا اور مداومت اس کی باہ کو زائل اور منی کو خشک کر دیتی ہے اور بطور دوا مقدار خوراک ایک درم سے دو تنک کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے نشہ کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ بھنگڑ ڈرپوک تو ایسا ہو جاتا ہے کوئی جانور سر پر سے اُڑتا ہو نکل جائے تو بھنگڑ کو یہی سوجھتا ہے کہ کوئی آفت ناگہانی مجھ پر نازل ہوئی جس سے جھٹ جھک کر سہما کر لیتا ہے ؛

اشتہا کے لیے بھنگ | عوام میں جو مشہور ہے کہ بھنگ بھوک لگاتی ہے یہ محض غلط ہے ہاں یہ سچ ہے کہ بھنگڑ بلا تمیز نفع ونقصان بحالت نشہ کھانا کھائے چلا جاتا ہے۔ جس کو بعد اُترنے نشہ کے بھوسی ڈکار آنے لگتے ہیں۔ آپ صاحب شراب کے ضمن میں ملاحظہ کر چکے ہونگے کہ نشئی چیز دل سے جو اشتہا لگتی ہے وہ زور کا کوٹا ہوتا ہے جو مرشے نشہ کے مانند ہے تنوں کی طرح چوتڑوں پر لگتا رہا۔ تو چلتا رہا۔ ایک دن کو شانہ ملا تو پہلے حال سے بھی گیا گزرا۔ ہاں نامرد نہیں اور لتو ہو کر گھر بار سے بیٹھ کر تکیوں میں بیٹھنے کے لیے عجب ٹھکانا ہے۔ اور سب بنیا دلی

پیدائش بلغیہ الغرض خواہ مخواہ مرد آدمی بھی بننا چاہیں تو بعض خوب بن سکتے ہیں۔ ہمارے ملک کے بہت سے فقراء اور دنیاداروں میں سے گذرے ہیں اور ان کے ہم صحبتوں کا یہ مقولہ ہے ؎

بنگے زدیم و سِرّ انا الحق شد آشکار

مارا ازیں گیاہِ ضعیف ایں گماں نبود

وہ اس کو راہ نما سمجھ کر پیتے ہیں۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ یہ چیز ان کی صحت کے لئے جیسے دین و دنیا کے کام منحصر ہیں مفید ہوگی یا مضر۔ وہی حضرات اس نابکار مکروہ چیز کو ورق الخیال۔ حشیشۃ الفقراء۔ حبۃ المساکین۔ جزو اعظم۔ نشاط افزا۔ مونس الہم وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ اور بعض اس بات کے کرنے کے ترک کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے استعمال کو مفید و متبرک جانتے ہیں ؛

بعض امراض بھنگ سے

بعض حضرات اس کے شوق میں ایسی زہریلی چیزوں کو شامل شربت بنا کر استعمال کرتے ہیں مگر تھوڑے عرصہ کے اندر بیمار یا محتاج ہو جاتے ہیں۔ اپنے بدن کی خبر نہیں رہتی۔ خیال تو یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی چمکے گی۔ چہرے کا رنگ سرخ ہوگا۔ بازوں میں طاقت آئیگی مگر بدقسمتی سے نتیجہ برعکس نکلتا ہے۔ بھوک جاتی رہتی ہے۔ چہرہ زرد اور بدن ضعیف ہو جاتا ہے۔ خون بے اس پڑی رہتی ہے تو حضرت کو خبر تک نہیں ہوتی۔ پہلے پہل تو ضرور سرور سے کام چلتا ہے۔ اب وہ دن یاد کر کے دن رات رونا رہ جاتا ہے۔ مگر اب ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ؛ وہ مزے کی باتیں یاد کر کے آہ سرد دل پُر درد سے سینے پر ہاتھ رکھ کر رات خواب بستر پر سوتے ہیں۔ یہاں یہ حالت ادھر گھر کے لوگ ادھر ادھر جھانکنا شروع کرتے ہیں۔ منہ سے بدبو۔ جسم کمزور۔ جہاں بیٹھے وہیں بیٹھے رہ گئے۔ چہرے اور کل جسم پر عجیب بے رونقی چھا جاتی ہے۔ بدن

دن بدن گھلتا جاتا ہے۔ طعام سے نفرت۔ پانی سے خوف۔ خیالات میں بزدلی اور پستی پائی جاتی ہے۔ غرضکہ عمدہ اوصاف کی جگہ معیوب خصلتیں قائم ہوتی جاتی ہیں۔ اور یہاں تک اِس فرقے کی ترقی ہے کہ بہت سے حضرات تکیوں اور محلوں میں بیکار دین و دنیا سے بیزار پڑے رہتے ہیں۔ بھنگ گویا ایک چلو میں اُلّو بناتی ہے اور بھنگ سے چرس اور چرس سے گانجہ کی نوبت پہنچتی ہے ؛

ڈاکٹر جان ولسن کا تجربہ ڈاکٹر صاحب نے بھنگ اور اس کے کُل مرکبوں کو (چرس گانجہ) ضرر میں مساوی تجربہ کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ گانجہ وغیرہ بہت دنوں تک پیتے رہتے ہیں اُن کو سخت بدہضمی ہو جاتی ہے جس سے وہ لاغر ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کی یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ جو کچھ کھائیں بذریعہ قے دفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قوت جاذبہ بدن کی خراب ہو جاتی ہے۔ غذا کے کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد شکم میں درد شدید ہوتا ہے۔ اِس کے باعث مریض گھٹنے اوپر اُٹھا کر پیٹ سے ملا کر رکھتا ہے اور قے شروع ہو جاتی ہے شراب کی طرح گانجہ اور بھنگ بھی جسم میں جمع ہو جاتے ہیں اور جب علامات مندرجہ بالا دیر تک آہستہ آہستہ رہتی ہیں تو پھر کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ ہم نے شفاخانوں میں بہتیرا علاج کیا۔ غذا کی پچکاری دی۔ اَور بھی تدبیریں کیں۔ مگر آہستہ آہستہ وہ مر ہی جاتے ہیں۔ گانجہ۔ افیون اور بھنگ کے مریض ایک ہی طرح سے مرتے ہیں ؛

چرس یہ بِن آئی موت اُسی درخت کی گوند (شبنم آلودہ) ہے جس کی پتیوں کو بھنگ کہتے ہیں۔ یہ خشک نشہ یا قند وغیرہ کی طرف سے آتا ہے۔ اِس کا لطف یہ ہے کہ علی الصباح اُٹھ کر ایک چلم کا دم لگانے سے گھنٹوں ٹھوں ٹھوں

کئی جائیگا اور اردگرد ملغم (جیسا مرض پیچش میں آنتوں) کے ڈھیر جمع ہوتے جائینگے - بد بو کا کچھ نہ پوچھئے اس کے پڑوسی کے لئے بم پولیس سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے - نہ پینے والا سو قدم پرے بد بو کے پریشان ہو جاتا ہے جس سے طبیعت کو سخت نفرت ہوتی ہے - اس میں کچھ شک نہیں جو صاحب بیرونقی - مُردہ پن - منہ پر پھٹکار - کھانسی ضیق النفس وغیرہ خریدنا چاہیں تو اس کے برابر دنیا میں کوئی چیز نہ ملیگی - اور ایسی درخت کے پھول اور کونپلوں کو جس سے گوند نہ نکالی گئی ہو گانجہ کہتے ہیں - پس جب ہم ان چیزوں کو استعمال کرنے والوں کی صحت اور ان کی صحت جو اس کے نام سے نفرت رکھتے ہیں مقابلہ کرتے ہیں تو وہ محتاج پائے جاتے ہیں - جب تک ان کو نشہ نہ آئے وہ کھانا نہیں کھا سکتے - یہ ایسی مثال ہے (عقلمند تو کبھی پسند نہ کریگا) ایک خود مختار غلامی کی آرزو کرے - اچھے بھلے تندرست آدمی صحبت بد کی مہربانی یا سننے سنانے فوائد کے لالچ میں آکر بے سوچے سمجھے شروع کر دیتے ہیں - اس سے بڑھ کر کیا نادانی ہوگی کہ شریف بن کر کمینہ کہلائیں - افسوس!

گانجہ اس کے پینے والی کی حالت ناگفتہ بہ کو نہ سنئے - جب آپ ان کے ارغوانی رنگ کو زعفرانی دیکھیں گے - کشیدہ قامت کو کمان خمیدہ - وہ بدن جو سڈول سانچے میں ڈھلا تھا سوکھ کر کانٹا بن گیا - وہ آنکھیں جو نرگس شہلا کو آنکھیں دکھاتی تھیں شل چشم خمار آلودہ گر پڑتے ہیں - سوائے اس کے وہ ازلی مادہ جس نے آج تک حضرت آدم کے باغ کے نونہالوں کو سرسبز و شاداب رکھ کر ان سے لہلہاتے ہوئے پودوں کو نمودار کر رکھا تھا قطعی معدوم ہوگیا وغیرہ - تو آپ سوچیں گا کہ وہ کونسی زہر آلود ہوا ہے جس نے ان ہرے ہرے نہالوں کو پژمردہ کر دیا - وہ کونسی نظر بد شریر ہے جس نے انہیں جلا دیا - کس کی آہ شرربار نے ان کے

غرض بھنگ یہ برق جہاں سوز گرائی۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا (ان سے پوچھا گیا) تو یہ بڑی جہاں سوز (گانجہ) چنگاری ہے۔ یہ بڑی بلائے مبرم ہے جو انسان کو دین و دنیا سے کھو دیتی ہے۔ یہ بڑی آفت ناگہانی ہے جس کے گرداب بلا میں پھنس کر انسان افعال شنیعہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہ بڑی غارتگر دین و ایمان ہے جس سے انسان ایسا و بحر و جس کو خدا نے اشرف المخلوقات کا خطاب دیا ہے، بھوت بن جاتا ہے۔ یہ بڑی قاطع العقل و انسل ہے جو آدمی کو ہمیشہ مرغا بازی، ساری بنا کر دریوزہ گری کراتا ہے۔ یہ وہ سیل بلا ہے کہ اس کے پھنسے ہوئے قیامت تک ترے نہیں۔ یہ وہ طوفان بلا ہے کہ اس کے بھنور کا سخت انتشار تک پتہ نہیں۔ الغرض جہاں تک سوچا جائے اور خیال کو وسعت دیجائے ایسا کوئی نشہ خراب نہیں جو تمرہ بانی کی طرح جلا جلا کر خاکستر کر دے۔ جہاں حضرت ادبار نے ہندوستان پر اپنا دست تصرف دور معاملات میں رکھا ہے۔ جہاں اس کی دولت و ثروت کو تو خاک کیا ہے۔ جہاں اس کے اقبال کو پامال کیا ہے۔ جہاں ذلت و رسوائی اسکی پیشوائی کے لئے مامور کی گئی۔ جہاں حسرت و ناکامی اس کی مشیر بنائی گئی۔ جہاں پست ہمتی۔ کاہلی سستی اس کی ہمنشین کی گئی۔ وہاں یہ رہزن دفتر عقل و ہوش گانجہ بھی پیدا کیا گیا۔ جو بھنگ و چرس کا دادا ہے۔ نقصانوں میں سب سے بڑھ کر یہی بلا ہے۔

بھنگ ہندوستان کے بازاروں میں چار صورتوں میں نظر آتی ہے۔ اوّل بھنگ جس کو سبزی بھی کہتے ہیں۔ یہ اس پودے کی شاخیں اور پتے ہوتے ہیں۔ دوم گانجہ۔ یہ پودے کے پھول اور کلیاں ہوتی ہیں۔ سوم چرس۔ یہ ایک قسم کی گوند ہوتی ہے جو پتوں اور شاخوں سے نکلتا ہے۔ چہارم معجون۔ یہ ایک

قسم کی مٹھائی ہوتی ہے جو بھنگ سے بنائی جاتی ہے ؛

علامات:۔ بھنگ کا اثر دماغ پر ہوتا ہے ۔ اس طرح پر کہ پہلے جوش و تحریک کا اثر ہوتا ہے ۔ پھر اس کے بعد بیہوشی یا نیند عائد ہوتی ہے ۔ تحریک کی حالت میں مریض کو طرح طرح کے خوش کن خیال آتے ہیں ۔ مریض ہنستا ہے گاتا ہے ۔ بکواس کرتا ہے اور کبھی کبھی غضبناک ہو کر جوش میں آتا ہے ۔ اس کے بعد نیند غالب آتی ہے ۔ بیہوشی کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں ۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں ۔ بدن پر کسی جگہ مرچیں سی لگتی ہیں اور کسی جگہ سُن ہو جاتی ہے ؛

بھنگ بطور نشہ کے پی جاتی ہے

اس کا اس ملک میں بہت رواج ہے ۔ کبھی تو اس کو پیتے ہیں اور کبھی اس کو حقے میں کشید کرتے ہیں ۔

جنون ہندوستان میں زیادہ تر اسی ناپاک شے کے استعمال سے ہوتا ہے ۔ رائے بہادر بابو کنھیا لال دیو کا بیان ہے کہ پانچ سال کے عرصے میں دو ہزار ۲ سو ۳۹ پاگلوں میں جو داخل پاگلخانہ ہوئے تھے ۔ اُن میں سے ۸۷۷ یعنی ۴۰ فی صدی بنگ نوشی کے سبب سے پاگل ہوئے تھے ؛

گانجہ کمیشن کے سامنے جس قدر شہادتیں اہل الرائے کی پیش ہوئیں اُن میں سب نے تسلیم کیا ہے کہ بھنگ ، اور اُس کے مرکبات دماغ کو ۔ دل کو ۔ نظام عصبی کو ۔ سب کو نہایت سخت نقصان پہنچاتے ہیں ۔ اور جنون کے باعث ہوتے ہیں ؛

مذہبی کتب میں بھنگ ، وغیرہ کی بابت فتویٰ

کتب مذہبی میں بھنگ کی بابت یہ تحقیق درج ہے ۔ امام علامہ ابو عبداللہ محمد بن بدرالدین زرکشی شافعی مصری لکھتے ہیں کہ اچھی طرح معلوم نہیں ہوتا کہ یہ (بھنگ) کب ظاہر ہوی ۔ بعض اس کو حیدریہ اور قلندریہ کہتے ہیں

جس کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ حیدر نامی شخص نے پہلے پہل اس کو ظاہر
کیا۔ سنہ ۵۰۵ ہجری میں یہ شخص بھاگ کر کسی وجہ سے جنگلوں میں عرصے تک
پھرتا رہا۔ اتفاقیہ اس نے ایک بوٹی دیکھی جس کی سبزی لہلہا رہی تھی اور بغیر
ہوا کے ٹہنیاں جھومتی اور ہلتی تھیں۔ تعجب سمجھ کر اس نے اس کے چند پتے
توڑ کر کھا لئے جس سے اس کو کیف ہوا۔ جب شہر میں کچھ عرصے کے بعد واپس
آیا تو دوستوں کو خبر کی۔ جس سے لوگ اس کو پیس کر بغرض تفریح پینے لگے بعض
کہتے ہیں احمد مسابق نے پہلے پہل اس کو ظاہر کیا سنہ ۶۰۲ھ میں جب بہت
لوگ کثرت سے پینے لگے تو حکماء نے اس کے ایک سو بیس ضرر دنیوی اور
اخلاقی تحقیقات کر کے بیان کئے۔ چنانچہ محمد بن ذکریا مشاہیر اطبائے
اسلام نے اس کے ضرر مفصل اپنے رسالے میں لکھے ہیں اور وہ فرماتے ہیں
"دق شہدانج مورث نسیان رنج۔ فکر۔ اختلال عقل۔ خراب کنندہ رنگ رو"۔
اور سوا اس کا قاطع منی اور خشک کرنے والا ہے۔

ابو العباس قرافی نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ حکمائے علم
نباتات متفق ہیں کہ بھنگ مسکر، مفسد و مرقد ہے۔ مفسد وہ ہے جو غائب
کرے حواس اور مرقد وہ ہے جو لائے نیند اور مسکر وہ ہے جو لائے سرور
نفسی بھی۔

جامع الرموز میں ہے: البنج ای احد نوع شجر القنب
حرام لانہ یزیل العقل وعلیہ الفتوی۔ قال الجوہری فی شرح
الھدویۃ ولا یجوز اکل البنج والخشخاش رپوست والافیون وذلک
کلہ حرام لانہ یفسد العقل فی بصر الرجل فیہ فلا عنہ وفساد
ویمنعہ عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ۔

شارح ابوالفضل الکرمانی نے شرح الاصول میں لکھا ہے:۔ نفسد الخمر ما یعصر من الحشیش والمسیر اوراق یحصل منه الحکم الخمر کلاً دخاناً کاوراق البنج۔ والعقل ولا یحل مطلقاً وکان فیها الشفاء؛

من تحفۃ الشرائع:۔ المسیر خمر وهی التی یغیی بها اکلها ساعة وهی اوراق الشجر وکل ما یغیی بها الناس فهو حرام؛

ایضاً۔ فی شرح الاصول من مقدمتا للعلوم والافیون والبنج والبنگ حرام وعلیه الفتوی؛

قطعہ

بدن کا رنگ و روغن حسن و خوبی
گنوا دیتی ہیں بھنگ و پوست و افیون
سراپا ہوش تھے جو ہوش کر کے
بنا دیتے ہیں عاقل کو یہ مجنوں

شراب خانہ خراب

جس پر اثر سفینہ اخلاق انگریزی نظم کا ترجمہ ہم پبلک کی خدمت میں پیش کرتے ہیں وہ ایک اور ڈاکٹر لکھنے کے بیان سے امریکہ کی دنیا میں بہت مشہور اور معروف ہے۔ یہ نتیجہ خیز گراں بہا نظم پہلے پہل ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کی خوبی اور جوش نے جو مسٹر براؤن کے قلم اعجاز رقم سے اس میں پیدا ہوا مختلف زبانوں کے مصنفین کو اس کے ترجمہ کی طرف اشتیاق سرگرمی کے ساتھ

نائل کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج یہ نظم فرانسیسی۔ جرمنی۔ لاطینی و دیگر زبانوں میں موجود اور ایک گرم جوش واعظ و ناصح مشفق کا کام دیتی ہے۔ اس میں اسی قسم کی تلخی موجود ہے جو نصیحت میں بالعموم ہوا کرتی ہے۔ بڑے بڑے نشہ باز جو خم کے خم چڑھا جاتے اور ڈکار تک نہیں لیتے متاثر ہو سکتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ تلخی نصیحت کو تلخی شراب سمجھ کر پی لیں اور یہ نہ لیں وہ شربت کے گھونٹ کی طرح پی جائیں۔ ہندوستانی شرابیوں کو کچھ نصیحت ہوئی اور اس سے کوئی مفید نتیجہ مترتب ہوا تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔ کوشش کی گئی ہے۔ کہ حتی المقدور انگریزی زبان کا مفہوم اور سادگی ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ ذرا بھی رنگ آمیزی نہ ہو۔ وھو ھذا۔

(اعلائے سخن مسٹر شیکسپیر فرماتے ہیں)

قطعہ

کہ جسے روح کہو روح الخمر | نہیں آتی ہے تو کسی کو نظر
نہیں نام سے تو جو مشہور نام | تو ہم تیرا شیطان رکھتے ہیں نام

خطاب بسوئے شراب

اکھی ہے تو اور ہے مبتذل | پڑا عصمت زن میں تجھ سے خلل
شرابی کو ناشاد کرتی ہے تو | مسرت کو برباد کرتی ہے تو
اگر صلح ہو تو کراتی ہے جنگ | یہ ادنی سی ہے ایک تیری ترنگ
ہو جہاں کسی کی تو دے گالیاں | زمانے میں بہتان لیتے کہاں
اگر کوئی انسان ہو تیز و چست | تجھے پی کے ہو جائے کمزور و سست
جگر میں ہو آماس مختل دماغ | نہ بھرنے سے دیکھے ترا سبز باغ
ہے زہر ہلاہل بھری ہے بلا | ستم کیش نفرت کے قابل ذرا

پچھاڑے ہیں تو نے بہت پہلواں
توانا ہوئے سینکڑوں ناتواں

تجھے جب پیا جوش کچھ آگیا
ترا نام ہے بزدلوں کا عصا

اگر ڈالی عادت کسی نے ذرا
تو آنکھوں میں آشوب پیدا کیا

اٹھا درد و تکلیف کلفت ہوئی
سمجھتے تھے راحت اذیت ہوئی

ترے پینے سے ہو گیا دل خراب
مکلف ہے مخرب ہی سروری شراب

وہ دایہ کہ پالے حماقت کو تو
حمق بیوقوفی سفاہت کو تو

کرے راز افشا ہے بے اعتبار
تری بات کو کیا ثبات و قرار

کثافت شعاری ہیں آئے خلل
ہے بدخواہ بدعقل تو مبتذل

ہوئے ناتواں شل تری میگسار
گئی ہاتھ سے تاب و طاقت قرار

ہوئی عقل زائل خوشی کم ہوئی
عذوبت میں تلخی ملی سم ہوئی

ہوئے بدزباں تجھ سے بدنام رند
سیہ کار بے کار ناکام رند

جنہیں پہلے امید تھی اب ہے یاس
ہوئے تجھ سے کمزور خمسہ حواس

پھنسے جب ترے دام میں نوجواں
ہوئے مرتکب جرم کے بیگماں

تباہی کی ڈالی ہے تو نے بنا
سموم مصیبت ہے تیری ہوا

ترے ہاتھوں برباد نیکی ہوئی
دغا کو بدی کو ترقی ہوئی

کیا کرتی ہے سب سے اظہار بغض
بھرا ہے ترے دل میں کیا بغض

پیا کرتی ہیں جو تجھے صبح و شام
سمجھتی ہیں اپنے کو وہ شادکام

بگاڑ ملے صحبت کو تو نے شراب
ہوا تیرے پینے سے معدہ خراب

ہوا جھوٹ کو تیرے دم سے فروغ
تری جتنی باتیں ہیں سب ہیں دروغ

خدا جانے کہتے ہیں کیا سب تجھے
بجا ہے کہیں نیش عقرب تجھے

فسادی عنادی ہے تو غصہ ور
ہے لازم زمانے کو تجھ سے حذر

تھی کھیت میں فاتح دیوزاد
عجب ہے تجھے حکمت جنگ یاد

مگر زور وہ جس میں آئے زوال
کرے پائمال اور ہو پائمال

شرے تیر دینے سے سنہ میں زباں
حذر الحذر الاماں الاماں

جلا خون پیدا وہ حدت ہوئی
ذقن پر مہاسوں کی کثرت ہوئی

پیا جس نے تجھ کو پیا اس نے سم
تجھے لوگ کہتے ہیں راہ عدم

ہوا کا ہے طوفان تو بے گماں
ہوا سے گریں ٹوٹ کر کلکیاں

قضا کی ہے تو پیشرو اے بلا
قدم تیرے آتے کہ آئی قضا

سمجھتے تجھے جن کو ادراک ہے
کنارہ جہنم کا ناپاک ہے

کبھی تیرے تیر دل نے سیلن شگاف
پڑے اُن سے حلقوم میں سب شگاف

ستمگر ہے خونی ہے جلاد ہے
جو بیداد ہے تیری ایجاد ہے

ترے ہی سہارے جیتے ہیں رند
پلاتے بھی ہیں اور پیتے ہیں رند

مکاں آب و دانہ غرض جملہ شئ
سمجھتے ہیں وہ منحصر تجھ پہ ہی

پجاری تجھے جانے کتنا بڑھائیں
پرستش کریں جان اپنی چڑھائیں

کریں جمع اوصاف تیرے بہم
جنہیں سن کے حیرت میں آجائیں ہم

مگر سن لے شیطان آبی کہ ہم
پکارینگے اب سے تجھے کہکے رم

زمانے میں سب سے نہایت خراب
ترا نام رکھیں گے ہم ای خراب

پیا گر کسی نے تجھے لے شراب
ہوئی تندرستی نہایت خراب

پڑیں گلٹیاں ایسی صورت ہوئی
جسے دیکھ کر سب کو نفرت ہوئی

ستمگر ہے تو کاہلوں کی رفیق
جدا ہے زمانے سے تیرا طریق

بداعمالیوں کی ترقی کا گھر
تری ذات سے ہے ضرر ہی ضرر

ذلیل و سیہ کار ہیں میگسار
زمانے میں اُن کا نہیں اعتبار

عجب تو نے ڈالا ہے دانہ شریر
ہوئے دام میں تیرے [illegible] اسیر

بناتی ہے خیرات خانے کو تو
بناتی ہے مفلس زمانے کو تو

ترے ہاتھوں پہنچا ہی عالم کو رنج
کئی مفت میں تو نے برباد گنج

ہوئی دلانے دلانے کو محتاج قوم
جو کل تھی وہ باقی نہیں آج قوم

امانت میں تجھ سے خیانت ہوئی
خیانت ہوئی تجھ سے نفرت ہوئی

برا ہے زمانے میں تیرا چلن
تجھے لوگ کہتے ہیں [illegible]

رہے تجھ کو پی کر نہ عقل و تمیز
تجھے کون دنیا میں رکھے عزیز

تری ذات سے جرم کا ہے وجود
تری ہی بدولت خطا کی نمود

ہوئے تجھ سے کمزور اعصاب تن
ہوا سوکھ کر خشک کانٹا بدن

نظام بدن میں پڑا ہے خلل
گئی اور بگڑی جو چلتی تھی کل

بڑھاتی ہے تو تشنگی بن کے آب
عجب آتش تیز ہے اے شراب

اگر تیرے پینے کی عادت ہوئی
شرابی کو کھانسی کی شدت ہوئی

اک آزار ہے تو پہ تو پر خطر
کبھی چین پاتا نہیں [illegible]

خوشامد کے پردے میں ہے پر دغا
بچائے زمانے کو تجھ سے خدا

لٹاتی ہے مٹی میں کیچڑ میں تو
بری تیری خو ہے بری تیری بو

تجھی پی کے آرام ملتا نہیں
ملے بھی وہ آرام اصلا نہیں

تجھے پی کے غافل ہو گر بادہ خوار
ہوئے بند دنیا کے سب کاروبار

ہوا تیرے پینے سے کیا کیا زوال
سڑا اور گل کر ہوا ہے طحال

بلا ہے مجسم شرارت ہے تو
عجب فتنہ انگیز آفت ہے تو

[illegible] ہیں تو دوستی کے ہیں ہم
رہیں دور ہی دور اب تجھ سے ہم

لگائے نہ منہ تو بری ہے بلا
تجھے پی کے غصہ ہمارا بڑھا